SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 29, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty six minutes after four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایھا الذین امنو ا لا تقدمو ا بین یدی ا للہ و رسولہ و تقواللہ
ان اللہ سمیع علیم یایھاالذین امنو لا ترفعوااصواتکم فوق صوت
النبی ولا تجھرو لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط
اعمالکم و انتم لا تشعرون -

ترجمہ: اے ایمان والو۔ تم اللہ اور اس کے رسول سے پہلے کسی کام میں سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو۔ اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین اپوزیشن کے اس فیصلے کے

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Tuesday, November 29, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty six minutes after four in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یایہا الذین امنو ا لا تقدمو ا بین یدی ا للہ و رسولہ و تقوااللہ
ان اللہ سمیع علیم یایہاالذین امنو لا ترفعوااسواتکم فوق صوت
النبی ولا تجہرو لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط
اعمالکم و انتم لا تشعرون ۔

ترجمہ: اے ایمان والو۔ تم اللہ اور اس کے رسول سے پہلے کسی کام میں سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ خوب سننے والا ہے خوب جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو۔ اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں کھل کر بولا کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین اپوزیشن کے اس فیصلے کے

مطابق ہم آج پھر یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا حکومت نے غور کر لیا ہے اس بات پر کہ وہ آپ کی رولنگ پر عمل در آمد کریں گے یا نہیں ؛ اور اگر وہ نہیں کرتے ہیں تو پھر ہم بطور token ۵ منٹ کیلئے بائیکاٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ابھی تک تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ٹھیک ہے جی۔

(اس کے بعد اپوزیشن ممبران ہاؤس سے واک آؤٹ کرنے کے لئے جانے لگے مگر وزیر قانون کی استدعا پر وہ واپس آ گئے)

سید اقبال حیدر۔ راجہ صاحب ایک سیکنڈ ہماری گزارش ضرور سن لیں کہ جہاں تک ہمارے معزز چیئرمین کی رولنگ کا تعلق ہے اور شجاعت حسین صاحب کی یہاں پر موجودگی اور اس ایوان میں شرکت کا تعلق ہے اس کے اوپر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ اس میں تھوڑا سا توقف کریں وہ ضمانت آرڈر اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے' کیونکہ چیئرمین سینیٹ نے ان کو طلب کیا اس لئے ضمانت دی جا رہی ہے اور ہم نے کل بھی ہائی کورٹ میں حکومت کی جانب سے یہ بیان دیا ہے کہ جہاں تک جناب کی شجاعت حسین صاحب کی سینیٹ کے اجلاس میں شرکت کا تعلق ہے حکومت کوکوئی اعتراض نہیں کیونکہ چیئرمین سینیٹ نے بھی یہ حکم دیا ہے۔ حکومت نے جو آئینی درخواست کورٹ میں داخل کی ہے وہ ضمانت کے آرڈر پر ہے ان کی اجلاس میں شرکت کے بارے میں حکومت نے اس petition کو touch نہیں کیا ہے اس لئے میں آپ سے گزارش کرتا ہوں' ہم نے عدالت میں بھی اس کی مخالفت نہیں کی اور کیونکہ چیئرمین صاحب کا علم تھا اس لئے ہم نے جو ضمانت کے آرڈر کو challenge کیا ہے آئینی درخواست کے ذریعے سے صرف اور صرف چیئرمین سینیٹ کے حکم کی وجہ سے ہم نے اس portion کو آرڈر کے اس حصے کو قطعاً challenge نہیں کیا جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جناب چوہدری شجاعت حسین صاحب کو ایوان میں چیئرمین کے حکم کے مطابق پیش کیا جائے۔ تو اس سے صاف واضح ہے کہ چیئرمین صاحب کے حکم کی تعمیل عملی طور پر ہو چکی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین مجھے انتہائی افسوس ہے کہ چوہدری صاحب کی جو interim bail ہوئی اس میں گورنمنٹ موجود نہیں تھی اور ان کی کوئی statement نہیں تھی۔ یہ

بالکل غلط بیانی ہے اور ہاؤس میں دن دہاڑے اس قسم کی غلط بیانی ہے کی گئی ہے کہ وہاں کوئیحکومت تھی ۔ بغیر نوٹس کے انہوں نے interim bail دے لی اور اس کے لئے دسمبر کی تاریخ ڈال دی۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ وہ تو عدالتی کارروائی تھی حکومت خود عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟ یہ معاملہ ہے۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب چیئرمین معزز قائد حزب اختلاف کا یہ نکتہ کہ اس وقت ہم موجود نہ تھے صحیح ہے کیونکہ جس وقت ضمانت کا حکم جاری کیا گیا حکومت وہاں موجود نہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ تو پھر آپ کیسے کہتے ہیں۔

سید اقبال حیدر ۔ کل عدالت میں اس ضمانت کے حکم کے خلاف جب آئینی درخواست پیش کی گئی ہے تو Advocate-General نے واضح الفاظ میں سب سے پہلا جو جملہ ادا کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں ضمانت کے حکم پر تو اعتراض ہے لیکن اس بات پر قطعاً اعتراض نہیں ہے کہ چوہدری شجاعت حسین صاحب کو آپ کے حکم کے مطابق شرکت کی اجازت ہونی چاہئے ۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہاں وزیر قانون کو بالکل واضح طور پر یہ کہنا چاہئے کہ آپ کی رولنگ کے اوپر عملدرآمد کرنے کو وہ تیار ہیں یا نہیں ہیں ۔ بس ۔

سید اقبال حیدر ۔ ہم بالکل چیئرمین صاحب کا اور چیئرمین صاحب کے احکامات کا بھر پور احترام کرتے ہیں اور ہمیشہ -----

راجہ محمد ظفر الحق۔ احترام نہیں اس پر عملدرآمد کرنے کو تیار ہیں یا نہیں؟

سید اقبال حیدر ۔ آئین اور قانون کے مطابق جناب۔ میں آئین اور قانون کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں؟

(اس موقع پر حزب اختلاف کے ممبران نے پانچ منٹ کا علامتی واک آؤٹ کیا)

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ باری باری بولیں ناں آپ لوگ۔ چلیں پہلے حافظ صاحب کو بول لینے

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پھر میں نے بائیکاٹ کرنا ہے جناب۔

جناب چیئرمین۔ چلیں پہلے مندوخیل صاحب آپ بول لیں۔ آپ نے بائیکاٹ بعد میں کرنا ہے یا پہلے کرنا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ بعد میں بائیکاٹ کروں گا جناب۔ بس میں یہ کہہ کر جا رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا یہاں وزیر قانون صاحب کورٹ کی بات سے چیئرمین صاحب کی رولنگ کو مشروط کردیتے ہیں۔ ہمارا یہ اعتراض ہے کہ وہ واضح طور پر تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے ہم بائیکاٹ کرتے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ جناب مسئلہ تو ہین کا ہے۔ بائیکاٹ تو گزر گیا۔ جناب چیئرمین میں سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کو ہمارے محترم وزیر قانون صاحب اپنی اناء کا مسئلہ نہ بنائیں۔ یہ مسئلہ صرف محترم چوہدری شجاعت صاحب، اقبال حیدر، حسین احمد، زید اور بکر کا نہیں ہے، یہ اس ایوان کا اور آپ کی ruling اور rules کا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آپ یہ کہہ دیں کہ اگر آج ان کی ضمانت ختم ہو جاتی ہے تو یہ آج کی بات نہیں یہ تو آپ کے لئے کل ایک مسئلہ بنے گا۔ یہ ہمارے لئے بھی بن سکتا ہے۔ کل آپ کے لئے بن سکتا ہے۔ یہاں جو Opposition میں بیٹھے ہیں ان تمام جماعتوں کے لئے بن سکتا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ آپ کی رولنگ کا ہر لحاظ میں احترام کیا جائے۔ اور وزیر قانون صاحب خود یہاں Opposition میں ہمارے ساتھ رہے ہیں اور یہی حالت تھی ہمارے چوہدری شجاعت صاحب کی کہ جب ہم Opposition میں تھے وہ یہی کہتے تھے جناب FIA والوں نے کہا ہے اور انہوں نے FIR درج کی ہے۔ ہم نے آپ کو تحفظ کے لئے روک رکھا ہے۔ اب ان کے پشتی بند بھائی ان کے خلاف جو کچھ کررہے ہیں۔۔۔۔۔۔ لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ وہ واضح طور پر یہ بیان دیں کہ آپ کی رولنگ کا ہمیں احترام ہے اور آئیندہ بھی ہم ان کا احترام کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ کہتے ہیں احترام ہے لیکن مانتے نہیں ہیں۔ احترام تو کرتے

ہیں۔ یعنی میں جاؤں گا چائے پلا دیں گے۔ سلام کردیں گے رک جائیں گے۔

جناب حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب مسئلہ یہ ہے۔ ہمارے ہاں مشہور ہے کہ کسی نے کسی سے مکھن مانگا تو اس نے اس کے منہ پر دے مارا۔ تو وہ ساتھ چاٹ بھی رہا تھا۔ اس نے کہا آپ نے دیا تو لیکن بے مزا کرکے دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ چوہدری صاحب تو آگئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ جس کو بھی گرفتار کریں گے پھر اسی طرح چھوڑ دیں گے۔ اور اسی طرح وہ آتے رہیں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ اس رولنگ کو نہیں مانتے تو ہم بھی مجبور ہیں کہ ہم واک آؤٹ کریں اور ہم یہ ریکارڈ پر لانا چاہتے ہیں کہ سینٹ کا وقار ' چیئرمین کا وقار ان چیزوں سے بالا تر ہے۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Thank you Mr. Chairman. I would just like to state this much Sir, that during the last four or five days a lot has been said about procedures and courts and in a way this House is also a court of the Parliament. If one was to go according to that analogy, then the matter, I think, is simple, all that the Opposition is trying to do is, to keep the gun on the shoulder of the honourable Chairman and fire from there. For the reason that a ruling of the Chairman had been given and before that ruling could have been implemented or not, the honourable Senator was released on bail by a court, whether it was a competent court or not, is another matter. But nevertheless the honourable Senator was released. He was present in the House and therefore, in the eyes of Law, the matter has become infructuous. In as much as, that it would now be left for the next situation, if and when it arrises to see whether the Government gives any credit or respects the ruling which is being given by the Chair. This is all I have to say.

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعوان صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب امداد علی اعوان ۔ شکریہ جناب چیئرمین ۔ I only want to support the arguments put forward by my learned friend لیکن اس میں میں specially آپ کو ایک چیز کی اور بھی وضاحت کروں گا کہ جب بھی کوئی judgement ایک Judicial Officer or a Chairman یا کوئی Speaker دیتا ہے تو وہ کبھی کسی سے نہیں پوچھتا ہے کہ آپ میری judgement مانیں گے یا نہیں ۔ Your decision is final and everybody has said that we respect that decision. اب جب کوئی ایسی نئی صورتحال بنے ۔ ابھی تو ایک bail کا معاملہ ہے وہ cancellation میں گئے ہیں۔ اب cancellation میں کیا ہوتا ہے' cancel ہوتی ہے نہیں ہوتی۔ اس کے بعد اس matter کو اٹھایا جاسکتا ہے۔ بار بار ہماری Opposition کا کہنا کہ نہیں آپ وضاحت کریں کہ آپ مانتے ہیں کہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ پورے ہاؤس کی توہین کر رہے ہیں اور ان کو یہ نہیں کرنا چاہئیے اور آپ سے بھی یہی گزارش ہے کہ آپ نے ایک judgement دے دی ہے. that is final and we respect that ruling given by you. اس سے زیادہ اب اس پہ بحث نہیں ہونی چاہئیے۔ Thank you very much.

Mr. Chairman: O.K. Question Hour.

جی جناب جام صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

FATEHA

Jam Karraruddin: Sir, I would like to inform the House that father-in-Law of the brother of our Senator Makhdoom Khaliq-uz-Zaman and Makhdoom Amin Faheem has been shot dead in Karachi yesterday. Therefore we ask the House to offer Fateha.

Mr. Chairman: He is father-in-law of Makhdoom Khaliq also.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: Sir, another scholar Maulana

Khalil Ahmed Hamidi, he also died in an accident.

جناب چیئرمین - ان کی بھی فاتحہ کرلیں۔ حافظ صاحب آپ دعا فرمائیں گے - اچھا جی Question hour ـ جی اشتیاق صاحب۔

QUESTIONS AND ANSWERS

سید اشتیاق اظہر - میرا ایک پوائنٹ آف آرڈر ہے -

جناب چیئرمین - Question Hour کے بعد جی - میرے خیال میں کچھ مہربانی کریں اور ضابطے کا خیال رکھیں - یہ سب چیزیں Question Hour کے بعد take up کرلیں گے - اس وقت میں آپ کو وقت دے دوں گا - جی سوال نمبر 73 سید قاسم شاہ صاحب۔

73. * Syed Qasim Shah: Will the Minister for Works, Evironment and Urban Affairs be pleased state whether that it is a fact that 5% of the basic pay and personal allowance of the government employees is deducted for the maintenance repair of electricity, water taps, Civil work etc. in the government accommodation allotted hired to the Government employees, if so the total amount deducted for the last five years with year-wise break-up and the amount spent on the maintenance repair during the same period on the complaints of occupants?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem:" Yes, it is a fact that 5% deductions are made from the emoluments of the allottees. However, 5% deductions are not meant for maintenance of quarters/houses.

The year-wise break-up of 5% rent recoveries is as under:-

(i)	Year	Amount (Rs.)
	1988-89	1,32,47,444/39
	1989-90	68,73,076/51

1990-91		1,13,05,985/15
1991-92		1,66,63,355/45
1992-93		1,69,47,636/72
	Grand Total:	6,50,37,498/22

(ii) The amount spent on maintenance Repair on Government owned accommodation being maintained by C.D.A. during the last 05 years, incurred by CDA out of their own budget is as under:-

Year	Rs. in Million
1989-90	62.275
1990-91	70.200
1991-92	78.800
1992-93	81.680
1993-94	85.390

(iii) The amount spent on the maintenance Repairs of the Government Hired accommodation being maintained by Pak. PWD during the last 05 years incurred by Pak. PWD is as under.-

(a) Government owned accommodation

Years	Rs. in Million
1989-90	42.970
1990-91	60.129
1991-92	59.829
1992-93	62.699
1993-94	65.414
	291.041

(b) **Hired Houses**

Years		Rs. in Million
1989-90		11.693
1990-91		14.286
1991-92		18.623
1992-93		20.539
1993-94		21.187
	Grand Total:	86.328

Not present any body on his behlaf, answer taken as read. Supplementary question. No supplementary question. Next, it is your Syed Fazal Agha.

سید محمد فضل آغا۔انہوں نے پوچھا ہے کہ یہ جو 5% deduction ہوتی ہے کوارٹر کی maintenance وغیرہ کے لئے تو اس کا break-up انہوں مانگا تھا کہ پچھلے سالوں میں کتنے پیسے اس 5% کی کٹوتی سے جمع ہوئے ہیں ۔ اور total repairs پر کتنے خرچ ہوئے ہیں ؟تو کیا وزیر صاحب بیان فرمائیں گے کہ اس total collection کے against total expenditure upto date کتنی ہوئی ہے ۔ سیونگ میں پیسے پڑے ہوئے ہیں یا deficit میں ہیں؟

جناب چیئرمین۔جی مخدوم امین فہیم صاحب۔

Makhdoom Amin Fahim: Can you kindly repeat, Agha Sahib?

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے مخدوم صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو 5% گورنمنٹ ملازمین کی تنخواہ سے کٹوتی ہوتی ہے اور اس کا منشاء و مقصد یہ ہے کہ ان Government residences کی maintenance کی جائے۔ پائپ لائن وغیرہ کی سیوریج کی ، واٹر سپلائی وغیرہ انہوں نے کٹوتی تو مانگ لی ہے اس میں ٹوٹل آپ لوگوں نے دے دیا ہے کہ پچھلے ادوار میں اتنے پیسے جمع ہوئے ہیں ۔ اس کے بعد break-up دیا ہوا ہے انہوں نے مختلف headsمیں اتنے expenditures ہوگئے ہیں تو میری گزارش یہ ۔ہے کہ مجھے balance بتایا جائے کہ یہ collection against the expenditure book اب اس head میں سیونگ میں پیسے

پڑے ہیں تو کتنے ہیں اور اگر وہ head deficit میں ہے تو کتنے ہیں؟

مخدوم امین فہیم۔ یہ جو ہم 5% کٹوتی کرتے ہیں وہ اسی دن ریونیو میں چلے جاتے ہیں ۔ اور repair اور maintenance کے لئے سی ڈی اے اپنا بجٹ دیتا ہے ۔ اور ہم لوگ اپنا بجٹ دیتے ہیں ۔پی ڈبلیو ڈی کے ذریعے۔

118. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 181 replied on 19th May, 1994 and state the present stage of the work done regarding electrification of each village from my Quota for the years 1991-92 and 92-93?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The information is being collected from WAPDA and will be furnished on the floor of the House shortly.

Mr. Chairman: Any other question? No. Next question No. 118, Ch. Muhammad Anwar Bhinder, on his behalf, answer taken as read. Supplementary question.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, the notice of this question was given much before and this relates to question No. 181 which was previously answered and it has now been said that the information is being collected. I do not know how much time the Government need to collect the information?

جناب چیئرمین ۔جی کھر صاحب کی جگہ کوئی جواب دے رہا ہے اس کا ؛ جی اس کا کون جواب دے رہا ہے جی؟

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب معلوم ہوتا ہے میں نے ضمنی سوال یوں ہی پوچھا ہے۔

جناب چیئرمین ۔ وزیر قانون صاحب کون جواب دے گا ؛ افضل خان صاحب آ گئے

ہیں شاید یہ دے دیں۔آپ کھر صاحب کی جانب سے جواب دے دیں گے کہ نہیں؛

محمد افضل خان۔سوال میرے پاس ہو تو جواب دے دوں۔

جناب چیئرمین۔جی وزیر قانون صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین میں درخواست کروں گا کہ چونکہ وزیر پانی و بجلی جناب مصطفیٰ کھر صاحب بیرون ملک دورے پر ہیں اگر اسے next rota day پر رکھا جائے تو میں مشکور ہوں گا۔

جناب چیئرمین۔وہ تو صحیح ہے لیکن جو بنیادی مسئلہ آ رہا ہے کہ جواب تو آیا کوئی نہیں اور وہ فرما رہے ہیں کہ ---

سید اقبال حیدر۔ میں ذاتی طور پر اس کی انکوائری کرواتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں کہ اس کا بہتر حل نکالوں گا۔

جناب چیئرمین۔یہ کب دیا تھا آپ نے سوال جی؛

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب یہ سوال پچھلے اجلاس میں آیا تھا 181 اور اس کا حوالہ دے کر اب سوال پوچھا گیا تو یہ اطلاع تو بہت پہلے ان کے پاس ہونی چاہئیے تھی۔

سید اقبال حیدر۔جی میں ضرور اس کی تحقیقات کراؤں گا اور اس کو اگلے دن پیش کروں گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب چیئرمین! بنیادی بات ایک اور ہے کہ نہ تو یہاں صحت کے وزیر ہیں' نہ مواصلات کے وزیر ہیں' نہ ریلوے کے وزیر ہیں' نہ اور جو وزیر ہیں وہ حاضر ہوتے ہیں ۔ نہ وزیر خارجہ آتے ہیں جناب سوالات کا یا اس ہاؤس کے rights کا کیا تقدس ہے؛ حکومت کے اہم تمام محکمے وزیراعظم صاحبہ نے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں ۔ وزیر صاحب یہاں تیار ہو کر آتے نہیں ۔ کچھ کو وہ اپنے ساتھ دورے پر لے جاتی ہیں ۔تو جناب اس ایوان کا اجلاس بلانے کا کیا فائدہ ہے؛

سید اقبال حیدر۔ میں صرف واپڈا کے محکمہ کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ مصطفےٰ کھر صاحب official دورہ پر ہیں' اس لئے ان سوالات کو next rota day پر رکھ لیا

جانے تو شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئرمین۔ لیکن یہ ضرور پتہ کر لیں کہ یہ delay کیوں ہوئی ہے؟

سید اقبال حیدر۔ اس کا میں آپ کو الگ جواب دوں گا۔

حافظ حسین احمد۔ جناب والا۔ کیا وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ مصطفے کھر صاحب واپسی پر ناراضگی ختم کرکے یہاں ایوان میں آئیں گے؟۔ کیونکہ جب وہ یہاں تھے تو اس وقت بھی کب اس ہاؤس میں آتے تھے؟

سید اقبال حیدر۔ جب ناراضگی ہی نہیں ہے تو اس کے ختم ہونے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ میں تو صرف یہ کہتاہوں کہ بس آپ خوش رہیں۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال نمبر ۲۵۸۔ حافظ حسین احمد صاحب۔

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوالات :

حافظ حسین احمد۔ میں جناب والا! پہلے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر ماحولیات کون صاحب ہیں؟

جناب چیئرمین۔ وزیر ماحولیات جناب فہیم صاحب ہیں اور وہ موجود ہیں۔

(اس موقع پر نماز مغرب کی آذان ہوئی)

Mr. Chairman: The House is adjourned for fifteen minutes.

(The House adjourned for Prayer)

[The House re-assembled after interval with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad in the Chair.]

جناب چیئرمین۔ حافظ حسین احمد صاحب کا سوال تھا۔ ۲۵۸ نمبر سوال حافظ صاحب آپ کا سوال تھا۔ اس کا جواب کون دے رہا تھا۔ مخدوم امین فہیم صاحب خود موجود تھے۔

مخدوم شہاب الدین۔ وہ ابھی آ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ حافظ صاحب ان کے آنے تک دوسرا سوال لے لیتے ہیں ۔ پھر آپ کا لے لیں گے۔

حافظ حسین احمد۔ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ نمبر ۲۶۲ قاسم شاہ صاحب۔

262. * **Syed Qasim Shah**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which Bala Kot to Naran area, Kaghan valley, will be linked with Bala Kot Grid Station?

Malik Ghulam Mustafa Khar: It is an isolated and far-flung area from existing power system and will take two to three years to complete extension of line upto power Kaghan valley being difficult area. However, "SHYDO" (Sarhad Hydel Development Organization) is also planning installation of a small hydel power station for Kaghan and Naran valley, as reported by Chairman, Area Electricity Board, WAPDA, Peshawar.

جناب چیئرمین۔ سیکرٹری کھر صاحب موجود نہیں ہیں۔

سید قاسم شاہ۔ تو پھر اس کو بعد میں لے لیں۔ بڑا اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین ۔ آپ مطمئن نہیں ہیں۔ میں خود آپ کے علاقے میں گیا تھا۔ وہاں بڑا مسئلہ ہے۔ میں جانتا ہوں۔ اس کو کھر صاحب کے آنے تک defer کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آ گئے ہیں ۔ ۲۵۸ حافظ صاحب۔

258. ***Hafiz Hussain Ahmed**: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) the names of the members of Parliament stayed in the Federal Lodges at Quetta, Peshawar, Karachi and Lahore with duration of stay in each case since December, 1993; and

(b) the names of members and the amount of rent of each lodge outstanding against the individual separately in each case?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: (a) The concerned Department has since furnished the requisite information which may kindly be seen as follows:-

(i)	Chamba House Lahore	Annex-A
(ii)	Qasr-e-Naz Karachi	Annex-B
(iii).	Federal Lodge, Peshawar	Annex-C
(iv)	Federal Lodge, Quetta	Annex-D

(b) As regards outstanding dues against the Parliamentarians, the same may pleased be seen as follows:-

(i)	Chamba House Lahore	Annex-E
(ii)	Qasr-e-Naz Karachi	Annex-F

(iii) No dues are outstanding in respect of Federal Lodges, Quetta and Peshawar.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری۔

حافظ حسین احمد۔ ۲۱ نمبر میں ایک ایم این اے صاحب ہیں جنہوں نے فیڈرل لاج میں ۲۳۲ دن گزارے۔ سال کے باقی دن اس نے کہاں گزارے ہیں؟

(قہقہے)

جناب چیئرمین۔ یہ۲۲ کونسے نمبر پر ہے؟

حافظ حسین احمد۔ یہ ۲۲ نمبر اے میں ہے بلڈنگ نمبر تھری میں ۲۱ نمبر ہے۔ یہ میں پوچھنا چاہوں گا کہ allotment کا کیا طریقہ کار ہے۔ اور واقعی پارلیمنٹ کا ممبر ۲۳۲ دن قصر ناز میں مقیم رہا ہے یا اس کے نام پر کوئی اور شخص رہتا رہا ہے؟

مخدوم محمد امین فہیم۔ ممبرکو ہم allotment دے دیتے ہیں جو انہی کے نام پر ہوتی ہےHe is supposed to live there اگر ان کے ساتھ کوئی اور رہتا ہے توthat is his responsibility۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سیکریٹری۔ میرا سوال یہ ہے کہ جن پر outstanding dues ہیں ان کے پیسے at source کیوں نہیں کاٹے جاتے؟ جہاں تنخواہ ملتی ہے۔ ایم این اے کو جب تنخواہ ملتی ہے۔تو وہیں dues کیوں نہیں کٹ جاتے۔

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: Mr. Chairman, You are also aware of this situation. We have been discussing it with the Speaker and with you, Sir, regarding the dues towards honourable parliamentarians. So, I think that question is still pending and this is a good suggestion that we can deduct it at source. I humbly request you to suggest the Speaker that they should take up this matter with the Parliamentarians.

جناب چیئرمین۔ ہم پر نہ ڈالیں۔ آپ خود فیصلے کریں۔Here is a suggestion for you

مخدوم محمد امین فہیم۔ ہم نے خود writing میں contact کیا ہے۔

We have sent them the letters. Now it is their responsibility otherwise, we are going to decide something.

جناب چیئرمین۔ یہ بھی ایک suggestion ہے ۔ ایک اور بھی شکایت ہے کہ کمرہ کسی اور کے نام ہوتا ہے رہتا کوئی اور ہے۔

مخدوم محمد امین فہیم۔ جب ہم ایم این اے صاحب کے لیے reserve کرتے ہیں تو وہ کسی اور کو ٹھہرا دیتے ہیں تو ہمارے لیے بڑا مشکل ہوتا ہے کہ ان کو کہیں بھئی اس کو آپ نکالیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔ ایک ایم این اے کے نام پر فیڈرل لاج میں بھی کمرے ہیں ۔ ہاسٹل میں بھی کمرے ہیں۔ گلشن اقبال میں بھی کمرے ہیں۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ ایک شخص کے نام پر تین تین جگہ allotment ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جس لاج میں میں رہ رہا ہوں۔ ایک صاحب X-MNA ہیں۔ ان کے پاس ایک Suite ہے۔ ایک روم ہے۔ دو کا تو مجھے پتہ ہے اور باقی کہاں کہاں ہے مجھے نہیں معلوم۔

Mr. Chairman: Can you explain

کہ مسئلہ کیا ہے؟

مخدوم محمد امین فہیم۔ Accommodation کا مسئلہ ہے۔ کچھ ہمارے نوٹس میں آیا ہے کہ کچھ illegal لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں ۔ ہم نے بہت سارے لوگوں کو نوٹس issues کئے ہیں and we are going to issue notices to all those who.

جناب چیئرمین۔ جنرل صاحب کی خدمات لیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا

I think you need the Interior Ministry to solve this problem.

Makhdoom Muhammad Amin Fahim: We will definitely issue the notices and try to vacate those from the illegal occupants.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب کوئی قاعدہ یا قانون ہے ۔ اگر جناب والا رولز ہیں ان کو implement فرمائیں۔ اگر رولز نہیں ہیں تو رولز بنائیں۔ یہ جو اس allotment کے سلسلے میں لاقانونیت ہے۔ اور ایک کو الاٹ ہوتا ہے وہ چھوڑتا نہیں ہے۔ اس کے چھوڑنے کے لیے کئی مہینے چاہئیں۔ coercive method یہ لے نہیں سکتے ہیں کوئی نوٹس کی پرواہ نہیں کرتا۔ کوئی نوٹس دیتا نہیں ہے ۔ کوئی خالی نہیں کرواتا۔ سر یہ lawlessness جو پھیلی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق وزیر موصوف کچھ فرمائیں یا اس کے متعلق کیا اقدام کر رہے ہیں؟ سات مہینے سے تو ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ کوئی قانون نہیں ہے۔

مخدوم محمد امین فہیم ۔ میں جناب پوری طرح سے آپ کی بات کے ساتھ متفق ہوں۔ جو illegal occupants ہیں ان سے ہم خالی کرائیں گے۔ ان کو ہم نے notices بھی دیئے ہیں۔ آپ کے توسط سے میں ایک request کروں گا۔

through you, Sir, to my collegues and my parliamentarians that when we serve

notice to Mr. A or Mr. B, I will request them not to come to me that do not push them.

Mr. Chairman: Get the General Sahib involved and then you see

جنرل صاحب کو ساتھ رکھیں ناں --------

ایک معزز رکن ۔ جناب چیئرمین صاحب مجھے دو مرتبہ الاٹمنٹ ہوئی ہے لیکن مجھے possession نہیں ملتی ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔ میں وہ کہتے ہیں کہ It is a good suggestion مسعود کوثر صاحب آپ کو بھی کمرہ نہیں ملا؟

سید مسعود کوثر ۔ جناب چیئرمین اب حکومت action لیتی ہے تو ممبر صاحبان privilege motion پیش کرتے ہیں۔ تو اس سلسلے میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین۔نہیں General Sahib is the man ۔

سید مسعود کوثر ۔ نہیں جناب ۔ ایک (a) 72 سے جان نہیں چھوٹتی ۔

جناب چیئرمین۔اچھا۔ جی جناب حافظ صاحب ۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ فیڈرل لاج کراچی میں VIP Room No 1 ان کے PS کے نام پر گزشتہ ڈیڑھ سال سے الاٹ ہے۔ پچھلی دفعہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس تھا وہاں اور کا تو ہمیں انہوں نے کہا کہ کوئی نہیں ہے ۔ جب ہم نے لسٹ چیک کی تو اس وقت اس میں وہاں کوئی ممبر ایم این اے نہیں تھا ۔ اس رجسٹر کی فوٹو کاپی ہمارے پاس موجود ہے ۔ کوئی بھی نہیں تھا ۔ لیکن تمام کمرے بھرے ہوئے تھے ۔ آپ کے PS وہاں کیا کرتے ہیں جی؟

جناب مخدوم امین فہیم ۔ میں جی فوری اس کی انکوائری کرتا ہوں اگر میرا PS غیر قانونی طور پر ٹھہرا ہوا ہے تو ابھی یہاں سے اٹھنے سے پہلے میں وہاں سے نکال دوں گا۔

حافظ حسین احمد ۔ میں چیلنج کرتا ہوں ۔ میرے پاس ثبوت ہے ۔ اور اگر آپ

چاہیں گے تو میں ایوان میں کل رجسٹر بھی پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں منسٹر صاحب کو دے دیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ انکوائری کرا رہے ہیں۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں میں منسٹر صاحب کو کیوں دوں جی۔ میں ویسے بھی ان سے گھر پہنچا سکتا تھا۔ میں ایوان کی بات کر رہا ہوں۔

مخدوم محمد امین فہیم۔ نہیں جی نہیں جی میں definitely enquiry کروں گا۔

حافظ حسین احمد۔ آپ کے علم میں ہے کہ آپ کے پی ایس صاحب نے فیڈرل لاج میں ایک کرہ مستقل لے رکھا ہے۔

جناب مخدوم امین فہیم۔ میرے علم میں یہ ہے کہ جب میرے ساتھ جاتے ہیں تو ان کو وہاں کرہ الاٹ ہوتا ہے۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جی میں یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ آج چیک کریں۔ ان کے نام پر اب بھی ایک کرہ الاٹ ہے۔

مخدوم محمد امین فہیم۔ میں ابھی جاکر چیک کرتا ہوں اگر غیرقانونی ہے تو ابھی فوراً ختم کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل۔ جناب میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین۔ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر؟

جناب شہزاد گل۔ چونکہ میرے سامنے سوال تو نہیں ہے ویسے ہی آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور ہاؤس کے بھی کہ یہاں پر لکھا گیا ہے (annexure have been placed in the Senate Library) پہلے بھی آپ نے حکم دیا تھا کہ جو چھوٹے سے annexure ہوں تو ان کو چھپوایا کریں۔ یا ہر ایک ممبر کے سامنے لائیں۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں ناں وہ بہت زیادہ ہوتے ہیں۔

جناب شہزاد گل ۔ متعلقہ ممبر کو تو ایک کاپی دے دی جاتی ہے ۔ اب یہ چھپانے کے لئے....

جناب چیئرمین۔ نہیں ایک کاپی یہاں بھی ہوتی ہے ۔

جناب شہزاد گل ۔ جو لوگ ان کی روانگی کے متعلق ہیں ان کے نام ہاؤس کے سامنے لانے جانے سے رکو انے کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ ہے اس میں ساری تفصیل ہے ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب والا اس سے اگلے سوال کے ضمن میں 266 نام چھپے ہیں۔ سوال نمبر 75 آگے آرہا ہے ۔ تو اس میں سو دو سو نہیں چھپ سکتے تھے ؟

جناب چیئرمین۔ شہزاد گل صاحب اس میں ہمارے پاس extra کاپی بھی ہوتی ہے ۔ اگر آپ کو چاہئیے تو آپ لے لیں ۔

جناب شہزاد گل ۔ جناب چیئرمین صاحب ہم اس ضمن میں سوال تو نہیں کر سکتے ناں متعلقہ ممبر کے بغیر ۔ کیونکہ نام تو ہمیں معلوم نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین۔ تو کاپی لے لیں ناں ۔ یہاں پڑی ہوئی ہے آپ لے لیں ۔ آپ کے لئے رکھی ہے ہم نے ۔ چونکہ بہت زیادہ تفصیل ہوتی ہے تو چھاپنا مشکل ہوتا ہے لیکن کاپی موجود ہے آپ کی سہولت کے لئے ۔ آپ کاپی چاہیں تو کاپی بھی مل جائے گی ۔ ایک کاپی ان کو دے دیں جی ۔ اگلا سوال نمبر 75۔

75. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Religious Affairs be pleased to state the total number of Medical Staff sent to Saudi Arabia for the Haji season 1994 with their names grades, and place of domicile?

Minister for Religious Affairs: 266 Doctors and staff members were sent ot Saudi Arabia with the following break-up:-

Doctors

------ From Pakistan Armed Forces: 33

------ Civilions Doctors selected 33

by Commanding Officer Hajj Medical Mission and Director General, Ministry of Health

Staff

------ Paramedics Drivers all from the Pakistan 200

Armed forces selected by G.H.Q

Total: 266

Names, grades and place of domicile are Annexed

LIST OF HAJJ MEDICAL MISSION 1994

PAKISTAN ARMY

S.No.	Name	Grades Rank	Domicile
1	Ahsan Ahmed	Brigadier C O	selected on Organizational basis
2.	Muhamamd Islam	Colonel	-do-
3.	Manzoor Ahmed	Major	-do-
4.	Nauman Siddique	Major	-do-
5.	Azra Parveen	Major(Mrs.)	-do-
6.	Asma Khalid	Major(Mrs.)	-do-
7.	Nosherwan Azam	Major	-do-
8.	Muhammad Tanveer Azhar	Major	-do-
9.	Shahid Rafi	Major	-do-
10.	Saeed Akram	Major	-do-
11.	Tahir Ghias Khan	Major	-do-
12.	Muhammad Javaid Shah	Major	-do-
13	Farrukh Aftab	Major	-do-
14.	Masood Ahmed	Major	-do-
15.	Mushtaq Ahmed	Major	-do-

S.No.	Name	Grades Rank	Domicile
16	Noor Muhammad Memon	Major	-do-
17.	Bashir Ahmed Bhatti	Major	-do-
18.	Muhammad Anwar Qureshi	Major	-do-
19.	Khalid Saeed Siddiqui	Major	-do-
20.	Aurong Zeb	Major	-do-
21.	Kaleemul Haq Usmani	Sqn Ldr	-do-
22.	Zahid Ali Pervez	Surg Lt Cdr	-do-
23.	Atiqur Rehman Slehria	Captain	-do-
24.	Muhammad Jehangir Akhtar	Captain	-do-
25.	Khalid Mehmood	Captain	-do-
26.	Nasir Saleem	Captain	-do-
27	Shahid Rasheed	Captain	-do-
28	Maryum Khurram	Major (Mrs.)	-do-
29.	Rifat Humayum	Major (Mrs.)	-do-
30.	Amsa Batool Iqbal	Major (Mrs.)	-do-
31.	Yasmin Ata	Captian (Mrs.)	-do-
32.	Lubna Abid	Captain (Mrs.)	-do-
33.	Shahnaz Naseem Riaz	Lieut Colonel	-do-
34.	Maryam Asghar	Lieut Colonel (Mrs.)	-do-
35.	Parveen Mazhar	Major (Mrs.)	-do-
36.	Aysha Begum	Major	-do-
37.	Gulzar Nazir Ahmed	Major	-do-
38.	Bushra Muzammil	Major (Mrs.)	-do-
39.	Tallat Manzoor	Captain (Mrs.)	-do-
40.	Nasim Akhtar	Captain	-do-
41.	Rafia Naheed	Captain (Mrs.)	-do-
42.	Khalida Begum	Captain	-do-

S.No.	Name	Grades Rank	Domicile
43.	Nuzhat Batool	Captain (Mrs.)	-do-
44.	Abdia Parveen	Captain (Mrs.)	-do-
45.	Riza Begum	Captain	
46.	Muhammad Gul	Sub Clerk	-do-
47.	Ghulam Hussain	H. Clerk	-do-
48.	M. Masroor Ahmed Javed	Sub Storeman Technical	-do-
49.	Muhmmad Rasul	Sub Nursing Asstt	-do-
50.	Allah Yar Batti	N Sub	-do-
51.	Muhammd Hassan	Bp Sub	-do-
52.	Muhammad Yaqub	Hav	-do-
53.	Muhammad Ibrahim	Hav.	-do-
54.	Hurmat Sheraz Hussain	Hav.	-do-
55.	Muhammad Munir	Hav	-do-
56.	Liaqat Ali	Hav.	-do-
57.	Ashraf Baig	Hav.	-do-
58.	Muhamamd Afzal Khan	Hav	-do-
59.	Muhammad Sharif	Hav	-do-
60.	Masud Ahmed	N.K	-do-
61.	Muhammad Ishaq	N.K	-do-
62.	Muhammad Tariq	N.K	-do-
63.	Suba Khan	N.K.	-do-
64.	Muhammad Afzal	N.K	-do-
65.	Bashir Ahmed	N.K	-do-
66.	Gul Khatab	N.K	-do-
67.	Shah Nawaz	N.K	-do-
68.	Altaf Hussain	NK Nursing Asstt	-do-
69.	Muhammad Bashir	NK	-do-

S.N.o.	Name	Grades	Rank	Domicile
70.	Ata Muhammad	NK	"	-do-
71.	Nazar Abbas	NK	"	-do-
72.	Maqbool Hussain	NK	"	-do-
73.	Muhammad Amsul Hassan	NK	"	-do-
74.	Safdar Hussain	NK	"	-do-
75.	Muhammad Riaz	NK	"	-do-
76.	Gul Nazir	NK	"	-do-
77.	Sarfraz Ahmed	NK	"	-do-
78.	Sattar Rehman	NK	"	-do-
79.	Gultaf	NK	"	-do-
80.	Muhammad Hanif	NK	"	-do-
81.	Ghulan Hussain	NK	"	-do-
82.	Mehboob Khan	NK	"	-do-
83.	Altaf Rehman	NK	"	-do-
84.	Hassan Mehmood	NK	"	-do-
85.	Shah Muhammad	Sep	"	-do-
86.	Abdul Razaq	Sep	"	-do-
87.	Muhammad Zubair Khan	Sep	"	-do-
88.	Abdul Rashid	Sep	"	-do-
89.	Musharr... Ghul	Sep	"	-do-
90.	Ghaffar Ali	Sep	"	-do-
91.	Awal Badshah	Sep	"	-do-
92.	Nek Muhammad	Sep	"	-do-
93.	Gulzar Ahmed	Sep	"	-do-
94.	Ghulam Shabbir Khan	Sep	"	-do-
95.	Muhammad Akhtar	Sep	"	-do-
96.	Ghulam Muhammad Borana	Sep	"	-do-

S.No.	Name	Grades Rank		Domicile
97.	Hayat Ullah Khan	Sep	"	-do-
98.	Muhammad Anwar	Sep	"	-do-
99.	Muhammad Hussain	Sep	"	-do-
100.	Javed Zaman	Sep	"	-do-
101.	Riaz Muhammad	Sep	Nursing Asstt	-do-
102.	Muhammad Akram	Sep	"	-do-
103.	Muhammad Safdar	Sep		-do-
104.	Rab Nawaz	Sep	"	-do-
105.	Abdul Hanaf	Sep	"	-do-
106.	Ali Asghar	Sep	"	-do-
107.	Ejaz Hussain	Sep	"	-do-
108.	Muhammad Ishfaq	Sep	"	-do-
109.	Muhammad Ishfaq	Sep	"	-do-
110.	Muhammad Ramzan	Sep	"	-do-
111.	Muhammad Razzaq	Sep	"	-do-
112.	Muhammad Yousaf	Sep	"	-do-
113.	Abdul Majid Khan	Sep	"	-do-
114.	Faryad Ali	Sep	"	-do-
115.	Amin Jan	Sep	"	-do-
116.	Rashid Iqbal	Sep	"	-do-
117.	Rana Sajad Ahmed	Sep	"	-do-
118.	Muhammad Fiaz	Sep	"	-do-
119.	Muhammad Rafique	Sep	"	-do-
120.	Ahmed Bakhsh	Sep	"	-do-
121.	Mathoob Hussain	Sep	"	-do-
122.	Raja Muhammad Iqbal	Sep	"	-do-
123.	Hamid Ullah Khan	Sep	"	-do-

S.No.	Name	Grade/ Rank	Domicile
124.	Muhammad Ibrahim	Sep "	-do-
125.	Sar Zamin Khan	Sep "	-do-
126.	Zafar Iqbal	Sep "	-do-
127.	Muhammad Akhtar	Sep "	-do-
129.	Muhammad Saeed	Sep "	-do-
130.	Muhammad Rashid	Sep "	-do-
131.	Ibrar Ahmed	Sep "	-do-
132.	Muhammad Arif	Sep "	-do-
133.	Muhammad Rashid	Sep "	-do-
134.	Abdul Naseer Khan	Sep "	-do-
135.	Muhammad Javed	Hav/ OP Room Asstt:	-do-
136.	Raza Muhammad	" "	-do-
137.	Iqbal Hussain	" "	-do-
138.	Muhammad Yunis	" "	-do-
139.	Muhammad Rauf	NK "	-do-
140.	Imam Khan	NK "	-do-
141.	Muhammad Saleem	Hav/Dispensar	-do-
142.	Muhammad Nazir	" "	-do-
143.	Muhammad Sharif	" "	-do-
144.	Muhammad Saeed	" "	-do-
145.	Muhammad Anwar	NK "	-do-
146.	Muhammad Farooq	NK "	-do-
147.	Yasin	Sep "	-do-
148.	Ghulam Yasin	Sep "	-do-
149.	Zulfiqar Ali	Hav	-do-
150.	Pervez Akhtar	Hav "	-do-
151.	Muhammad Iqbal	Hav	-do-

S.No.	Name	Grades Rank	Domicile
152.	Saidan Shah	Hav	-do-
153.	Muhammad Arif	Hav	-do-
154.	Muhammad Aslam	Hav	-do-
155.	Muhammad Younis Qamar	Hav	-do-
156.	Liaqat Ali	NK	-do-
157.	Majid Gul	Hav	-do-
158.	Muhammad Nawaz	Hav	-do-
159.	Altaf Hussain	Hav	-do-
160.	Zainul Abidin	NK	-do-
161.	Zahoor Hussain	Sep	-do-
162.	Muhammad Saleem	Sep	-do-
163.	Fida Hussain	Hav	-do-
164.	Manzoor Ahmed Haleem	Hav	-do-
165.	Liaqat Ali	NK	-do-
166.	Anwar Zeb Khan	NK	-do-
167.	Feroz Din	Hav	-do-
168.	Sultan Mehmood	Hav	-do-
169.	Muhammad Riaz	Sub	-do-
170.	Mr. Liaqat Ali	Hav	-do-
171.	Muhammad Jamil	NK	-do-
172.	Muhammad Zaman	NK	-do-
173.	Muhammad Ashraf	LNK	-do-
174.	Dawood Shah	LNK	-do-
175.	Muhammad Farooq	Sep	-do-
176.	Muhammad Ilyas	Sep	-do-
177.	Zulfiqar Ali	Sep	-do-
178.	Muhammad Nazir	Sep	-do-

S.No.	Name	Grade Rank	Domicile
179.	Muhammad Khan	Sep	-do-
180.	Rehmat Shah	Hav	-do-
181.	Hafiz Noor Muhammad	Hav	-do-
182.	Muhammad Arif	Hav	do-
183.	Sher Ahmed	Hav	-do-
184.	Abid Hussain	Hav	-do-
185.	Ahmed Shafi	Sub/Driver	-do-
186.	Ghulam Abbas	Hav/Driver	-do-
187.	Liaqat Ali	NK/Driver	-do-
188.	Liaqat Ali	NK/Driver	-do-
189.	Muhammad Nawaz	LNK Driver	-do-
190.	Naseer Ahmed	LNK "	-do-
191.	Noor Sarwar	LNK "	-do-
192.	Abdul Qayum	LNK "	-do-
193.	Gul Muhammad	Sep	-do-
194.	Abdul Rauf	Sep	-do-
195.	Noor Rehman	Sep "	-do-
196.	Muhammad Zaman	Sep "	-do-
197.	Muhammad Boota	Sep	-do-
198.	Ghulam Mustafa	Sep "	-do-
199.	Munir Ahmed	Sep "	-do-
200.	Muhammad Iqbal	Sep Barber	-do-
201.	Talib Hussain	Sep Washman	-do-
202.	Munawar Hussain	Sep "	-do-
203.	Gulzar Ahmed	Sweeper -do-	
204.	Ghulam Rasul	Sweeper -do-	
205.	Muhammad Zahid	Sweeper -do-	

S.No.	Name	Grade/Rank	Domicile
206.	Irshad	Sweeper	-do-
207.	Abdul Majid	Sweeper	-do-
208.	Asghar Ali	P.O. Medical	-do-
209	M.A. Tahsum	L.M.A	-do-
210.	Bashir Ahmed	P.O.S Medical	-do-
211.	M. Ashraf	L.M.A	-do-
212.	M.A. Baif	P.O. Medical	-do-
213.	H. Maab	L.M.A	-do-
214.	T. Hussain	P.O Medical	-do-
215.	M. Ahmed	L.M.A	-do-
216.	J. Iqbal	P.O. Medical	-do-
217.	Tariq Niaz	L.M.A	-do-
218.	Mir Afzal	C/Tech	-do-
219.	Ehsan Ellahi	C/Tech	-do-
220.	Iftikhar	C/Tech	-do-
221.	Maqsood	SNR Tech	-do-
222.	Muhammad Akhtar	SNR Tech	-do-
223.	Imtiaz	C/Tech	-do-
224.	Mehmood	C/Tech	-do-
225.	Hazarat	C/Tech	-do-
226.	Ali Sher	Hav	-do-
227.	Nazir Begum	Civ Aya	-do-
228.	Hamida Begum	Civ F Sweeper	-do-
229.	Asmat Khatoon	Civ Aya	-do-
230.	Hussena Bibi	Civ Aya	-do-
231.	Dilbar Jan	Civ F Sweeper	-do-
232.	Irshad Bano	Civ Aya	-do-

S.No	Name	Grades Rank	Domicile
233	Zubaida	Civ. Aid	-do-
234	Ghulam Haider Zardari	Civ Doctor (GPMO)	Merit
235.	Ghulam Hussain	"	Merit
236.	Zafar Iqbal	"	Punjab
237	Allah Yar	"	Punjab
238.	Mehere Muhammad Sharif	"	Punjab
239.	Abdul Aziz Khan Niazi	"	-do-
240.	Doctor Khan	"	-do-
241.	Ghulam Murtaza Kazi	"	-do-
242.	Altaf Hussain Chaudhry	"	-do-
243	Naice Ahmed	"	-do-
244.	Muhammad Mushtaq A Niazi	"	-do-
245.	Abdul Rahim Bhatti	"	-do-
246.	Muhammad Ramzan Arif	"	-do-
247.	Fazal Karim	"	-do-
248.	Dr. M. Younus	"	-do-
249.	Ghulam Rasool	"	-do-
250.	Ghulam Mahbub Subhani	"	-do-
251	Dr. Fateh Muhammad	"	-do-
252	Dr. Im[illegible]az Siddiqui	"	Sindh
253	Insaf Magsi	"	"
254	Atta Ghandio	"	"
255.	Bashir Ahmed Ari	"	"
256	Abdul Khalique Jatoi	"	"
257.	Muhammad Ayub	"	"
258	Faheema Samad Soomro	"	Sindh
259.	Muhammad Sharif Ahmed Khan	"	N.W.F.P.

S.No.	Name	Grades Rank	Domicile
260	Khalid Farooq	"	"
261	Mohraim Shah	"	"
262	Ghani Ullah	"	"
263	Muhammad Usman	"	Balochistan
264	Abdul Wadoo		FATA FANA
265	Mumtaz Ahmed Khan		AJ & K
266	Sultan Ahmed Leghari		Merit

جناب چیئرمین۔ ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا۔ جی میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے اعداد و شمار تو صحیح دیئے ہیں۔ لیکن کیا اس سال بھی معاملات میڈیکل مشن سے۔ پاکستانی حجاج کی طرف اتنے ہی بے ترتیب ہوں گے۔ جیسے کہ میں اور شاہ صاحب خود دیکھ کر آئے ہیں۔ اور اتنی پریشانیاں انہوں نے اٹھائی ہیں۔ کیا اس سال کوئی بہتر انتظامات کئے گئے ہیں۔ کیونکہ پچھلے سال کی طرح اتنا بڑا مشن بھجوا کے اور اتنے ڈاکٹرز اور qualified لوگ اور پھر سول سروس کے لوگ اور سویلین لوگ، کوئی تین سو کے لگ بھگ بندے،اور وہاں ہمارے حاجی در بدر دھکے کھا رہے تھے۔ انہوں نے خود دیکھا ہے جی۔ خاص کر منیٰ میں، تو شاہ صاحب سے گزارش ہے کہ پچھلے سال کو سامنے رکھتے ہوئے اس سال کے لئے کوئی بہتر انتظامات ہوئے ہیں؟

سید خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین! ویسے مجھ سے زیادہ فضل آغا صاحب جانتے ہیں ہماری یہ خواہش اگلے سال بھی تھی اور اس سال بھی ہے۔سوال تو مجھے صرف چھیڑنے کے لئے کر دیتے ہیں۔ اور مسئلہ یہ نہیں ہے۔ ہماری یہ خواہش اگلے سال بھی تھی اور اس سال بھی ہے کہ ہم بہتر سے بہتر انتظامات کریں اور خصوصاً میڈیکل مشن کو بہتر بنائیں۔ اور یہی وجہ تھی کہ پچھلے سال ہم نے جو میڈیکل مشن بھیجا تھا اس میں ۵۰ فیصد آرمی سے ہم نے ڈاکٹرز لئے تھے، اور ۵۰ فیصد ہم نے Civilian لئے تھے۔ باقی سٹاف ۱۰۰ فیصد ہم نے آرمی سے لیا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ ہم نے میڈیکل مشن کے ڈرائیورز بھی آرمی سے لئے تھے۔ اس سے پہلے یہ روایت تھی کہ جو بھی اپنے لوگ ہوتے تھے ان کو بھیجا جاتا تھا اور حج کروایا جاتا تھا۔ تو ہم یہ چاہتے ہیں اور اس سال ہماری پوری کوشش ہے کہ میڈیکل مشن کو زیادہ بہتر طریقے سے form کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب گچکی صاحب سپلیمنٹری سوال۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا! اس لسٹ میں ۲۶۶ نام ہیں جو حج پر بھیجے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ ضروری ہے کہ اس کا ۵۰ فیصد سے بلکہ ۸۰ فیصد آرمی سے لئے جائیں نمبر ایک' دوسری بات یہ ہے کہ اس لسٹ میں آپ دیکھیں کہ ۲۶۳ میں ایک ڈاکٹر ہے جو ہمارے صوبہ سے لیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ اس بیچارے کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت تھی؛ اس اکلوتے ڈاکٹر کو حج کے لئے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب خورشید شاہ صاحب۔

سید خورشید احمد ۔ جناب چیئرمین! ابھی کچھ مجبوریاں ہماری ہوتی ہیں کوٹہ کی وجہ سے' ایک فیصد کوٹہ بلوچستان کا ہوتا ہے تو آدھا ڈاکٹر جا سکتا تھا' یعنی ایک کمپاؤنڈر جا سکتا تھا' تو ہم نے پورا ڈاکٹر بھیج دیا ہے۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب چیئرمین! یہ فیصد کو ابھی سے گھما رہے ہیں جی آپ۔

سید خورشید احمد شاہ ۔ نہیں اس میں کوٹہ کے حساب سے ----

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں ناں' پہلے ان کا جواب آ لے ناں' دیکھیں ناں ۲۶۶ میں بہت سارے جو ہیں ان کے بارے میں لکھا ہوا ہے کہ organisational basis پر ہیں یعنی اس میں کوئی پتہ نہیں کہ پنجاب سے ہے بلوچستان سے ہے تو ۲۲۳ سے آگے -----

جناب منظور احمد گچکی ۔ نہیں جناب چیئرمین! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ۳۲ Civilian لئے گئے ہیں' میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کہ ۲۶۶ ہیں' مجھے یہ نہیں پتہ کہ آرمی سے آپ نے بھیجے ہیں یا کہیں اور سے بھیجے ہیں؛ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے اس تعداد کا جو فیصد ہے وہ کیوں نہیں بھیجا؛ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے آپ کہیں سے بھی بھیجیں ہمارا کوٹہ تو پورا کریں ناں۔

جناب خورشید احمد شاہ۔ معزز ممبر سے گزارش کروں گا کہ ۵۶ ڈاکٹرز ہیں اور ۱۹۵ پیرامیڈیکل سٹاف ہے ۔ اور اس میں ۵ ڈرائیورز ہیں۔ آرمی کے جو بھی مشن کے لوگ جاتے ہیں ان کا ڈومیسائل نہیں ہوتا' اور نہ ہی ان کو ڈومیسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہمیں اس کا پتہ

نہیں ہے کہ کن کن صوبوں سے یہ لئے گئے ہیں اور ان کا ڈومیسائل کیا ہے ۲۲ جو ڈاکٹرز ہیں ان کو ہم نے province wise distribute کیا ہے۔ جس میں ایک ڈاکٹر ان کے صوبے سے ہے۔ ------ وہ نہ ام الحجاج میں جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین! یہ جو یہاں سوال ہے اس میں ڈومیسائل کا ذکر ہے۔ لیکن یہاں انہوں نے organisional basi پر---- اب ہم یہ کس طرح معلوم کریں گے کہ یہ جو لوگ ہیں ان کا ڈومیسائل تو ہے، بغیر ڈومیسائل کے تو کوئی نہیں ہے۔ کیا یہ آپ بتا سکیں گے کہ ان کا ڈومیسائل کیا ہے۔ organisational side چھوڑ کے۔

جناب خورشید احمد شاہ۔ جناب آرمی میں، میں نے پہلے ہی عرض کیا کہ ڈومیسائل نہیں ہوتا ہے۔ ان کا اپنا ایک سسٹم ہے، ان کا اپنا ایک merit ہے، ان کے جو علاقے ہوتے ہیں وہاں پر ہمارے لوگ جاتے ہیں، یہ کوئٹہ ہے، حیدر آباد ہے، سکھر ہے، بہاولپور ہے، ملتان ہے اور دوسری جہاں چھاؤنیاں ہیں وہاں پر ہمارے لوگ جاتے ہیں اور selection کرتے ہیں، ان کا ڈومیسائل نہیں ہوتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ جناب چیئرمین! میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ہمیں اب کیسے معلوم ہو گا کہ ہماری حق تلفی نہیں ہوئی ہے۔ یعنی ایک cover دے کر کہ چونکہ اس میں فلاں رول apply ہوتا ہے اس لئے ہم کو اس سے محروم کر دیتے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, we have not gone to these limitations. The fact is that all those who were available at that time were not required for duty elsewhere and also on rota basis, so that are rotated around then these individuals are selected and sent.

جناب چیئرمین۔ اس میں کوٹہ ہوتا کوئی نہیں جی، آرمی میں نہیں ہوتا۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: It is on a functional basis.

76. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that sum of Rs. 50 crores has been allocated for the village electrification in Province of Balochistan under Kuwait fund, if so, the procedure adopted for the indentification of these villages?

Malik Ghulam Mustafa Khar: A loan of Rs. 500.00 million has been granted by Kuwait Government for village electrification in the Province of Balochistan. WAPDA will electrify 250 No. villages under this loan recommended by MPA/MNAs and Senators with the approval of Planning and Development Department Government of Balochistan subject to the condition that villages are feasible for electrification under Kuwait fund loan criteria. (Copy enclosed).

CRITERIA FOR KUWAIT FUND

Balochistan

Population	200
Distance from 11KV	6 K.M.

Mr. Chairman: Next question No. 76, Fazal Agha Sahib

سید محمد فضل آغا۔ آپ نے فرمایا کہ کھر صاحب نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی کھر صاحب نہیں ہیں۔اور ان کی جگہ جواب بھی کوئی نہیں دے دیا ۔۔ بھی کھر صاحب کا ہے' ۸۰ بھی کھر صاحب کا ہے۔

جناب الیاس احمد بلور ۔ ۸۰ کھر صاحب کا نہیں ہے یہ تو انہوں نے کھر صاحب کا جواب لکھ دیا ہے۔ یہ تو Ministry of Water and Power کا نہیں ہے ۔یہ تو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے کسی انچارج کا جواب ہونا چاہیئے۔ میں نے تو کھر صاحب کا نہیں لکھا تھا' میں نے جو سوال لکھا تھا وہ یہ تھا۔۔۔۔

Will the honourable Minister Incharge for Establishment Division be pleased to state.

یہ تو timing of the two days چھٹی کے بارے میں ہے۔ اس کا کھر صاحب سے کوئی تعلق نہیں anybody from the House can take that ۔

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: It is by WAPDA. They said or they believed that they would be saving electricity and that was the basis that was used for introducing the two days holiday. It was initiated by WAPDA.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: So, do you think that Mr. Khar will reply this?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes. Since it was their case, they have the full evidence as to what saving they can accrue. I mean we all doubt it, but he (Malik Ghulam Mustafa Khar) said

جناب الیاس احمد بلور۔ چیئرمین صاحب پھر یہ سمجھا جائے کہ اس سوال کا بھی کھر صاحب جواب دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی بالکل وہی جواب دیں گے۔ سارا کام انہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ بجلی بچے گی۔ ملک میں خوشحالی آئے گی۔

جناب الیاس احمد بلور۔ یہ تو بیڑا غرق ہو گیا ملک کا۔ خدا کے لئے اسے revise کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جو سوال انور سیف اللہ صاحب کے ہیں، وہ بھی نہیں ہیں۔ سر وہ بھی بڑا ٹیکنیکل سوال ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس پر آتے ہیں پھر دیکھتے ہیں۔ جی فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ یہ جو میرے سوال آپ کے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ اس میں سے ایک سوال ایسا ہے جو پچھلے ایک سال سے چلا آرہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ کون سا ہے۔

سید محمد فضل آغا۔،، جی۔ ابھی کچھ کہنا بھی بے معنی ہوگا کیونکہ متعلقہ بندہ نہیں ہے۔ ایک سال سے آ رہا ہے اور وہاں پہ گرڈ سٹیشن کی up-gradation ہونی ہے ٹرانسفارمر شفٹ ہو گیا ہے۔ اب وہاں پہ جو لوکل ایڈمنسٹریشن ہے ڈائریکٹر لیول پہ وہ اپنی من مانیاں کر رہے ہیں اور پہ میٹنگوں میں ساری بات لمبی کر دی ہے۔ یہ پچھلے سال دسمبر میں انہوں نے commitment دی تھی کہ اس کو ہم مکمل کریں گے۔ حلی زئی گرڈ سٹیشن جو ہے اسے دوسال گزر گئے اور علاقے کے لوگ بڑی مشکلات سے دوچار ہیں۔ وہاں پہ لوڈ زیادہ ہے اسی لئے ٹرانسفارمر ۱۰۱۳ کا ٹرانسفر کرایا تھا۔ آخیر میں انہوں نے کہا میں ذاتی طور پہ ان سے ملا کہ اسی سال جون تک مکمل کر دیں گے۔ آج پھر نئی بات کر دی انہوں نے۔ تو اس پہ ذرا سیریس نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جنرل صاحب یہ نوٹ کریں کہ یہاں پہ جب منسٹر جواب دیتا ہے تو محکمہ کا آدمی بھی ہونا چاہئے۔ At least the WAPDA Secretary should be here.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Babar: Yes they should be here.

Mr. Chairman: So I don't see any reason.......

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: But the Minister has taken him also alongwith him.

Mr. Chairman: O.K., then Additional Secretary should be here. You see, Additional Secretary should be here, at least to take note of what the observations of the members are.

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ٹھیک ہے سر۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین میں یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور جناب فاضل وزراء کے نوٹس میں بھی لانا چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے مغربی پاکستان اسمبلی میں طریقہ کار یہ ہوا کرتا تھا کہ جب کسی منسٹر نے باہر جانا ہو، اول تو جاتا ہی کوئی نہیں تھا، جب کوئی وقفہ سوالات ہو، یا کوئی ایڈجرنمنٹ موشن ہو یا پریویلج موشن ہو، وزراء باہر نہیں جاتے تھے۔ دوروں پہ

بھی نہیں جاتے تھے باہر بھی نہیں جاتے تھے۔ لیکن اگر جانا ہو تو سپیکر کو اطلاع کرکے جاتے تھے اور پھر اپنی جگہ جناب کسی دوسرے صاحب کو مقرر کر کے اور اجازت لے کر جاتے تھے۔ اور عملہ اور ان کا محکمہ سارا موجود ہوتا تھا۔

جناب چیئرمین۔نہیں طریقہ کار تو یہی ہے۔ And I think this should be followed.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: I have made a note

Mr. Chairman: General Sahib has made a note of it

Lt.Gen.(Retd.) Saeed Qadir: Mr. Chairman, may I suggest that the House be adjourned because this is not proper. In all seriousness and earnestness the questions are asked and the government has made a total joke of the whole thing. Now what is the point in sitting here and being told session after session that next time it will be looked into. So I think it is not fair and I do suggest Mr Chairman that the House be adjourned. These questions should, which have come up in the session be taken up in a Questions Week and the Ministers sit here all day to answer those questions to our satisfaction.

Mr. Chairman: Now that the Minister has taken note of it I assume that the things will be rectified and assured that the Ministers will be present or at least somebody else will be entrusted with it.

اصول تو یہ ہوتا ہے کہ جب منسٹر جائے تو somebody should be given the responsibility

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: We can also have better coordination with if the Secretariat that the Minister is going, he should warn them that their question should not be.....

(Interruption)

جناب چیئرمین، نہیں وہ طریقہ یہ ہوتا ہے جی کہ جو منسٹر جا رہا ہے it is his duty

کہ جی میرا کام فلاں کرے گا تو اس نے کرنا ہوتا ہے ناں۔ to ensure

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللّٰہ خان بابر۔ نہیں یا وہ ہو ۔ میں دوسرے alternative کی بات کررہا ہوں that he may inform the Secretariat that I am going out in this period, the questions pertaining to Ministry may not be sent up.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر پارلیمنٹ sovereign ہے منسٹر sovereign نہیں ہے۔ یہ پارلیمنٹ کا کام ہے اور یہ جواب دہ ہیں پارلیمنٹ کو۔ اس لئے جناب گزارش یہ ہے -----

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: I am sorry Sir, I have been mistaken, I withdraw my words, that was not the intention. It was only to facilitate the working.

جناب چیئرمین ۔ اس میں جنرل صاحب یہ ہوتا ہے کہ apart from the fact, an importance should be given to the House. دوسرا یہ ہوتا ہے کہ rota days fixed ہوتے ہیں۔ So on certain days, Federal Ministries..... کیونکہ اگلے دن پھر کوئی اور منسٹری ہوتی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا طریقہ کار یہ ہونا چاہیئے کہ منسٹرز صاحب جو ہیں یہ تھوڑا سا اپنی پالیسی کو revise کریں ۔ اور منسٹر دورے پہ نہ جائیں البتہ کھر صاحب کا معاملہ جو ہے کیونکہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں وہ اور بات ہے لیکن ہمارے ہاں تو جناب یہ ہوتا ہے کہ casually لیا جاتا ہے Question Hour کو اور اپنی ساری duties کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب گزارش یہ کرنی تھی کہ ملک صاحب نے کل بڑا forcefully کہا تھا کہ اپوزیشن والے کام نہیں کرنا چاہتے ہیں ۔ اور آپ نے دیکھا کہ پچھلے چودہ مہینے سے سینٹ کا کام ہماری وجہ سے ہی چل رہا ہے ۔ اقبال حیدر صاحب کا تو legislative business ہوتا ہے ' questions ہوتے ہیں -----

جناب چیئرمین۔ملک صاحب بھی آ گئے ہیں جی

I hope you will take note of the problem we are facing that Ministers are absent There is no Secretary here to even advise the people or take notes of what is

happening and majority of the questions are either related to the Ministry of Water and Power for which Mustafa Khar Sahib is the Minister or to the Ministry of Petroleum and Natural Resources for which Mr. Anwar Saifullah Khan is the Minister .

اور کوئی حاضر نہیں ہے۔

Malik Muhammad Qasim: It shall not happen in future.

جناب چیئرمین ۔ اور کم از کم محکمے کے لوگ بھی موجود ہونے چاہیئں ،

Secretaries should be present even if the Minister is not present. I think he should be there, so that they can note down کہ بھئی کیا ہو رہا ہے ، ساری چیزیں ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ سر ہم ہاؤس چلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ آپ کے سامنے Question Hour پچھلے 14 میں نہیں تھا اگر آپ دیکھ لیں جی ، کبھی بھی چار پانچ سوال سے زیادہ نہیں ہوں گے ، اور attitude یہ ہوگا کہ بیوروکریسی نے بھی اس پر دھیان دینا dispose of چھوڑ دیا ہے ، یہ تو low level پر ، نیچے provincial level پر ، district level پر ، questions کے جواب بن کر آتے ہیں ، سیکریٹری نہ ہو جی ، Additional Secretary ہو ، کوئی Director ہو، کوئی Joint Secretary ہو ، یہاں تو galleries بالکل خالی پڑی ہوئی ہیں ، تو منسٹر صاحب سے بھی request ہے اور آپ سے بھی سر کہ اس ہاؤس کو تماشا نہ بنائیں ، ہم ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں ، یہاں کام کرنا چاہتے ہیں لیکن کام کرنے نہیں دیا جاتا ۔

جناب چیئرمین۔جی ٹھیک ہے۔ جی آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ آج جی سینٹ میں تمام کے تمام question سوائے دو یا تین کے ، این فہیم صاحب کے یا ، باقی question جو ہیں ، انور سیف اللہ صاحب کے ہیں یا کھر صاحب کے ہیں ۔سوال یہ ہے کہ یہاں fix کیوں کئے گئے جبکہ Minister صاحب ہیں ہی نہیں ۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی۔ No. 80 also ......to Water and Power. No.

81. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister for Works,

Environment and Urban Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Flush Tanks of Block Nos. 1 to 12, Category-IV, Sector I-9/4, Islamabad have been replaced, if so, the time by which Flush Tanks will be replaced in Block Nos 13 to 21 in the same sector?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: Yes The flush tanks of Block 1-12 have since been replaced. The replacement of flush tanks of block 13, 14 and 15 is in progress and will be completed within two weeks time. The replacement of flush tanks in the remaining blocks will be completed within a period of two months.

جی ڈاکٹر ریحان 81 is Malik Hayat Sahib, on his behalf, any supplementary question? صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan: May I draw the kind attention of the honourable Minister, we understand that the pace of replacement of the these flush tanks is very slow and I would request him that the matter should be taken on urgent basis because the residents are facing great difficulties. No doubt this is not a supplementary question but it is just a request attached wi'' this question Sir.

جناب چیئرمین۔ جی امین فہیم صاحب آپ کے لئے کوئی ان کا سوال ہے؟

جناب چیئرمین۔جی دوبارہ فرما دیں جی۔

ڈاکٹرمحمد ریحان۔ جناب والا کام کی رفتار بڑی slow ہے اور میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس سلسلے میں وہ اپنی ذاتی توجہ دیں کیونکہ وہاں جو مکین ہیں ان کو بہت مشکلات ہیں کہ یہ flush tanks جلد سے جلد replace ہو جائیں۔

مخدوم محمد امین فہیم۔ ہم نے جو schedule دیا ہے اس میں یہ بتایا ہے کہ ایک نمبر کمپلیٹ دو ہفتے میں مکمل ہو جائے گا اور جو باقی بچتا ہے اس کو دو مہینے کے اندر ہم مکمل

کریں گے ، لیکن میں آپ کے توسط سے یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ میں اس پہ توجہ دے کر جتنی بھی جلدی ہو سکا ' انشاء اللہ ہماری PWD اس کو complete کرے گی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ اگلا سوال پھر انور سیف اللہ خان صاحب کا ہے ، کوئی ہے ان کی جانب سے ؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر تینوں سوال 84 ,83 ,82 ۔

جناب چیئرمین۔ جی انور سیف اللہ صاحب کی طرف سے کوئی ، nobody جی ، اور کسی کو میرا خیال ہے اطلاع بھی نہیں کی ، کس کو پتا بھی نہیں کہ کون آ رہا ہے ، کون نہیں آ رہا ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Highly objectionable Sir.

Mr. Chairman: I agree with you

جناب آفتاب احمد شیخ۔ یہ تینوں questions ' adjourn کریں سر۔

جناب چیئرمین ، منسٹر حاضر نہیں ہیں they will be taken up on the next rota day. 83, 84, Anwar Saifullah Khan. Question No.85 Culture Sports and Tourism کس کا ہے ؟ موجود ہے کوئی ؟ Answer taken as read. Supplementary question.

چوہدری شجاعت حسین ، جناب والا ، میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیونکہ وزیراعظم نے ایک سال پہلے بنگلا دیش کو کھیلوں کے سامان دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو یہ سامان کتنی مالیت کا تھا اور کونسے سپورٹس equipment تھے یہ ؟ اور ایک سال ہو چکا ہے اور اب تک یہ دیر لگنے کی وجہ کیا ہے ؟

جناب چیئرمین ، جی ، کون جواب دے گا اس کا ؟

Malik Muhammad Qasim: I apologise and I also take very serious note of this that the Ministers are not present and nobody is answering and also of this that no official is present on behalf of those Ministries and I should see that the direction are issued in future that every time an official who

deals with the question must be here within the House and if he is not

جناب چیئرمین ۔ In fact senior officials کو رکھیں تو junior خود ہی آجائیں گے۔

Tell them if the Minister is not present the Secretary should be here.

Malik Muhammad Qasim: Sir, I do not commit as far as that is concerned but there should be a responsible official presents who know every thing, whenever a question is asked. I should see in to that matter.

Mr. Chairman: So, again question No. 86 is Ch. Shujat Hussain sahib, Water & Power

کا ہے جی۔ اسکے بعد ----

چوہدری شجاعت حسین ، جناب والا ، یہ تو بڑے اہم سوال ہیں - یہ پاور کمیشن پراجیکٹ کے سوال ہیں ۔ اگر یہ اس طریقے سے کرتے رہے تو یہ سند کیسے چلے گا ؛ اور دوسری بات جناب والا ، میں یہ کہنا چاہوں گا یہ جواب دینا منسٹر کا کام نہیں ہے - یہ غلام مصطفی کھر کا کام نہیں ، جواب دینا حکومت کا کام ہے ۔ حکومت کے لئے کوئی بھی وزیر یہاں پر جواب دے سکتا ہے ۔ تو یہ تو بڑے اہم سوال تھے جو پوچھے گئے ہیں - یہ پاور پراجیکٹ جو لگانے گئے تھے جو پاور کمیشن پراجیکٹ کے نام سے آج کل مشہور ہے ۔ اس کے متعلق بڑا اہم سوال تھا میرا ۔ اور کوئی جواب دینا والا نہیں ہے ۔

Malik Muhammad Qasim: Sir. question may kindly be deferred.

Mr.Chairman. All these questions are being deferred in any case

Question No.87 again Bhinder Sahib Water and Power. اصول کی بات ہے

چوہدری محمد انور بھنڈر ، اگر یہ ممکن نہیں ہے کہ وزیر صاحبان ہاؤس میں آئیں تو کیا ٹیلیفون کے ذریعے یہ ہمیں ہاؤس میں جواب دے سکتے ہیں ؛ لندن سے ٹیلیفون کے ذریعے یہاں جواب منگوالیں ۔

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ' next rota day کی بات نہ کریں - یہ سوالات اس اجلاس کے ختم ہونے سے پہلے پہلے لگنے چاہئیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ یہ اجلاس ختم ہو جائے اور ان کی باری ہی نہ آئے -

جناب چیئرمین : سیکرٹری صاحب ' these question should come on the next rota day. OK. سب وہی ہیں جی واٹر اینڈ پاور -جی ایک ۹۶ ہے - جام کرارالدین صاحب - Supplementary question.

96. *Jam Kararuddin: Will the Minister for Works, Environment and Urban Affairs be pleased to state:

(a) whether any area has been specified for Housing Foundation, Phase-III, if so, its locality and other details; and

(b) the terms and conditions for allotment of plots in Phase-III and the time by which applicantions will be invited?

Makhdoom Muhammad Amin Faheem: (a) Sector G-13 has been earmarked for initiating a Housing Scheme on Ownership Basis for MNAs Senators, Judges, Journalists, Civil Servants etc., which may be considered Phase-III of the Scheme.

(b) The tems and conditions for allotment of plots in the said Scheme are being formulated and it is expected that the Housing Foundation would be able to invite applications for the Scheme in early 1995.

Jam Kararuddin: No supplementary question.

جناب چیئرمین : باقی احسان شاہ - وزیر ' ثقافت کھیل و سیاحت کون ہیں؟ Who is the Minister for Sports? ہے ہی نہیں؟

جناب الیاس احمد بلور : سر ' اس کا جواب اگر وزیر صاحب ہے ہی نہیں تو کوئی نہ

کوئی وزیر تو اس کا جواب دے دیں ناں ۔ کم از کم وزیروں کو تیار ہو کر آنا چاہیئے ۔

جناب چیئرمین ، ان کا خیال تھا کہ سوال آنے تک کوئی بن جائے گا لیکن بنا ہی نہیں ۔

جناب الیاس احمد بلور ، اس وقت تک تو وزیر کوئی نیا بن جائے گا ۔ بڑے افسوس کی بات ہے سر ۔ میں تو اس پر احتجاج کرتا ہوں اور یہ بہت زیادتی ہے ہاؤس کے ساتھ۔ ۴ ، ۵ وزیر صاحبان ہیں ، مسکرا رہے ہیں ، ہنس رہے ہیں ۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ مذاق ہے ہاؤس نہیں ہے ۔ کم از کم ان میں سے کسی ایک وزیر صاحب کو اس کی تیاری کرکے آنا چاہیئے تھا ۔ جو وزیر نہیں ہے ۔ مصطفی کھر صاحب نہیں ہے ، انور سیف اللہ صاحب نہیں ہے ۔ باقی جو وزیر موجود نہیں ہے ۔ جنہوں نے حلف نہیں اٹھایا ہے ۔ ان کی وزارت کو باقی وزیر صاحبان جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں چلایا کریں ۔ یہ تو ہاؤس کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے ۔ ان کو چاہیئے کہ خود بھی احتجاج کریں کہ اس ہاؤس کے ساتھ زیادتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

جناب یحییٰ بختیار ۔میری ایک تجویز ہے جی کہ پندرہ بیس Ministers without portfolio بنالیں جو یہاں بیٹھ کر سوالوں کا جواب دیتے رہیں۔

حافظ حسین احمد ۔ گزارش یہ ہے جناب اس پر آپ اپنی رولنگ دیں گے ۔چیئرمین صاحب میں آپ سے استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ چوہدری صاحب کو تو نہیں بلا سکے ۔غلام مصطفے اور انور سیف اللہ کو بلالیں ۔

جناب چیئرمین۔جی پلیز مجھے سمجھ نہیں آ رہی ۔ پراچہ صاحب ؟ پلیز ذرا حافظ صاحب کی بات سمجھ نہیں آ رہی مولانا سمیع الحق صاحب مجھے سمجھ نہیں آ رہی ۔ ان کی بات ۔ جی جناب حافظ صاحب۔

جناب چیئرمین۔جناب چیئرمین میں آپ کی رولنگ چاہوں گا کہ کیا آپ انور سیف اللہ صاحب اور غلام مصطفے کھر صاحب کو یہاں جوابات دینے کے لئے برطانیہ سے بلا سکتے ہیں؟ چوہدری صاحب کو تو آپ نہیں بلا سکے ۔

جناب چیئرمین۔بہرحال اس پر جب مسئلہ آئے گا تو فیصلہ کریں گے ۔

حافظ حسین احمد ۔نہیں جی مسئلہ آ چکا ہے ۔یعنی سوالات یہاں موجود ہیں اور جوابات نہیں آ رہے اور وزراء جو وہاں پر ہیں ۔آپ کو اس کا اختیار ہے کہ آپ ان کو بلا سکیں ۔

جناب چیئرمین ۔دیکھیں گے نا ۔ اس پر بحث شروع ہو تو پھر فیصلہ کروں گا۔ ابھی تو بحث ہی شروع نہیں ہوئی۔

سید اقبال حیدر ۔جناب چیئرمین question hour over نہیں ہو گیا؟

جناب چیئرمین ۔جی over ہو گیا ہے ویسے ہی ختم ہے وزیر ہی کوئی نہیں ہے تو ۔ question hour نے کیا ختم ہونا ہے ۔ that is the end of the question hour پوائنٹ آف آرڈر جی۔

+ 97 *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is fact that the government has aquired the land of catchment areas of the Miram Dam, if so, whether the payments have been made to the land lords; if not, the time by which payments will be made; and

(b) the average cost of the land?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The fact is that no land has been acquired by the Government until now because the approval of the Government for its construction is awaited. The payment to the Land Lords for the Land that would be acquired is contigent upon approval of the project and allocation of funds to be made by the Government for this purpose.

(b) Average cost of the Land will be determined by the Revenue Department.

+ The Question Hour is over the remaining questions and answers were placed on the table of the House.

of Balochistan after the above process is completed.

98 **Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 114 replied on 25th July, 1994 and state:

(a) the date on which work order for electrification of village Darnian, Tehsil Kotli Sattian, District Rawalpindi, was submitted to the consultants for process and the present stage of work done on it indicating also the time by which it will be completed;

(b) the amount of quota given by Shahid Satti, MPA PP-9, and the estimated cost of electrification of the said village; and

(c) the time by which electrification work will be completed?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The electrification works of village Darnian Tehsil Kotli Sattian District Rawalpindi was awarded to the contractor on 6-8-1994 after work order by consultants. Installation of HT/LT Structures are in progress. The electrification works of above village ae expected to be completed by the end of current Financial Year.

(b) Rs. 2.00 million are allocated to Mr. Shahid Riaz Satti MPA PP-9 for village electrification during 1993-94 and estimated cost of above village for electrification as worked out is Rs. 1.80 million.

(c) The electrification of above village is expected to be completed by the end of current financial year.

99. ***Syed Ehsan Shah:** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to develop coastal areas of Makran for tourism?

Minister for Culture, Sports and Tourism: At present there is

no exclusive proposal under consideration of the Federal Government to develop coastal areas of Makrán for tourism. The Government is, however, aware of the importance of promoting tourism in the coastal areas of the country.

The National Tourism Policy gives an attractive package of fiscal and monetary incentives to attract tourism investment in the areas of touristic merit.

Under the National Tourism Policy concesssionary loan financing facility is also available to the private sector for the establishment of tourism projects along the coastal areas of the country (excluding Karachi).

100. Transferred to the Prime Minister Secretariat.

101. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 54, replied on 19th May, 1994 and state:

(a) whether it is a fact that no unit of 3 X 50 MW Lakhra Coal Fired Power Plants has been commissioned so far, if so, its reasons, and the time by which these units will be commissioned on regular basis;

(b) the reasons for the malfunctioning of the automatic ash disposal system of the power plants; and

(c) the reasons for improper combustion of Lakhra coal with crushed time stone in the power plants?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Unit No 1.-----This unit was first commissioned on 28-3-1994 on trial operation. During the trial run the unit had to be stopped/restarted 11 times on account of different deffeciencies. On 1-11-1994 the unit was restarted, however it had to be stopped again on 9-11-94 after ten days due to deficiencies in following systems

1. Ash re-circulation system.

2. Negative pressure ash removal system.

3. Ash removal system out of the silos.

4. Bag house fulter efficiency.

5. Condenser tube leakages.

Unit No. 2.------ This unit was synchronized on 28-9-94 and is presently under going different tests.

Unit No. 3.------ This unit is in the final stages of completion.

(b) Fluidized bed combustion technology is new and has been introduced first time in Pakistan. It involves a lot of automatic control systems and therefore takes longer periods for the system to be tuned properly. Malfunctioning of the system in the commissioning stages is always expected.

(c) Again as explained above fluidized bed combustion technology is new in Pakistan and mixing of lime-stone and coal in correct ratio requires time. Condfidence will be gained after operation of the plant after certain period of time.

102. ***Mr. Saifullah Khan Paracha**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the total number of L.O.S or L.O.I. issued during the regime of ex-Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Shrif with date of issue in each case;

(b) the names and address of the parties to whom these LOS and LOI were issued; and

(c) the tariff indicated by these parties in rupees per KWH?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The 13 projects issued LOS/LOI during the regime of ex-Prime Minister Mian Muhammad Nawaz Sharif are at Annexure-I, along with the date of issue and the tariff.

(b) The names and addresses of there 13 projects issued LOS/LOI are at Annexure-II.

(c) At Annexure-I please

Annexure-I

LIST OF PROJECTS TO WHOM LOI/LOS WERE ISSUED
DURING THE TENURE OF THE LAST GOVERNMENT

S.NO	PROJECT NAME	CAPACITY (MW)	LOI / LOS ISSUE DATE	10 YEARS TARIFF (CENTS/kwh)	TARIFF INCLUDING ESCLATION	CONVERTED TO Rs
01	KABIRWALA POWER PROJECT	134	15.12.90	4.62	5.074	1.56
02	UCH POWER PROJECT	415	20.01.91	5.12	5.574	1.71
03	JAMSHORO POWER PROJECT	340	21.02.91	6.18	6.634	2.04
04	SOLAR PLANT	300	08.12.91	11.36	11.814	3.63
05	SALT RANGE POWER PROJECT	6	27.05.92	7.18	7.634	2.35
06	KOHINOOR POWER PROJECT	120	04.07.92	6.47	6.924	2.13
07	TAWAKKAL POWER PROJECT	109	25.10.92	5.70	6.154	1.89
08	DARWAZA POWER PROJECT	110	11.11.93	5.63	6.084	1.87
09	MANZAR POWER PROJECT	44	04.04.93	5.62	6.074	1.87
10	HABIBULLAH POWER PROJECT	1[illegible]4	24.05.93	5.39	6.344	1.95
11	DIESEL POWER PROJECT	36	08.07.93	5.57	6.024	1.85
12	SAIGOL POWER PROJECT	110	04.08.93	5.33	5.78	1.79
13	AES MUZAFFARGARH POWER PROJECT	315	05.08.93	5.27	5.724	1.76

Addition due to increase Fuel Price from Rs. 2350/MTon to Rs.2843.5/MTon — 0.14 Rs/kwh

Average Total Tariff at the current Fuel Price. — 2.03 Rs/kwh

Annexure-II

Jamshore Power Project	Thermal Electron Energy system 101 First Avenue Post Office Box 9047 Walthan M. A02254-9047
Solar Plant	PIDC- Bhutto House Dr. Ziauddin Ahmed Road Karachi
Tawakkal Power Project	5th Floor Lakson Square Building No. 1-265 R.A Lines Sarwar Shaheed Road Karachi
Saigol Power Project	F-100, S.I.T.E. Karachi- 75700
A.E.S. Muzaffargarh Power project	Mr. Shahzad Qasim. AES (Pak) Pvt. Ltd. 35-A. New Muslim Town Lahore
Diesel Power Project	Fecto Group of Companies. 1st Floor Nawa-e-Waqt House 4 Shahra-e-Fatima Jinnah Lahore-3
Darwaza Power Project	Mr. Unvar K. Isa Room No. 19. Sind Club Abdullah Haroon Road, Karachi
Habibullah Power project	Mr. Saifullah Khan Piracha Chairman Habibullah Energy Ltd P.O.Box 155 Jinnah Road Quetta
Manzar Power Project	Manzar Power Generation Corp Ltd 111 to 113 Trade Tower Abdullah Haroon Road, Karachi
Kohinoor Power Project	Mr. Pervaz Malik. GM 6-Egerton Road P. O Box 675 Lahore
Kabirwala Power Project	4 Canal Bank Upper Mall Lahore
UCH Power Project	Hassan Associates Aiwan-e-Sadar Road

Karachi

Salt Range Power Project H. No.17, St # 44, F-7/1 Islamabad

102-A *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

(a) whether it is a fact that yourself has directed the concerned authority to provide natural gas connection on periority basis to Model Village Humak. Islamabad;

(b) whether is it also a fact that the Chairman CDA has agreed to sanction rupees five millions for the said purpose; and

(c) the steps taken by the government to state net work at site?

Mr. Anwar Saifullah Khan: (a) The Minister for Petroleum and Natural Resources and directed SNGPL to arrange a meeting with Chairman, C.D.A. and resolve the matter regarding supply of gas to Model Village humak to the satisfaction of the residents.

(b) Yes, Chairman, CDA had agreed to provide Rs. 5.00 million as Phase-I against a total cost of Rs. 11.45 million to SNGPL.

(c) The Company has not still receive Rs. 5 million from CDA. As soon as the amount is received Company will initiate the process of procurement of line pipe and allied material which will take 8-----12 months. Thereafter the job of laying the requisite network on Phase-I would be taken in hand.

102-B *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state:

(a) the number of persons from Balochistan Province in the BCCP Committees of the World Cup Organizing Committee, adhoc Committee, selection

Committee and DTMC ; and

(b) the number of tests and international matches held in each Province during the last five years?

Minister for Culture, Sports and Tourism: (a) At present there is no World Cup Organising Committees and Selection Committee. A 3-Members Adhoc Committee of BCCP and DTMC exist. There is no person from Balochistan Province in the Adhoc Committee and Domestic Tour Monitoring Committee (DTMC) of BCCP.

(b) No test and one-day International match has been played in Balochistan during the last five years. The detail of such matches played in other Provinces are as follows:-

	Punjab	Sindh	NWFP	Balochistan
Test:	14	5	—	—
One-day International	21	8	1	—

102-C. ***Jam Kararuddin**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the Management of the National Tubewell Construction is regularly making payments to the Employees Provident Fund Trust, if not, the year wise outstanding amount payable upto 30th June, 1994, and the steps taken by the government to collect the amounts?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The National Tubewell Construction Corporation is self-earned financed organization and do not get any grants, allocation etc. from the Federal Government. The Corporation is maintaining contributory provident fund.

The corporation had gone through a very difficult time due to financial constrant which resulted in some arrears of payment to employees provident fund. The trustees of fund had, however, not pressed for payment since they get more interest on outstanding amounts. The corporation, however, has cleared the trustees fund outstanding dues in installments and as per agreement with the trustees. The outstanding balance of Rs. 27,469/- is expected to be cleared by the corporation latest by 30-6-95.

102-D ***Jam Kararuddin**: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is fact that the M.D. National Tubewell Constructions Corporation has converted the loss of Rs. 7,40,0000/- for the year 1991-92 into profit for Rs. 100,000/-;

(b) whether it is also a fact that the M.D. NTCC, has shown sale back of Mini Dredger to OCP (a liquidated Organisation in 1987) affecting Rs. 3,500,000 as revenue on account of accumulated depreciation ; and

(c) whether it is further a fact that the said Dredger was physically in the custody of NTCC just as scrap until May, 1994?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) It is not correct to say that the loan of Rs. 7,40,0000/- during 1991-92 was converted into profit of Rs. 1 lac by adjustments. It is also pointed out that it is in the time of previous Managing Director (Mr. A.N. Jokhio) that book adjustment/reversal were made in the account of 1991-92.

(b) Overseas Construction Pakistan (OCP) was established by the Federal Government in 1981 and administrative control of National Tubewell Construction

Coporation (NTCC) was given to OCP. NTCC was obliged to extend loans to OCP for their research projects which was supposed to be repayed to N.T.C.C. on a margin of 1% above the bank rate. The total loan taken by O.C.P. from N.T.C.C amounted to approximately Rs. 12.3 million which O.C.P could not return to NTCC. Under this constraint the NTCC was forced to accept dredge machine in lieu of outstanding loans.

The O.C.P. is technically still exists to complete their winding operation. In the books of accounts of NTCC an amount of Rs. 12.3 million is receivable from O.C.P the market price of dredge machine is Rs. 4 lacs. The NTCC has requested the Govenment to re-imburse to NTCC the loan of O.C.P. had taken from them.

(c) The dredger machine is lying un-used in the stores of NTCC for adjustment against the loan receivable from O.C.P.

"UNSTARRED QUESTION AND ITS REPLY"

3. **Mr. Saifullah Khan Paracha** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the names with adresses of the parties which have set-up or are setting up power plants in Lasbela District of Balochistan, indicating also the location site, fuel, capacity of the sustainable power output in MW, ISO capacity in MW and the government approved tariff for electric power which is or will be supplied to WAPDA or KESC separately in each case.

(b) the latest progress made for setting-up of each such power plant with more needs to be done to reach the stage of ground breaking?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The details put up in the question are at Annexure.

Annexure

PRIVATE SECTOR POWER PROJECTS AT DISTRICT LASBELA

1. Hub Power Project

Capacity:	1292 MW (1200 at NET)
Site:	Hub Chowki
Fuel:	Furnace Oil
Grid:	WAPDA
Tariff:	6.7 c/k Wh

Progress

The project has achieved financial close. The construction work on project site is in progress. The first unit of 323 MW would be commissioned by June 1996 and total plant of 1292 MW would be commissioned by March 1997.

2. FEPCO

Capacity:	ISO 350 MW (329.5 at NET)
Site:	Lasbela
Fuel:	HFO/RFO
Grid:	WAPDA
Tariff:	6.5 c/k Wh (Bulk Power Tariff)

Progress

The Implementation Agreement has been initialled, the Power Purchase and the Fuel Supply Agreements are under process.

3. Star/ABB Project

Capacity:	ISO 196 MW (171 at NET)
Fuel:	Furnace Oil
Grid:	KESC

Tariff: 6.5 c/kWh (Bulk power tariff)

Progress

The Standard Security Package Agreement are under process.

ADDRESSES OF THE POWER PROJECTS AT DISTRICT LASBELA

1. Hub Power Project 1200 MW at NET

250-A/250-B, Street No.23,

Sector E-7, Islamabad.

2. FEPCO Power Project 329.5 MW at NET

Fauji Foundation,

Harley Street,

P.O. Box 84, Rawalpindi.

3. Star ABB (Pvt.) Ltd. 171 MW at NET

M/s. Star Cotton

Corporation (Pvt.) Ltd.

Room No. 516, 5th Floor,

Haji Adam Chambers,

New Challi, Altaf Hussain Road,

Karachi------74200

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ پہلے بھی ہم نے عرض کیا تھا کوئی اثر نہیں ہوا تھا ۔ یہ وزیر اعظم کے نوٹس میں فاضل وزراء لائیں گے ۔ یا آپ لائیں گے جناب ؟

جناب چیئرمین ۔ جی میں لاؤں گا ۔ ملک صاحب نے ذمہ داری اٹھائی ہے ۔ ملک صاحب the honourable members are saying th[illegible] bring it to the notice of

مندوخیل صاحب۔

میرصوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین اس ہاؤس میں کتنا شور ہے ۔ جیسا کہ سبزی مارکیٹ میں ہوتا ہے ۔ سب باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم کچھ بھی سنائی نہیں دیتا ہے نمبر ایک۔ نمبر دو یہ کہ میں یہ گزارش کروں گا کہ جو منسٹر صاحبان برطانیہ نہیں گئے ہوئے ہیں جو یہاں پر ہیں وہ کیوں نہیں آتے ؟

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے ۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب شیخ صاحب۔ جناب چیئرمین میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں' میں نکتہ اعتراض پر ہوں کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ سپریم کورٹ اور فیڈرل شریعت کورٹ کی sitting کراچی میں ختم کر دی گئی ہے؛ کیوں کہ وہاں سینکڑوں مقدمات pending ہیں اورکوئی sitting نہیں ہو رہی ہے۔ میں اس بات کی وضاحت چاہتا ہوں کہ کیا ان دونوں عدالتوں کی sitting کراچی میں منقطع کر دی گئی ہے۔ کوئی ایسا آرڈر پاس ہوا ہے کیا؛

جناب چیئرمین ۔ ? Would you like to respond to that یہ سوالی نہیں ہے پوائنٹ آف آرڈر پر توجہ دلا رہے ہیں کہ کیا ایسا ہے؛ اگر آپ جواب دے سکتے ہیں تو دے دیں ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, it relates to Judiciary and we will have to ask from the judiciary.

جناب چیئرمین۔ کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ کراچی میں بہت سے مقدمات pending ہیں شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ میں اور دونوں کے بنچز نہیں ہیں ۔

سید اقبال حیدر ۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی حقیقت ہے ۔ لیکن میں معلومات کر لوں گا۔

جناب چیئرمین۔ دیکھ لیں پتہ کرلیں ۔ جی جناب اشتیاق اظہر صاحب۔

سید اشتیاق اظہر ۔ اپوزیشن نے جب کل یہاں پر پانچ منٹ کا واک آؤٹ کیا تھا ٹیلی ویژن میں جب خبرنامہ تھا نو بجے کا اس میں تمام چیزیں تو آئیں لیکن یہ واک آؤٹ کی خبر

نہیں تھی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت نے کوئی پالیسی بنائی ہے۔ یا اگر نہیں بنائی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر پی ٹی وی کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے۔ اور ان کے چیئرمین سے پوچھنا چاہیئے کہ impartiality کیوں بڑھتی جا رہی ہے؟

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ next is now leave applications تو ہمیں leave application موصول ہوئی ہے۔ جناب جہانگیر بدر صاحب سے کہ وہ پچھلے اجلاس کے دوران ملک سے باہر تھے انہوں نے ایوان سے گذشتہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب علی نواز شاہ نے نجی مصروفیات کی بنا پر ۲۰ تا ۲۷ نومبر کی چھٹی کیلئے درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب نے علالت کی بنا پر مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : پیر اسرارحسین شاہ صاحب نے ناسازی طبع کی بنا پر مورخہ ۲۰ تا ۲۲ نومبر کے لئے چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : نبی بخش ذوکی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر افضل خان صاحب بیمار ہیں، انہوں نے مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب یحییٰ بختیار صاحب نے ذاتی وجوہات کی بناء پر مورخہ ۱۷ نومبر اور ۳ تا ۴، دسمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب جام کرار الدین ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۰ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس تاریخ کے لئے انہوں نے چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : سید جواد ہادی صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر ۲۴ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب سیف اللہ پراچہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۸ نومبر تا یکم دسمبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب اعتزاز احسن صاحب ملک سے باہر چلے گئے ہیں انہوں نے ۲۷ نومبر سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب قاسم شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر مورخہ ۲۲ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : پروفیسر خورشید احمد صاحب نے ناسازی طبع کی بناء پر یکم دسمبر تک کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب غلام قادر چانڈیو صاحب ملک سے باہر جا رہے ہیں اور انہوں نے ۲۷ نومبر تا ۴ دسمبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب عبدالغفار جتوئی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۷ نومبر سے تا اختتام اجلاس چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئر مین : سردار یعقوب ناصر صاحب ذاتی وجوہات کی بناء پر ۱۷ تا ۲۲ نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب سردار تحی جان صاحب ناگزیر وجوہات کی بناء پر ۲۶ اور ۲۷ نومبر کو حاضر نہیں ہو سکے ۔ انہوں نے چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب انور سیف اللہ خان صاحب وزیر اعظم صاحبہ کے ساتھ بیرون ملک دورے پر ہیں انہوں نے ۲۶ نومبر سے ۵ دسمبر تک چھٹی کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

جناب چیئرمین، :now we come to Privilege Motions کہاں ہے جی لسٹ؟

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب کل سے میرا Privilege Motion pending ہے۔

جناب چیئرمین۔ پہلے ایک اشتیاق اظہر صاحب کا ہے کوئی۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا' پھر وہ آدھا گھنٹہ ہوتا ہے میں---

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں یہ آدھا گھنٹہ نہیں ہوتا۔ لیکن یہ چھوٹا سا ہی لگتا ہے۔ اشتیاق اظہر صاحب ۴ نمبر جی

failure of the Government to send his nominees for Haj.

PRIVILEGE MOTIONS

i) Re: the failure of the Government to send the nominies Syed Ishtiaq Azhar for Haj

سید اشتیاق اظہر۔ میں نے گذشتہ حج کے دوران اپنے کوٹے میں جناب محمد انعام الحق' جناب سمیع اللہ خان کو نامزد کیا تھا اور ان کے علاوہ تین اور افراد کو بھی حج کے لئے اپنے کوٹے سے نامزد کیا تھا۔ بحیثیت رکن پارلیمنٹ میں پانچ افراد کو اپنے کوٹے سے حج کے لئے نامزد کر سکتا تھا۔ تین نامزد افراد کو میرے کوٹے سے حج کی سعادت حاصل ہوئی جبکہ جناب محمد انعام الحق اور جناب سمیع اللہ خان کو کوشش کے باوجود' میرے کوٹے کے باوجود حج پر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس لیے بحیثیت رکن پارلیمنٹ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ براہ کرم میری تحریک استحقاق ایوان میں منظور کر کے استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ' جی جناب خورشید شاہ صاحب۔ یہ آپ نے دیکھا ہو گا۔

جناب خورشید احمد شاہ۔ جناب چیئرمین ہم پانچ حج فارم کا کوٹہ سینیٹر کو دیتے ہیں اور محترم اشتیاق اظہر صاحب نے 5 کی بجائے ۴ بھیجے ہیں ان کی تفصیل ہمارے پاس ہے' پانچواں

انہوں نے بھیجا نہیں تھا، جب بھیجا نہیں تھا تو ہم بھیج نہیں سکتے۔ اگر ان کے پاس ابھی وہ ثبوت ہے کہ ان لوگوں نے فارم بھیجا ہے اور اس کی رسید ہے تو میں بالکل کوئی objection نہیں کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی ان کو دے دیں، تفصیل ہے آپ کے پاس۔

سید اشتیاق اظہر۔ جناب والا، میں ان کو پوری تفصیل دوں گا، میں نے لکھ کر بھیجا تھا، پھر میں نے سیکرٹری وزارت مذہبی امور سے personally کہا تھا، اس کے باوجود ان کو جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ میں ساری تفصیلات جمع کر کے provide کر دوں گا انہیں۔

جناب خورشید احمد شاہ۔ مجھے تفصیل دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی، تفصیل دے دیں۔ جی جناب---

مولانا سمیع الحق۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب وزیر تعلیم صاحب یہ وضاحت ضروری ہے کیونکہ لوگ غلط فہمی میں ہوتے ہیں کہ ہرممبر کا 5 آدمیوں کا کوٹہ ہوتا ہے۔ عوام سمجھتے ہیں کہ ہرممبر پانچ آدمی حج پر بھیج سکتا ہے اور لوگ ہمارے گلے پڑے رہتے ہیں کہ ہمیں کیوں نہیں بھیجتے ہو۔ یہ بات بالکل اسی طرح اخبار میں آنے گی۔ ہمارا تو ایک کوٹہ بھی نہیں ہے، اس کی وضاحت ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ آپ بھیجیں۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں جی وہ کہہ رہے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم مفت بھیجتے ہیں لیکن کوٹے کا مطلب یہ ہے کہ -------

جناب خورشید احمد شاہ ۔جناب چیئرمین وہ سمجھتے ہیں کہ ہم 5 بھیجتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ لوگوں میں تاثر ہے کہ شاید ہرممبر 5 آدمی مفت بھیجتا ہے ؟

جناب خورشید احمد شاہ ۔نہیں ایسی بات نہیں ہے میں ایسے کہتا ہوں کہ جو یہ 5

ان کو ملتے ہیں' یہ اپنے پیسے ڈال کر ڈھائی لاکھ' تو یہ چلے جائیں۔

جناب مولانا سمیع الحق۔ آپ ذرا وضاحت فرما دیں۔ میں جھگڑے کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ آپ ذرا وضاحت فرمائیں کہ آپ ہماری سفارش پر خود اپنے پیسوں پر جاتے ہیں ناں ہمارا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ناں۔

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے جی بالکل صحیح ہے۔

جناب خورشید احمد شاہ آپ صرف ان کی سفارش کرتے ہیں جن کا قرعہ اندازی میں نام نہیں آتا۔

جناب چیئرمین۔ یعنی مفت نہیں ہوتا' پیسے وہ خود خرچ کرتے ہیں۔ آپ سے ان کو سہولت مل جاتی ہے جانے کی۔ جی بالکل ٹھیک ہے جی۔

جناب شفقت محمود۔ جناب والا جیسے مولانا صاحب نے فرمایا ہے یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔ میں وزیر صاحب سے کہتا ہوں ہاؤس کے باقی بزنس کو معطل کرکے آج اس مسئلے پر بحث کی جائے کیوں کہ یہ جو مسئلہ ہے یہ بہت اہم مسئلہ ہے؟

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا کہ اس بار حج کے لئے بہت کم درخواستیں آئی ہیں۔ جو گورنمنٹ نے حد مقرر کی ہے اس سے بہت کم آئی ہیں۔ اور پھر ہر روز اخبار میں یہ بھی آرہا ہے کہ جو ٹیم گئی ہوئی تھی رہائشی سہولتیں لینے کے لئے وہ بھی ان کو ابھی تک حاصل نہیں کر سکے۔ یہ بڑا discouraging effect ہے لوگوں کے اوپر' درخواستیں دینے والوں کے اوپر' اور پچھلے سال کا تجربہ بھی ٹھیک نہیں رہا۔ اس لئے یہ ایسی سنجیدہ باتیں ہیں کہ ان کا نوٹس وزیر صاحب کو ضرور لینا چاہئیے کہ کیا وجہ ہے؟

جناب خورشید احمد شاہ۔ جناب میں لیڈر آف دی ہاؤس کا بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے میری توجہ اس طرف دلائی۔ مسئلہ یہ نہیں ہے۔ آپ اگر ریکارڈ دیکھیں گے تو جو آخری ایک ہفتہ ہوتا ہے اس میں ۸۰ فیصد درخواستیں آتی ہیں اب آخری ہفتہ ابھی آیا نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس سال ہماری جو کمیٹی ہے وہ اکتوبر میں گئی ہے۔ ویسے تو فروری میں ہم جاتے ہیں تو ابھی تک ہم نے تقریباً ۶۰ فیصد مدینہ میں رہائش لے لی ہے اور میں یہ بھی بتا دوں کہ پچھلے سال

فضل آغا صاحب تھے ہم نے مدینے میں دو سو چالیس ریال میں لیا تھا اس سے پہلے دو سو بچاس میں لیا تھا دس ریال ہم نے کم کروائے تھے اور اس سال ماشاء اللہ ہمارا بچاس فیصد جو معاہدہ ہوا ہے وہ دو سو ریال میں ہوا ہے اور مکہ ۱-۸ ہے جس کے لئے چار ملین ریال کی اس پارٹی نے ہمیں بینک گارنٹی دی ہے اور دوسری پارٹی سے بات ہوئی ہے اس کے لئے ۲۲۰۰۰ ہزار حاجی ------ ہمارا ان سے مکہ میں معاہدہ ہو چکا ہے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ اس دفعہ کمیشن کم کھائی ہو گی اس لئے ؛ پچھلے سال آپ نے زیادہ کھائی تھی۔

جناب خورشید احمد شاہ ۔ نہیں جناب اللہ خیر کرے گا میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ یہ اللہ دیکھنے والا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب ۔ ساجد میر صاحب ۔

جناب ساجد میر ۔ وزارت مذہبی امور بہت بڑا آپریشن conduct کرتی ہے۔ حج آپریشن کے لئے fulfledge وزیر چاہئے میرا خیال ہے کہ حکومت نے ہمارے ساتھی اور دوست جناب حافظ حسین احمد صاحب کے لئے یہ جگہ خالی رکھی ہوئی ہے۔ تو میں درخواست کروں گا ان سے یا تو وہ اس کو سنبھالیں یا حکومت کو صاف جواب دیں تا کہ وہ کوئی اور وزیر مقرر کریں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔ اگلا پریویلج موشن جی نمبر ۲۰ چوہدری شجاعت حسین صاحب ۔

ii) Re: THE REGISTRATION AND APPREHENSION OF CH. SHUJAT HUSSAIN IN AN ALLEGEDLY FALSE CASE

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا آپ کو معلوم ہے کہ میں ہاؤس میں بہت کم بولتا ہوں لیکن آج مجھے ضرور موقع فراہم کیا جائے۔ اس کے ساتھ میں پہلے رولز کے مطابق motion move کرنا چاہوں گا ۔اس کے بعد ظاہر ہے oppose کریں یا نہ کریں لیکن میں اپنی بات اس کے بعد کرنا چاہوں گا ۔ میں اس ایوان کی توجہ ایک مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں

جس کا تعلق نہ صرف میرے استحقاق بلکہ اس معزز ایوان کے وقار سے بھی ہے۔ ۲۲ نومبر' ۱۹۹۴ کو جب میں سینٹ کے اجلاس کے لئے لاہور سے دوپہر کے وقت اسلام آباد پہنچا تو مجھے ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمہ میں گرفتار کرکے Intelligence Bureau کے سیف ہاؤس واقع ایف ایٹ فور کے ایک خصوصی کمرہ میں بند کر دیا گیا۔ یہاں پر ۲۷ نومبر' ۱۹۹۴ کو رہائی تک مسلسل پانچ روز تک ذہنی اذیت دی گئی ۔ سپیشل جج بینکنگ ٹریبونل جناب جسٹس ریٹائرڈ میاں قربان صاحب کی طرف سے میری ضمانت کی درخواست کے احکامات ملنے کے بعد کارروائی مکمل ہونے کے بعد بھی مجھے رہا نہیں گیا اور دو تین گھنٹے تک مجھے حبس بے جا میں رکھا گیا' جس کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی اور اس دوران یہ کوشش کی گئی کہ کسی طرح جسٹس میاں قربان صادق کے حکم پر عمل نہ کیا جائے ۔ اس کا اظہار وزیر داخلہ نصیراللہ بابر صاحب نے پرسوں قومی اسمبلی میں کیا اور کہا کہ جس جج نے ضمانت منظور کی ہے ۔ وہ جج ضمانت لینے کا مجاز نہیں تھا ۔ ان کے اس بیان سے عدلیہ کی توہین کا پہلو بھی نکلتا ہے ۔ ان کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو جج ان کے حق میں فیصلہ دے وہ قانونی ہے اور جو ان کے خلاف فیصلہ صادر کرے ۔ وہ غیر قانونی ہے ۔ لہذا میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے اور مجھے ایک جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے میں ملوث کر کے ۵ روز تک Intelligence Bureau کے تحقیقی سیل میں رکھا گیا اور ضمانت منظور ہونے کے باوجود مجھے دو گھنٹے تک حبس بے جا میں رکھ کر استحقاق کی خلاف ورزی کی گئی ہے تاکہ میں ایوان کی کارروائی میں موثر طریقہ سے حصہ نہ لے سکوں ۔

جناب چیئر مین۔ جی کیا آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ جناب میں اس کی مخالفت نہیں کرتا ۔

Factually, it is not correct.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب دیکھیں آج ان کی حالت کیا ہو چکی ہے ؟ ان کو کہیں کہ اگر ان میں ہمت ہے تو مخالفت کریں ۔ جناب والا ! مجھے موقع فراہم کیا جائے ۔ میں بولنا چاہوں گا ۔

جناب چیئر مین۔ جی مختصر سن لیں ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا ! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب سے یہ حکومت آئی ہے۔ اس وقت سے صرف ایک آئٹم کے ایجنڈے پر کام کر رہی ہے ۔ جناب! آپ حوصلہ سے بات سنیں۔ حکومت ایک آئٹم پر کام کر رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس ملک کی دولت کس طریقے سے لوٹی جائے ۔انہیں باقی کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے ۔ جناب والا! آپ ذرا دیکھیں کہ مہنگائی کا مسئلہ ہے۔ ایک سال سے جس طریقے سے مہنگائی کا مسئلہ بڑھ رہا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے ۔ کراچی میں جو کچھ ہو رہا ہے ۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ مالاکنڈ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ آپ کے سامنے ہے ۔ سارے پاکستان میں جو مظالم ہو رہے ہیں ۔ وہ آپ کے سامنے ہیں لیکن اسلام آباد میں کیا ہو رہا ہے ؟ جناب والا! اسلام آباد میں کمیشن مافیا کے اور بدلے کی سیاست کے سوا کچھ نہیں ہو رہا ہے اور بدلے کے بارے میں جناب والا! میں کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو بدلے کی سیاست شروع کی ہے ۔ بدلہ ہم بھی لے سکتے تھے اور میرے تو باپ کو اس وزیراعظم کے بھائی نے ۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کو ۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے چوہدری ظہور الہیٰ کو قتل کروایا ہے ۔ میں اگر ان سے بدلہ لینا چاہتا تو ان کی نسلیں یاد رکھتیں ۔ میں ان سے بدلہ لے سکتا تھا لیکن مجھے وزیر داخلہ کے اوپر بڑا ترس آ رہا ہے ۔ جس کا ٹیلی فون ایک سپاہی نے بھی نہیں سنا ۔ جناب والا ! آپ کی موجودگی میں آپ کے دفتر میں دہائی پڑتی رہی کہ وزیر داخلہ بات کرنا چاہتے ہیں لیکن میں نے تھانے میں دیکھا کہ ان کا کسی نے ٹیلی فون نہیں سنا ۔ اس لئے میں ان کے اوپر کوئی اعتراض نہیں کروں گا ۔شریف آدمی ہیں ۔ چھڑی کے زور کے اوپر حکومت کر رہے ہیں ۔ وزیر داخلہ ہیں ۔ کوئی اچھی سی وزارت لے لیں تو زیادہ مناسب رہے گا ۔ اس میں تو ایسے ہی پھنس چکے ہیں ۔ میں انہی سے پوچھوں گا کہ جب میں وزیر داخلہ تھا تو یہ مجھے کیا کیا کہا کرتے تھے ۔زرداری صاحب کے متعلق ،محترمہ کے متعلق ، ناہید کے متعلق ، افتخار گیلانی یہاں پر گواہ ہیں ، منتیں کیا کرتے تھے کہ اس نظام کے لئے آپ صدر صاحب کی بات نہ مانیں ۔ آپ جام صادق کی بات نہ مانیں ۔ یہاں پر وزیر تعلیم بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جناب والا ! ان سے پوچھیں ۔ کیا کیا میں نے ان کے لئے نہیں کیا؟ لیکن جو انہوں نے بدلے کی سیاست شروع کی تو پھر انہوں نے کوئی چیز سامنے نہیں آنے دی ۔ کیا کیا نہیں کیا؟ حبیب اللہ سے شروع کریں ۔ ایک سال بعد حبیب اللہ کا کیس نکال کر کہ اس نے اسمبلیاں تڑوائی ہیں ۔ اگر اس نے اسمبلیاں تڑوائی ہیں تو فائدہ کس کو ہوا ہے ؟ فائدہ انہی کو ہوا ہے

لیکن ہمارے ایم ۔ این ۔ایز ' ہمارے ایم ۔ پی ۔ایز ' ہمارے ورکرز اس کیس میں ابھی تک چار 'چار ماہ سے جیلوں میں ہیں۔ آگے دیکھیں ۔ جب کچھ نہ بنا تو کہنے لگے کہ میاں شریف کو پکڑ لو ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کی بجائے یہ جو سمجھتے تھے کہ انکی یہ سب سے بڑی کمزوری ہے ۔ دولت کا تو انہوں نے کہہ دیا کہ میرے پاس جتنی دولت ہے لے لو لیکن میں اپنے مقصد سے نہیں ہٹوں گا ۔ انہوں نے کہا کہ والد ہی ان کی کمزوری ہے ۔ اس کو پکڑ لو لیکن میں سلام پیش کرتا ہوں ۔ جناب والا ! جس کی ایک کال کے اوپر سارا ملک جام ہو سکتا ہے ۔تو کیا اگر وہ چاہتے تو اس ملک کی اینٹ سے اینٹ نہیں بجا سکتے تھے؛ اپنے والد کے لیے 'کوئی اور آدمی ہوتا تو اتنے صبر 'تحمل سے کبھی اس کو برداشت نہ کرتا۔

جناب والا' نکات تو بہت تھے لیکن میں مختصر کرنا چاہتا ہوں۔ بےنظیر صاحبہ نے زبانی کہا تھا کہ اگر گاڑیوں والا مسئلہ ثابت ہو گیا تو میں استعفیٰ دے دوں گی' وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا کہ اگر صوبہ سرحد میں مین انتخاب ہار گیا تو میں استعفیٰ دے دوں گا' بڑی دنیا کہتی ہے کہ جب ہم ہار گئے ' جب فلاں چیز ہوگئی تو میں استعفیٰ دے دوں گا ' جناب والا' میں پہلے استعفیٰ دوں گا ' بعد میں یہ ثابت کریں اور میں اپنا استعفیٰ لایا ہوں جو میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کو پیش کر دوں تاکہ دوسرے لوگ بھی سن لیں۔ اس سے کیس کی بھی وضاحت ہو جائے گی اور پھر مجھے case explain کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہو گی ۔ ایک پیپر سے میں وہ کیس بھی آ جائے گا۔

Mr. Chairman: Yes please

Ch. Shujat Hussain: Respected Chairman, I was arrested on November 22nd, 1994 by the FIA in Islamabad and kept in a safe house, cell of Intelligence Bureau, located at 51-B, Street 48, till my release on bail granted by the Special Judge, Banking Tribunal, Mr. Justice Mian Qurban Sadiq on November 27th. The Federal Interior Minister, Maj. Gen. (Retired) Nasir-ullah Khan Babar, alleged in the Press and also in the House and also on electronic media that Senator Ch. Shujaat Hussain, had pocketed about Rs. 30 crores.

which were released by the Investment Corporation of Pakistan to NICFC. Let me clarify that this is not an allegation of any commission or a matter of bribery, which cannot be traced. It is only a simple matter of accounts. The amount released by the ICP was directly credited to NICFC account No CD185 maintained with the Bank of Punjab at Lahore, through drafts, on a specific request of Messers Phalia Sugar Mills Limited. It is pertinent to point out that when this transaction took place both these institutions were under the control of the Government and complete record is still available with them.

I challenge the above stated allegation by the Interior Minister and undertake that if it is established that an amount of about Rs. 30 crores which was remitted to NICFC from ICP was pocketed by Senator Ch. Shujat Hussain, or by Ch. Pervez Elahi, acting Leader of the Opposition in the Punjab Assembly, or by any Director of the Phalia Sugar Mills Limited, or by Messers Phalia Sugar Mills Limited, then this letter may be treated as my resignation, as a Senator and the notification may be issued accordingly.

جناب والا! یہ میں آپ کو پہلے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ کیس کیسے رجسٹر ہوا، جب یہ کیس چلے گا تو اس آدمی کے سر پر قرآن شریف رکھا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا --- ICP کے ایک Managing Director ہیں اردو بولنے والے بڑے کمزور سے آدمی ہیں ان کو بلوایا گیا، ان کو کہا گیا کہ کیس بنواؤ، انہوں نے کہا کہ نہیں بنتا، ان کو کہا کہ سوچو، انہوں نے کہا کہ سوچ لیا ہے، ۲ دن، ۴ دن، ۸ دن، ۱۰ دن سوچتے رہے بیچارے، ان کو ایک دن بلا کر کہتے ہیں کہ اس کو تین دن کے لئے ذرا دوسرے کمرے میں رکھو، جناب ان کا نام مطیع الرحمان ہے، ان کو تین دن کے بعد باہر نکالا، جب انہیں باہر نکالا تو پوچھا کہ اب بتاؤ کہ کیس بنتا ہے کہ نہیں بنتا، انہوں نے کہا کہ جناب اب بنتا ہے، تو اس کو کہا گیا کہ جو ہم کہتے ہیں اس کے اوپر دستخط کرو، جناب یہ مختصر سی کہانی تھی، جس کے اوپر کیس بنایا گیا۔ یہ جو استعفیٰ میں نے دیا ہے اس کے پیچھے دو چیزیں ہیں ایک عدالت اور ایک

اخلاقی اور سیاسی لحاظ سے ' اس کے ساتھ ساتھ اگر یہ الزمات ثابت نہ ہونے تو وزیر داخلہ کو استعفیٰ دینا چاہیئے ۔ ان کو ویسے پہلے دینا چاہیئے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ ان کی مجبوری ہے یہ پہلے نہیں دے سکیں گے ۔ مجھے یقین ہے ' میں ان کی عزت بھی کرتا ہوں لیکن زیادہ تر میں ان پر ترس کھاتا ہوں کیونکہ ان کے ہاتھ میں کچھ ہے ہی نہیں ' جو لکھ کر ان کو دیا جاتا ہے وہ یہ بیچارے پڑھ دیتے ہیں ' نہ ان کو پتہ چلتا ہے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں ' نہ انہیں پتہ چلتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔

جناب والا! اس سلسلے میں جو عدالتی پہلو ہے میں اس میں نہیں پڑنا چاہتا کیونکہ عدالتی پہلو میں اگر پڑیں گے تو یہ کہیں گے کہ جی عدالتوں کی توہین کی جا رہی ہے یہ subjudice ہے اور اس طرح کے معاملات کا یہ ابھی جواب دیں گے کہ یہ subjudice مسئلہ ہے اس کو ہاؤس میں نہ لیا جائے ۔ لیکن جناب والا ۔ اس کا ایک سیاسی اور اخلاقی پہلو ہے ۔ وہ ضرور discuss کیا جائے ۔ اس ملک میں اب یہ ریت پڑ چکی ہے اور سیاست میں اتنا گند ہو چکا ہے کہ ہر آدمی' دوسرے آدمی کو کہہ رہا ہے کہ تو بددیانت ہے وہ کہہ رہا ہے کہ تو بددیانت ہے۔ 9 نکات میں میاں نواز شریف نے یہ کہا تھا کہ اس ملک میں ایک Independent Commission ہونا چاہیئے اور اس کے سامنے ہر آدمی جوابدہ ہو۔ چاہے وہ سیاستدان ہو ۔ چاہے وہ سینیٹر ہو ۔ چاہے وہ ایم ۔ این ۔ اے ہو ۔ لیکن انھوں نے کسی نکتہ کے اوپر عمل در آمد کرانے کی کوشش نہیں کی ۔

جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں ایک تجویز بھی دینا چاہتا ہوں ۔ لیڈر آف دی ہاؤس بیٹھے ہوئے ہیں ۔ سیاسی اور اخلاقی پہلو کے اوپر کیونکہ ہم پر بہت گند اچھالا جا رہا ہے اور الیکٹرانک میڈیا اور انٹرویو کے ذریعے ' گند اچھالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے ہم پہلے بھی سرخرو ہوئے تھے اور اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ سرخرو ہونگے ۔ اور اس سلسلے میں میں یہ کہنا چاہوں گا میں اس کو لمبا نہیں کرنا چاہتا۔ بالکل اس کا فیصلہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر جناب والا ہو سکتا ہے ۔ اس میں صرف اور صرف تین آدمیوں کی ضرورت ہے ۔ آئی ۔ سی ۔ بی کے ایم ڈی کی اور این آئی ایف سی کے جو رجسٹرار ہیں گورنمنٹ کے اس کی اور میری اور باقی لوگوں کی ۔ جناب والا میں اخلاقی اور سیاسی پہلو کے اوپر آپ سے منت کرتا ہوں کہ کسی نہ کسی چیز کے اوپر یہ فیصلہ ہونا چاہیئے کہ اس ملک میں ایماندار کون ہے اور بددیانت کون ہے؟ میری تجویز یہ ہے کہ ہاؤس کی جیسے جناب والا ۔ سینیٹر گلزار کے متعلق آپ پہلے کمیٹی بنا چکے

ہیں ۔ اس سلسلے میں ہاؤس کی ایک کمیٹی بنائی جائے کیونکہ پروفیسر صاحب کے لئے میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ وہ میرے حق میں بیان دے چکے ہیں اس لئے یہ کہیں گے کہ یہ شاید میری طرفداری کریں گے ۔ تمام پارٹیوں کی ایک کمیٹی بنائیں اسی کیفیٹیریا میں جناب والا کل چھٹی کا دن ہے وہاں پر بیٹھ جائیں اور تمام پارٹیوں کے ایک ایک ممبر وہاں بیٹھ جائیں اور اس کو Chair کرنے کے لئے میں ایسے آدمی کا نام تجویز کرنا چاہتا ہوں جو سپریم کورٹ کا جج ہونے کا اہل ہے۔ جس کی پریکٹس اتنی ہے کہ وہ سپریم کورٹ کا جج بن سکتا ہے اور وہ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں ملک محمد قاسم وہ اس کی صدارت کریں وہ خود چیئر کے اوپر بیٹھیں اور تمام پارٹیوں کے ایک ایک ممبر بیٹھیں اور ۲۴ گھنٹوں کے اندر اندر اس کا جو اخلاقی اور سیاسی پہلو ہے اس کے اوپر فیصلہ کر دیا جائے ۔ اگر یہ فیصلہ دے دیں گے کہ یہ تیس کروڑ روپیہ میں نے اپنی جیب میں ڈالا ہے تو پرسوں جناب والا جو استعفی میں نے move کیا ہے میں اس ہاؤس میں نہیں لاؤں گا اور وہ آپ نوٹیفکیشن کیلئے دے دیں ۔ گزارش یہ ہے اگر یہ کرنا چاہتے ہیں تو یہ حساب کتاب کی بات ہے جناب والا ۔ میں if and but کی بات نہیں کروں گا ۔ اگر وہ منسٹر کھڑے ہوئے تو انھوں نے ایسا چکر چلانا ہے کہ وہ if اور but میں لا کر اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن یہ سیدھی سادھی بات ہے لیڈر آف دی ہاؤس ملک محمد قاسم ہیں پیپلز پارٹی کی طرف سے ان کے لیڈر آف دی ہاؤس ہیں اور وہ فیڈرل اینٹی کرپشن کے چیئرمین بھی ہیں ۔ لیکن اس لحاظ سے میں ان کو نہیں کہوں گا بلکہ میں انھیں لیڈر آف دی ہاؤس ہونے کی حیثیت میں اور ایک اچھے وکیل ہونے کی حیثیت میں اور ایسے وکیل جو سپریم کورٹ کے جج بننے کے بھی اہل ہیں ۔ ہائی کورٹ کا جج بننے کے اہل ہیں۔ اسلئے میں ان کے اوپر چھوڑتا ہوں ۔ یہ اسی کیفیٹیریا میں ہونی چاہیے اور تمام پریس کو اجازت ہونی چاہئیے کہ وہ اس hearing کو سنیں اگر پرسوں تک کر دیں ۔ پرسوں اجلاس ہے تو پرسوں کے بعد یا مجھے آنے کی اجازت دے دیں یا نہ دیں ۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو اب کہتے ہیں کہ ان کو اعتراض نہیں ۔ تو پھر کیا کیا جائے؟

Mr.Khurshid Ahmed Shah: Sir, personal explanation.

میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن چونکہ معزز ممبر نے میری طرف اشارہ کیا تو پھر مجبوراً" میں یہ کہناچاہتا ہوں کہ آپ نے خود ہی کہا کہ ناہید خان ' آصف علی زرداری' ہم سب آپ کو کہتے تھے کہ

اس قسم کی غلطیاں نہ کرو۔ ظلم نہ کرو۔ cases مت بناؤ in fact وہ چیز تھی اس چیز پر میں نہیں جاتا۔ آپ تو بڑے خوش نصیب ہیں کہ آپ کے اوپر ۲۰ کروز کا کیس بنا ہے۔ میرے اوپر تو آپ لوگوں نے کیس بنایا تھا۔ بکری کی چوری، سیکو گھڑی، پگڑی اور بارہ سو روپے میں نے لوٹے اور نعرے لگاتا ہوا چلا گیا۔ میں آپ کے پاس آیا تھا آپ کو request کی تھی کہ یہ میری اپیل ہے آپ اس میں انکوائری کروائیں۔ میں اس معزز ایوان کا ممبر ہوں آپ نے وہ لے کر رکھی۔ تین مہینے تک کوئی جواب نہیں دیا۔ میں پھر آپ کے پاس آیا۔ میں نے کہا خدا را آپ ---- ٹھیک ہے میں پیپلز پارٹی کا ہوں میرے اوپر warrants ہیں روز پولیس میرے پیچھے گھومتی ہے میں سندھ میں نہیں جا سکتا۔ آپ میری انکوائری کرائیں تو آپ نے مجھے جو جواب دیا اس کے بعد میں نے آپ کے پاس آنا چھوڑ دیا۔ آپ نے ہنس کر کہا۔ ہو سکتا ہے آپ نے مذاق کیا ہو۔ ہنس کر یہ کہا شاہ صاحب کچھ تو کیا ہو گا۔

راشدی صاحب وکیل تھے میرے۔ جب ہی تو میں پھوٹ گیا۔ اس لئے ایک بات میں کہہ دوں کہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ یہ چیزیں ہم دہرائیں۔ ہم آپ کی عزت کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال اگر زیادتی ہے تو یہ کسی کے ساتھ نہیں ہونی چاہئے۔

جناب خورشید احمد شاہ۔ مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے کہ راشدی صاحب نے تو مہربانی کی تھی اصل میں امداد علی اعوان صاحب میرے وکیل تھے۔ اس لئے میں یہ وضاحت کر دوں۔

جناب چیئرمین۔ جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا یہ ٹھیک ہے کہ ان کے اوپر بکری کیس کا ہوا ہو چاہے بھینس کا ہوا ہو لیکن یہ بات وہ تسلیم کر رہے ہیں کہ ایک سال تک یہ اسلام آباد میں رہے ہیں۔ کیا یہ ہو نہیں سکتا تھا کہ اگر ہم چاہتے تو انہیں گرفتار کر کے جام صاحب کے حوالے کر دیتے۔ لیکن یہ ذرا تھوڑا سا کسرنفسی سے کام لے رہے ہیں اور اس طرح میرا خیال ہے انہیں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ کم از کم وہ چیزیں انہوں نے بڑے طریقے سے بتائی ہیں میں مشکور ہوں لیکن آپ وزیر ہونے کی حیثیت میں کچھ ڈنڈی مار گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود ۔ جناب چیئرمین صاحب بات یہ ہے کہ یہ بہت کچھ کہا جا رہا ہے ۔ جب چوہدری شجاعت حسین صاحب وزیر داخلہ تھے تو میرے پر انہوں نے کیس بنایا کہ میں کوئی چھ فٹ کی چھڑیاں لے کر وفاقی حکومت کو گرانے کے لئے چلا ہوں اور بیس دن مجھے میانوالی جیل میں رکھا گیا اس پر کہ جی چھ فٹ کی سوئیاں پتلی پتلی باریک سی وہ میں لے آیا ہوں وفاقی حکومت کو گرانے کے لئے۔

جناب چیئرمین ۔ شکر کریں باریک سوئی ڈالی آپ پہ سوئی نہیں ڈالی۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ ۔ یہ لوگ وہ دن بھول گئے جب ہم پر ایک دن میں دو قتل کرنے کے مقدمات انہوں نے بنائے ۔ دو قتل کئے ایک دن میں۔

جناب چیئرمین۔ یہ بھی کئے ہیں؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دو قتل جناب۔

جناب چیئرمین۔ماشاء اللہ ۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ میں شیخ صاحب سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مقدمات نواز شریف کے دور میں بنے یا اس کے بعد بنے۔ وہ بتاتے ہی نہیں ہیں ۔ راز کی بات تو وہ بتاتے ہی نہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین ، میں آپ سے گزارش کروں گا جس طرح یہاں پر ہم نے کئی بار مطالبات کئے ہیں کہ پارلیمنٹ کو احتساب کرنا چاہئے اور یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے کہ اگر ایک سینیٹر چاہے اس طرف سے تعلق رکھتا ہو یا اس طرف سے اس نے اپنا استعفےٰ بھی پیش کیا ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ آپ اسے نہ مانیں، کمیٹی کے سپرد نہ کریں میں یہ گزارش کروں گا پورے ایوان کے سامنے احتساب ہونا چاہئے۔ اور اس مثال کو ہم نے قائم رکھنا ہے جی۔ اور اس کے لئے یہ ہے کہ اگر وہ اپنا استعفےٰ دے رہے ہیں اور میں یہی گزارش کروں گا اس تمام ایوان میں ہم نے بھی تحریک استحقاق پیش کی ہے اس مسئلہ پر۔ آپ خدارا مہربانی کریں M.D.

کو بھی بلائیں جتنے بھی defaulters ہیں ۔ کسی بھی کمیٹی .وم میں۔ آپ خود آئین کے تحت یا آپ کی پارلیمنٹ احتساب کرسکتی ہے۔ تو ہم کیوں احتساب نہیں کرسکتے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس کمیٹی میں آپ تمام ممبران کو مدعو کریں تاکہ قصہ ختم ہو۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس نے بھی کہا ہے کہ جس طرف اس کا تعلق ہے۔ وہ بے نقاب ہونا چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال فی الحال تو یہ بھی مشورت سے فیصلہ کریں گے بعد میں۔ جی بیگم نسرین جلیل ۔ آپ پر کیا مقدمہ بنا ہے جی۔

مسز نسرین جلیل۔ مقدموں کا تو خود مجھے پتا نہیں ہے کہ کس کس چیز میں ہے ۔ شاید قاتلانہ حملہ اور تیز دھار کے ہتھیار سے حملہ۔ اور خدا جانے کون کون سے۔ مگر مجھ پر جتنے مقدمے بنے ہیں وہ پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ میں بنے ہیں۔

Mr. Chairman: O.K. that ends the matter. We will see what we can do in this. Next is Adjournment Motion.

Samiul Haq Sahib and about 1, 2, 3 ,4 ,5,6 , ہے out of turn adjournment motion ایک 7 ,8, 9, 10, نہیں جواب میں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اعتراض نہیں ہے کمیٹی کو بھیج دیں۔

چوھدری شجاعت حسین۔ کمیٹی کو نہیں جناب والا میں نے تو ملک صاحب کو اتنی عزت دی ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir a case is pending in a Court of Law, which is competent to investigate into in detail and the honourable member will have all the opportunity to present his defence and will also have a right of appeal as well, so that is the Constitutional forum and that Constitutional forum perhaps cannot be replaced by the Legislative forum.

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ سیاسی اور اخلاقی بات کررہے ہیں۔ بہرحال we will see.۔ ملک صاحب سے مشورہ کرکے بات کریں گے۔ Not now, not in the House.۔

سید اقبال حیدر۔ ملک صاحب کا نام نہیں آسکتا۔ میری ایک گزارش یہ ہے کہ

Adjournmemt Motion on a point of order, being presented by the honourable member, was read out the day before yesterday and the ruling was reserved by your goodself on the point that this adjournment motion has.........

جناب چیئرمین۔ یہ اس وقت point of order پر تھا ورنہ تو وہی بات آج آپ کر دیتے ۔ تو یہ جی out of turn ہے جی any objection to it if we take it out of turn -

Syed Iqbal Haider: But we object to it subject to the rule.

جناب چیئرمین۔ یہ ہے جی مالاکنڈ اور باجوڑ ایجنسی کا۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا مطلب ہے ہمارا اسی subject پر ہے جناب والا۔

جناب چیئرمین۔ وہ بھی پیش کردیں گے ناں پہلے مولانا سمیع الحق کا آجائے۔ سب کا اکٹھا آجائے گا ۔ سب کے نام میں بول دوں گا۔

ADJOURNMENT MOTIONS

Re: the Law and Order situation in Malakand, Bajour and adjoining area

مولانا سمیع الحق۔ ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر ایک انتہائی اہم اور قومی اہمیت کے حامل فوری توجہ کے متعلق مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے۔

کہ مالاکنڈ' باجوڑ اور ملحقہ علاقوں میں جب سے قانونی خلاء پیدا ہوا تو وہاں کے عوام نے یہ مطالبہ کیا کہ کسی اور قانون کی بجائے اس علاقے میں شریعت اسلامی کا نفاذ کیا جائے۔ کچھ عرصہ قبل اسی مسئلہ پر ایک درجن کے قریب افراد کو بونیر میں شہید کیا گیا۔ لیکن حکومت نے غلط بیانی سے کام لے کر یہ اعلان کر دیا کہ شریعت نافذ کر دی جائے گی مگر کئی ماہ بعد تک جب ایسا نہ ہو سکا تو عوام نے دوبارہ مطالبہ شروع کردیا۔ جس کا جواب حکومت نے تمام حکومتی مشینری کو استعمال کرتے ہوئے قتل و غارت کی صورت میں دیا۔ سینکڑوں افراد کو شہید کر دیا گیا۔ مکانات اور جائیدادیں مسمار کر دی گئیں حتیٰ کہ مسلمانوں کی لاشیں کئی کئی روز تک بے گور

و کفن پڑی رہیں۔ کفن دفن کی اجازت نہ تھی اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے اور حکومت انتہائی بے دردی اور سفاکانہ طرز عمل سے ایک ایسی صورت پیدا کر چکی ہے جسکا مداوا ایک طویل عرصے تک نہ ہو سکے گا۔ اس کے مجوزین میں میرے ساتھ جناب والا جناب راجہ محمد ظفر الحق صاحب، جناب آفتاب احمد شیخ مسز نسرین جلیل، جناب سعید قادر، جناب صوبیدار خان مندوخیل، جناب سید جواد ہادی، جناب سید فضل آغا، محمد ابراہیم خان، سید احسان شاہ، جناب خلیل الرحمان، پیر اسرار حسین شاہ اور محترم جناب اجمل خٹک ہیں لیکن چونکہ خٹک صاحب اس وقت اتفاق سے نکل گئے تھے اس لئے وہ دستخط نہ کر سکے لیکن ان کا نام بھی اس میں شامل کیا جائے۔

حافظ حسین احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ اسی کی تائید کرتے ہیں۔ بات تو وہی ہے۔

حافظ حسین احمد۔ میں کئی بار گزارش کر چکا ہوں۔ کہ اگر ایک موضوع پر کئی تحاریک التواء ہوں تو بجائے اسکے وہ باری کا انتظار کریں اور پھر lapes ہوں ان سب کو اکٹھا لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ یہ سب اکٹھی ہیں جی یہ آپ سب کی طرف سے ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین میرا جو motion ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کا فرق بتا دیں جی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میں اپنا motion پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا انگریزی میں ہے اور ان کا اردو میں ہے فرق ظاہر ہے۔

Mr. Abdur Rahim Khan Mandokhel: I beg to move under Rule 73 of the Rules that the House be adjourned to discuss the situation in Mala Kand Division and the Kholistan since the occurence of the 2nd November, 1994 which continues in the form of para-military operation in the Division published in the Daily 'News' dated 6th November, 1994. It has serious implications, therefore, the Senate should be given an opportunity to discuss the

matter of urgent public importance

بالخصوص جناب والا موجودہ پیرا ملٹری آپریشن جو جاری ہے اس حوالے سے --

جناب چیئرمین۔ اس وقت کیا urgency ہے یعنی کیا ہو رہا ہے وہاں پہ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ آپریشن ہو رہا ہے جناب والا ۔ مکانات گرائے جا رہے ہیں لوگوں کو بے دریغ گرفتار کیا جا رہا ہے بلاتمیز، یعنی بالکل ایک ایسا آپریشن ہے جیسے کہ انگریز کے زمانے میں ہمارے علاقوں میں گھر جلانا، مکانات جلانا، دوکانیں جلانا، ان کو لوٹنا اور لوگوں کو مارنا، کسی قانون یعنی جمہوری قانونHuman rights کا وہاں اطلاق نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: General Sahib would you like to say something on this apart from the technical thing.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Baber: I will just give you the facts. The point is that this issue was taken up soonest after the event in the National Assembly. It has been fully discussed over there and I believe under the rules it cannot come up after another four months. So, that is the position.

Mr. Chairman: Correct. Briefly would you like to cooperate and say just you know about that.

Maj. Gen. (Retd) Naseerullah Khan Baber: The point undoubtedly is.....

جناب چیئرمین ۔دیکھیں ناں ان کی بات قانون کے مطابق صحیح ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ قومی اسمبلی میں یہ چیز زیر بحث آ چکی ہےتفصیل کے ساتھ۔ اور ہمارے قواعد یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر قومی اسمبلی میں زیر بحث آ جائے تو تحریک التواء اس پہ نہیں ہوتی۔

مولانا سمیع الحق۔میں اس کے مطابق کچھ بیان تو دے دوں ناں کم از کم۔

جناب چیئرمین۔بیان تو دے دیا ہے آپ نے ۔

مولانا سمیع الحق۔میں نے کہاں بیان دیا ہے اس کے مطابق (پشتو)

(مداخلت)

جناب چیئرمین ۔بات کر لی ہے کہ اور کچھ بھی کہنا ہے ۔

مولانا سمیع الحق۔میں نے تو بات نہیں کی ۔

جناب چیئرمین۔چلیں مختصر بات کر لیں جی ۔

مولانا سمیع الحق ۔جناب چیئرمین صاحب میں سمجھتا ہوں یہ اتنا اہم ترین مسئلہ ہے کہ صرف اس طرح اس کو ٹال دینا کہ قومی اسمبلی میں بحث ہو گئی ہے غلط ہو گا۔ میں عرض کروں گا کہ یہ ایک حساس معاملہ ہے اس پر الحمداللہ اس وقت اپوزیشن کی ساری جماعتیں متفق ہیں ۔ ایک علاقہ ہے قبائلی اور فاٹا ، اور فاٹا کا سسٹم ریگولیشنز تھے وہاں قوانین ختم ہو گئے وہاں ایک معیار مقرر ہو گیا تھا کہ اس کے بعد یہ قوانین لاگو نہیں ہوں گے وہ قوانین بھی اس زمانے میں وہ کیا تھے کہ بیچارے لوگ ایک نواب جاگیردار اور سرمایہ دار کے رحم و کرم پر ہوتے تھے اور بھیڑ بکریوں کی طرح ان کو غلام رکھا جاتا تھا۔ سوات میں دیر میں اور باجوڑ میں ۔ اس عذاب میں وہ پھنسے ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کوئی راستہ نکالے گا ۔ اب جب وہ قوانین ختم ہو گئے تو اس وقت بالکل خلاء ہے اور پاکستانی مسلمانوں کا ویسے بھی سب سے بڑا یہ حق بنتا ہے کہ پاکستان کی اساس کو لا الہ الا اللہ کہا گیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الا اللہ ۔ اب اگر یہاں کے مسلمان عقیدے کی بناء پر نظریہ کی بناء پر اس ملک کے نظریے کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ ہمیں اور کسی قانون کی بجائے انگریزی قوانین کی بجائے اسلامی قوانین دے دو ۔ یہ کوئی جرم کی بات نہیں ہے۔ ان کو اسلامی قوانین میں نجات نظر آتی ہے ۔ عدل اور رحمت کے قوانین ہیں ۔ وہ انسانوں کی غلامی سے نکلنا چاہتے ہیں ۔

حاجی سخی جان۔جناب چیئرمین یہ اپنے الفاظ واپس لے کہ بھیڑ بکریوں کی طرح رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔الفاظ واپس لے لیں جی وہ کہتے ہیں ہم بکرے نہیں ہیں۔

حاجی سخی جان۔جناب چیئرمین ا ۔ سب ہمارے رواج ہیں ۔ یہ ایسی بات نہیں

کر سکتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ نے ان کے بارے میں کچھ کہا ہے جی ۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ان کو "بکرا" کہا ہے۔

مولانا سمیع الحق۔ میں نے تو کوئی ایسی بات نہیں کہی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ مولانا صاحب ... کسی نے شرارت کی ہے اور ان کو کہا ہے کہ مولوی صاحب آپ کو "بکرا" کہہ رہے ہیں ۔

مولانا سمیع الحق۔ ان کو کسی نے بھڑکایا ہوگا ۔ لگتا ہے کہ بابر صاحب نے کچھ گڑبڑ کی ہے۔

(قہقہے)

جناب چیئرمین۔ لگتا ہے کہ مسعود کوثر صاحب کی شرارت ہے ۔

(مداخلت)

حاجی سخی جان۔ مولانا صاحب ۔ ایسی بات نہیں ہے ۔ آپ ایک معزز آدمی ہیں ۔ ان الفاظ کو واپس لے لیں ۔ ہم کوئی "بکرے" نہیں ہیں ۔

مولانا سمیع الحق۔ میں نے یہ الفاظ نہیں کہے ہیں ۔ آپ میرے لئے بڑے واجب الاحترام بزرگ ہیں ۔ میں یہ تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں کہ ایک انسان بکرا بھی ہو سکتا ہے ۔

حاجی سخی جان۔ آپ لوگ میری بات سنیں ۔ آپ مسجدوں میں فتوی دیتے ہیں ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ مولانا صاحب ۔

مولانا سمیع الحق۔ اگر پاکستان کے عوام اسلامی شریعت کے نفاذ کی بات کرتے ہیں تو یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے ۔ قرارداد مقاصد آئین کا بنیادی حصہ ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں قرآن و سنت اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہوگی اور یہاں کوئی قانون قرآن و سنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا ۔ اب اگر کسی علاقے کی قوم مطالبہ کرتی ہے کہ قرارداد مقاصد اور آئین کی روح پر عمل کیا جائے اور اس کے تقاضے پورے کئے جائیں تو کیا حکومت

اور Forces کو یہ حق ہے کہ ان پر گولیاں چلائی جائیں اور ان کے گھروں کو بلڈوز کیا جائے۔ جناب والا! جہاں تک مجھے معلوم ہے ان کی یہ تحریک اس وقت پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ وہاں تیس سال سے تحریک چل رہی ہے۔ اس واقعہ کے متعلق میں نے آپ کی توجہ ۲۹ ستمبر کو دلائی کہ وہاں پر اس مسئلہ پر قتل عام ہو جائے گا۔ اس مسئلہ پر انہوں نے ہڑتال کرنے کی اپیل بھی کی۔

جناب چیئرمین! یہ لوگ تو اتنے غیر سیاسی ہیں کہ جب تحریک نجات کے سلسلے میں نواز شریف صاحب نے ہڑتال کی اپیل کی تھی تو اس میں انہوں نے محض اس لئے حصہ نہیں لیا تھا کہ اگر ہم نے حصہ لیا تو ہمارا مسئلہ ایک سیاسی مسئلہ تصور کیا جائے گا۔ اسی لئے انہوں نے اس تحریک نجات میں حصہ نہیں لیا تھا اور ان دنوں میں اپنی تحریک ملتوی کر دی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ ہم اپنی تحریک کو سیاست میں ملوث نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ذرا مختصراً ارشاد فرمائیے۔

مولانا سمیع الحق۔ اس سلسلے میں ہمیں یہاں کہا گیا کہ ہم اس کا نوٹس لے لیں گے۔ لیکن محسوس ایسے ہوتا ہے کہ ان کو صرف طفل تسلیاں دی جا رہی ہیں۔ تحریک نفاذ شریعت چلانے پر ان کو ابھی تک معاف نہیں کیا جارہا ہے۔ سینکڑوں لوگ گرفتار کئے جا رہے ہیں خاص طور پر دینی مدارس کے طلباء کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اس تحریک کے بارے میں ہمارے وزیر داخلہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ ایک بیرونی سازش ہے۔ اگر یہ سازش ہے تو اس کے لئے شریعت بل کی شکل میں میں آپ کے سامنے یہاں دس سال سے لڑتا رہا ہوں۔ جب غلام اسحاق خان چیئرمین سینٹ تھے تو انہوں نے استصواب رائے کروایا اس کے جواب میں ۱۵ لاکھ افراد نے رائے دی کہ ہم شریعت نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس شریعت بل کو اس سینٹ نے متفقہ طور پر پاس کیا۔ اگر شریعت کا مطالبہ غداری ہے اور جرم ہے تو یہ سارا سینٹ غدار ہے کیونکہ انہوں نے متفقہ طور پر یہ بل پاس کر کے بغاوت کی تھی۔ جناب والا۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ سنی اور دیگر تمام مکاتب فکر نے متفقہ طور پر شریعت بل منظور کیا۔ اس کا مطلب یہی تھا کہ یہاں عدالتی نظام اور معاشی نظام میں تبدیلیاں لائی جائیں گی۔ جناب والا! وہاں کوئی فرقے نہیں ہیں جب کہ وزیر داخلہ صاحب نے اس مسئلہ کو فرقہ واریت کا رنگ بھی دینا چاہا۔ مجھے اس بات پر

بڑا دکھ ہے کہ ہمیں علماء کو کہا گیا کہ ہم فرقہ واریت پھیلاتے ہیں ۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وہاں کچھ پنج پیری ہیں اور کچھ وہابی ہیں ۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں نہ تو کوئی پنج پیری ہےاور نہ ہی کوئی وہابی ہے۔ نہ کوئی فرقہ ہے ۔ وہاں کوئی شیعہ سنی مسئلہ بھی نہیں ہے ۔ وہ سب لوگ سیدھے سادھے لاالہ الا اللہ پڑھنے والے مسلمان ہیں اور اپنے اوپر اسلام نافذ کروانا چاہتے ہیں ۔ اب یہ تو کوئی جرم نہیں ہے --- اگر امریکہ ناراض ہوتاہے تو ہونے دیں ورنہ کل کو وہ کہے گا کہ کلمہ پڑھنا ہی چھوڑ دیں ۔ اسلام ہی چھوڑ دیں ۔ بھارت کے ناراض ہونے کا ڈر ہے۔ کفر کی طاقتیں ناراض ہو جائیں گی ۔ تو صرف امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ایک ایسے حساس علاقے میں حالات خراب کئے جا رہے ہیں ؟---

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے مولانا صاحب ۔ اب ذرا ان کا جواب بھی سن لیں ۔

مولانا سمیع الحق۔ میں صرف ایک اور گزارش کرنا چاہتاہوں کہ یہ علاقہ پاکستان کی سرحد ہے ۔ اس کے ساتھ افغانستان کاعلاقہ ملتا ہے ۔ وہاں خانہ جنگی لگی ہوئی ہے ۔ ان حالات میں پورے قبائلی علاقوں کو اپنا دشمن بنا لینا جو ہے کیا یہ اپنی defence line کے ساتھ ایک سازش نہیں ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی ۔ وزیر صاحب ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اس پر بحث نہیں ہوتی ہے ۔please تشریف رکھیں ۔

It is hardly a matter on which we cannot have a general debate.

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, an agreement has been signed yesterday that only by working out the mechanics because Sufi Muhammad was the main person behind this movement. He has agreed. He has also offered certain Fatehas on these people and for the people killed in the law and order situation but the fact is that an agreement has been signed. They have accepted what the Government have offered to them. So, there is no controversy left now.

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب ' جو بنیادی مسئلہ سامنے آ رہا ہے ' وہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ نیشنل اسمبلی میں discuss ہو چکا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ باری باری ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ خلیل صاحب ' آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں ۔

Mr. Khalilur Rehman: There is something more. I am going to be very brief Sir,. The reason that I have become a participant in this adjournment motion in this that one of the sentences has caught my eye.

This is the thing - اور یہ لکھا ہے کہ مالاکنڈ ' باجوڑ اور ملحقہ علاقوں میں قانونی خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ which afflicted me and I have poinfed it becasue this relates to everybody. یہ

and that is - یہاں تک محدود نہیں ہے۔ جناب یہ سارے ملک میں آہستہ آہستہ پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ the reason it has to be discussed.

جناب چیئرمین۔ جناب گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن نے اپنی تقریر کے دوران یہ کہا کہ ہاؤس کے اس جانب تمام اپوزیشن کی پارٹیاں جو ہیں ۔ وہ شرعی نظام وہاں پر لاگو کرنے کے حق میں ہیں۔ میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ اجمل خٹک صاحب' جاوید اقبال صاحب' رحیم مندوخیل صاحب اور آفتاب شیخ صاحب وہ ایک سسٹم کو اگر تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو پورے ملک میں کرناچاہتے ہیں ۔ کیا on behalf of ان معزز اراکین کے کہا گیا ہے۔ جبکہ ان کے statements بھی موجود ہیں جو اس نقطہ نظر سے اختلاف کرتے ہیں۔ انہوں نے سب کو گھسیٹ کر اپنے ساتھ ملا دیا۔ میرے خیال میں یہ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ بنیادی مسئلہ تو وہی ہے کہ اس کا جواب دیں کہ نیشنل اسمبلی میں

ڈسکس ہو چکا ہے۔ تو کیسے ؛

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ یہ پوائنٹ اپنی جگہ پر۔جناب والا یہ مسئلہ ایسا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ادھر بات کریں۔ چھوڑیں ان کو۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ یہ ایک دوسرے کی توہین ہو رہی ہے۔ یہ صحیح بات نہیں۔ جناب چیئرمین! یہ جو مسئلہ ہے یہ ٹھیک ہے کہ قومی اسمبلی میں اس پر بات ہوئی ہے لیکن یہ ہمارے ملک کے حوالے سے اور ہماری جو زمین ہے ------

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ آپ اپنی جگہ پر رہیں ۔ آپ مہربانی کریں ۔ جو بھی آپ کی مرضی ہے لیکن یہ زمین جو ہے یہ پشتونوں کی زمین ہے۔ یہ اس ملک کا ایک component ہے ۔ اس میں نہیں پڑتے ۔ ہمیشہ وہ کیوں اس میں پڑتے۔ جناب والا بات یہ ہے ایک قانونی خلاء کا مسئلہ ہے۔ ایسے ہی ہمارا جو PATA کا علاقہ ہے۔ FATA کا نہیں ۔ Federally administrative جو علاقہ ہے اسکی اپنی ایک حیثیت ہے۔ ایک خاص status ہے۔--

جناب چیئرمین۔ صرف پانچ منٹ ۔ ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے آدھا گھنٹہ ہوتا ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا میں دو منٹ میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے ۔ دومنٹ میں ختم کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ اب وہاں جو PATA کا علاقہ ہے اس میں ہم جمہوری human rights کے اصولوں کے مطابق قانون سازی کرنا چاہتے ہیں ۔ اس میں جیسے ہمارے دوستوں نے فرمایا کہ ہم اسلام کے مساوات کے اصول، خواہ وہ سیاسی ہیں معاشی ہیں، کلچرل ہیں اس کے ہم علمبردار ہیں۔ یہ بنیادی بات ہے۔ اس ملک میں اسلام کے مساوات کے اصولوں کا اطلاق ہونا چاہیئے۔ لیکن لوگ نہیں کر رہے ہیں۔ یہ اپنا مسئلہ ہے۔ کیسے کر رہے ہیں ۔ لوگوں کو exploit کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کو مارنے کے لئے یہ دوسرا مسئلہ ہے۔جناب والا اب یہاں،

جو مسئلہ پیدا ہوا۔ میں اپنے طور پر یہ عرض کروں گا کہ وہاں پر صوبائی گورنمنٹ نے کوشش کی ہے کہ وہاں قانون کا ایک ایسا سسٹم آ جائے کہ وہ واقعی انسانی ' اسلامی بنیادوں پر سسٹم ہو۔ اس کے باوجود ایک بحران پیدا ہوا۔ لیکن جناب والا یہاں طریقہ یہ ہے کہ اسلام کے نام پر ایسے ہی ایجنسیوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کومارنے کے لئے' یہ جو یہاں کہا جاتا ہے کہ یہ فرقہ واریتی اس لئے ہے کہ یہ ایجنسیوں کے لوگ عوام میں divide & rule کے لئے ایک طریقہ نکال کر لوگوں کو ایک دوسرے سے مرواتے ہیں۔ اب ہمارے وہاں جو لوگ تھے۔بڑے اخلاص سے انہوں نے اسلام کی بات کی۔ لیکن وہاں پر جو قانون formulate کر کے دے رہے تھے۔ وہ بھی اسلام کے خلاف نہیں تھا۔ بالکل ہم واضح طور پر کہتے ہیں کہ وہاں پر جو کمیشن یا کمیٹی بیٹھی۔ وہ باقاعدہ ایک اچھے اصول دے رہی تھی لیکن اس دوران میں بحران پیدا ہوا۔ اور اس میں لڑائی ہوئی۔ اس کی details میں میں نہیں جاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ آپ ایڈجرنمنٹ موشن پر آئیں کہ یہ واقعہ ہو گیا۔ You have told the urgency. Let the Minister respond to it. نہیں وہ آپ نے بتا دیا ہے ۔ اب یہ ایک واقعہ ہو گیا ہے ۔ آپ اس تحریک التوا، پر آئیں ناں ۔ کہ اب منسٹر کو بتانے دیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ نہیں جناب والا آج کیاہے؟ جس چیز کی طرف ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی پیرا ملٹری فورسز ' انتظامیہ مکمل طور پر ایک سامراجی دور کے آپریشن پر لگی ہوئی ہے ۔ آپ آج ' میں یہ تجویز کروں گا ' کہ ایک سینٹ کی کمیٹی بنائیں جو وہاں اس علاقے میں جاکر' خار ' نواگئی ' عنائت کلے ' یا مٹہ میں جاکر دیکھے ۔ وہاں جو کارروائی ہو رہی ہے' اس کی انکوائری کرے ۔ اصل بات یہ ہے جناب والا لیکن میں انتہائی معذرت کے ساتھ ' ------

جناب چیئرمین ۔ یہ دیکھیں ناں وقت سارا ختم ہورہا ہے ۔ ابھی انہوں نے جواب دینا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ۔ میں اس بات کو خصوصی طور پر' جناب والا آپ کو اس کی اہمیت' انگریزوں کی کتابوں میں آپ پڑھیں گے ۔---

جناب چیئرمین ۔ یہ سمجھ آگئی ناں کہ آپ نے کہہ دیا کہ سامراجی نظام قائم ہو رہا

ہے، مکانات گرائے جارہے ہیں ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ نہیں جناب جس طرح آپ وقت کو اہمیت دے رہے ہیں ۔ جناب والا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ اس لئے کہ آپ بنیادی مسئلے پر آتے نہیں ہیں کہ جی یہ discuss ہو چکا ہے ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا وزیرستان سے لے کر خیبر تک جو ہم پر آپریشن ہوتے تھے ملٹری کے انگریزوں کے یہ اسی طرح کا آپریشن ہے ۔ لیکن ہمارا ہاؤس اس کو lightly لے رہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی سمجھ آ گئی ہے ۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین اگرچہ ایک واقعہ ہو چکا ہے اورختم ہو چکا تھا ۔ اور اس کو زیر بحث لایا گیا بالفرض تو آپ کا موقف پھر صحیح تھا ۔ لیکن ایک چیز جاری ہے اور اس کے بعد کے واقعات جو پیش آرہے ہیں اور اس کو ماضی کے حوالے کریں گے کہ وہاں بات ہوئی تھی ۔ آج ہمیں وہاں نئی صورتحال در پیش ہے اور آج بھی وہ عمل جاری ہے اورختم نہیں ہوا تو اس نئی صورتحال پر وزیر داخلہ ہمیں بتائیں کہ کیا ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی سمجھ آ گئی ۔ آپ ان کو موقع تو دیں ناں ۔ جی اجمل خٹک صاحب بہت مختصر بات کریں جی ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جی مختصر جی ۔ جناب گچکی صاحب نے، جو مجھے یقین ہے کہ اب بھی میرا اور اس کا نظریہ اس بارے میں ایک ہے ، نہ معلوم یہ سوال کیوں اٹھایا؟ اس نے کہا کہ ہم اسلام کے مخالف ہیں۔ ہمارا نظریہ اور مطالعہ یہ ہے کہ اسلام احترام آدمیت ، اور مساوات کا مذہب ہے ، عدل کا مذہب ہے ۔ آفاقی، ابدی، ازلی اور لازوال مذہب ہے ۔ جو لوگ ہمارے اس نظریئے کے برعکس مذہب کو اپنے مفاد، اپنے اقتدار، اپنی ذاتی مخصوص سیاست اور اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں ، ہم اس کے مخالف ہیں اور اس کے مخالف رہیں گے ۔ اس کو کوئی جو بھی معنی دے ۔ ہم اس کے لئے فخر سے کہتے ہیں کہ ہم

اس نظریئے پر ہمیشہ قائم رہیں گے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا نظریہ ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔جی آفتاب شیخ صاحب۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Sir, I draw your attention to Rule 75, sub rule (d), that is rule on which other side has placed reliance. Sir, I would not have arisen to speak on this point, but this is a very important matter and it relates to the procedure of this House. Sir, the question is that when a transaction is complete, it is passed. It is closed. If that transaction has been discussed in the National Assembly we can't discuss it here 4 months before, that rule comes in our way. But if the cause of action has arisen, if the cause of action recurs, if the same event takes place every day then it is not passed and closed.

جناب چیئرمین۔ آپ کی بات ایک لحاظ سے درست ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اصل جو بات تھی اگر اس پر بحث ہو چکی ہے تو بعد میں جو جاری ہے وہ تو enforcement of law and order ہے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh : Sir I am talking about the procedure and about the application of Rule 75, Clause (b). My submission is that all along, the thurst of the observation of the Chair was that because this matter has been threadbarely discussed in the National Assembly, therefore, this matter cannot be taken up here in this august House. My submission is that when the cause of action recurs every day, the ruling of Chair will kindly keep this thing in view.

جناب چیئرمین۔ میں نے کہا ناں کہ میرا veiw یہ ہے کہ اگر تو recurring ہو تو آپ کی بات صحیح ہے لیکن ان سب سے پہلے اس معاملے پر بات ہو چکی ہے۔ یعنی اصل جو بات تھی وہ یہ تھی کہ یہاں پر قانونی' جس طرح کہا گیا کہ قانونی خلاء پیدا ہو گیا' سپریم کورٹ کی

judgement تھی ' اس کے بعد قانون بھی ہے ' او . یوں وہاں پہ ایک فساد پیدا ہوا' لوگوں کی ایک تحریک شروع ہوئی۔ تو وہ یہ سب تھا۔ باقی جو ہے وہ تو اس کی enforcement کی بات ہے ناں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر یہ تو آپ مانیں ناں کہ وہاں یہ واقعہ ایک دن نہیں ہوا۔ ایک دن ہوا' دوسرے دن ہوا' تیسرے دن ہوا۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی' حافظ صاحب نے بات نہیں کی ہے' ان کو بولنے دیں۔

حافظ حسین احمد ۔ جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ یقیناً مالا کنڈ میں جو صوبائی حکومت کے زیر انتظام ہے ان کا یہ حق بنتا تھا کہ وہ خلاء کے دوران اپنے لئے کسی قانون کا مطالبہ کرتے۔ لیکن عجیب ستم ظریفی ہے کہ ہمارے فاٹا کے محترم دوست جنھوں نے بات کی وہ بھی ایک قبائلی علاقے کی نمائندگی کرتے ہیں لیکن میں جناب ایک اہم مسئلے کی جانب گزارش کروں گا کہ اس حق سے آپ فاٹا اور پاٹا کو کیوں محروم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور جب ان کی یہاں نمائندگی ہے' تو کیا ان کی یہ نمائندگی سو فیصد صحیح ہے۔ یہاں پہ ہم جو چھوٹے صوبے ہیں جن کا آخری آسرا جو ہے وہ سینٹ ہے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں پہ مساوی نمائندگی کو جو چاروں صوبوں کی ہے اس کو ایک انکل اور ایک عجیب طریقے سے غیرمتوازن کیا گیا ہے یعنی بلوچستان کے ۱۹ نمائندے ہیں' لیکن صوبہ سرحد کے ۲۷ نمائندے ہیں' پنجاب کے ۲۲ نمائندے ہیں' آپ نے اسلام آباد کو الگ کر کے یہاں بھی ہماری چھوٹے صوبوں کی مساوی اکثریت کو نشانہ بنایا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ یہاں پہ آپ ان کو نمائندگی دیں۔ آج اس لئے ان کے ہاتھ میں کلاشنکوف ہے کہ ان کی نمائندگی صحیح طور پرنہیں ہو رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہاں سے آپ کس حیثیت سے ۔۔۔یا تو رقبے کے حوالے سے آپ ان کو نمائندگی دیں تو پھر بلوچستان کی اکثریت ہو گی' اگر آج کی نمائندگی دی گئی ہے جو آبادی کے حوالے سے ہے تو پھر آبادی کے حوالے سے دیں۔ یہاں پر ۸ ایم این اے بنتے ہیں اور ایک ایم این اے ایک سینیٹر کو منتخب کرتا ہے۔ لیکن دوسرے حوالے سے اگر آپ دیکھیں گے تو پھر ہمارے پنجاب کے کتنے ایم پی ایز جو ہیں وہ ایک ۔۔۔

جناب چیئرمین۔ اب آپ منسٹر صاحب کو موقع دیں ناں کہ وہ جواب دے دیں۔

حافظ حسین احمد ۔ میں گزارش کروں گا کہ اس بارے میں بھی سینٹ سوچے کہ اگر

وہ آج اس آخری حد تک مجبوراً پہنچ چکے ہیں اس لئے کہ ان کو اپنے نمائندوں سے توقعات نہیں ہیں اور ان کی جو نمائندگی ہے وہ براہ راست نمائندگی نہیں ہے اس لئے وہ اپنے مطالبات کے لئے، اپنے قانون کے لئے، اپنے آئین کے لئے انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

مولانا سمیع الحق ۔ میں آپ کے توسط سے اپنے قبائلی محترم اراکین سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ آپ سارے علم و فضل والے ساتھی ہیں جناب سخی جان کی طرح کے لوگ آئندہ منتخب نہ کیا کریں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اجمل خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ جناب چیئرمین! آپ نے قواعد و ضوابط کا اشارہ دیا، ہمیں منظور ہے۔ لیکن اس کے بعد جو واقعات نئے ہوئے ہیں کیا اس پر بھی ہم بحث نہیں کر سکتے۔ مثلاً آج "نوائے وقت" اخبار میں خبر ہے کہ خیبر ایجنسی میں تنظیم علمائے خیبر ایجنسی میں تحریک نفاذ شریعت شروع کرنے کا اعلان ہو گیا۔ باجوڑ کے قبائلیوں کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ اگر حکومت نے شریعت نافذ نہ کی تو بزور بازو نافذ کی جائے گی۔ اس دن میں نے کہا تھا کہ جناب چیئرمین صاحب اس کو معمولی یا سادہ یا ایسا مسئلہ نہ سمجھا جائے، یہ جیسے میں نے کہا تھا کہ پورے قبائل میں اور پورے ملک میں پھیل سکتا ہے اس لئے اس پر، ان نئے حالات پر جو پیش آنے والے ہیں۔۔۔۔۔ آپ نے کہا، وزیر داخلہ صاحب نے کہا کہ ایک شخص کو ہم نے راضی کر لیا ہے لیکن اگر بحث ہو گی تو ہم بتائیں گے کہ وہ قبائلی علاقہ جیسے آپ فرما رہے ہیں کسی ایک شخص کا غلام نہیں ہے۔ وہاں جو نظام ہے وہاں ہر معتبر آزاد ہے بلکہ وہاں ہر شخص آزاد ہے۔ وہاں پر جرگہ ہے، جرگے سے زیادہ آزاد سسٹم میرے مطالعہ میں نہیں ہے، ہمارے جرگے سے کوئی سسٹم بہتر ہو گا کم از کم میرے کمزور ذہن کے محدود مطالعہ میں ایسا منظم سسٹم نہیں آیا۔ تو سوال یہ ہے کہ اس جرگے کو مطمئن کرنے کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے۔ وہ مان سکتے ہیں یہ تمام باتیں۔ اس لئے اس پر بحث کی جائے۔ ہمارے پاس اس کے لئے تجاویز ہیں۔ ممکن ہے وزیر داخلہ صاحب اور حکومت اس کو مان جائے۔ امن کے لئے، ملک کے لئے، قبائل کے لئے، اسلام کے لئے، شریعت کے لئے، ہم ایسی بات نہیں کریں گے جو اس وقت ہم خدا، رسول، قرآن وسنت، شریعت سے ناجائز یا سیاسی فائدہ اٹھائیں۔ یہ نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جناب، پہلے وزیر صاحب کر لیں۔

جناب محمد افضل خان۔ میں نے صرف وضاحت کرنی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جی۔

جناب الیاس احمد بلور۔ کیا یہ mover ہیں؟

جناب چیئرمین۔ نہیں جی منسٹر جواب دے رہے ہیں۔ نہیں یہ بتائیں کہ یہ معاملہ پاٹا کا ہے یا فاٹا کا ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ پاٹا کا ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ انہوں نے غلط کہا یہ پاٹا کا نہیں ہے۔ فاٹا کا ہے۔

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ کیا بات کرتے ہو، مالاکنڈ ایجنسی پاٹا کا ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ یہ فاٹا کے وزیر نہیں ہیں۔

جناب محمد افضل خان۔ وزیر نہیں، میں پاٹا کا رہنے والا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ یہ واقعہ میں پوچھ رہا تھا کہ پاٹا کا ہے یا فاٹا کا ہے۔

جناب محمد افضل خان۔ یہ پاٹا کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ پراونشل کا ہے۔

جناب محمد افضل خان۔ جی ہاں اسی کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ جو صوبائی علاقہ ہے اس کا ہے۔

جناب محمد افضل خان۔ جی ہاں اس کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر آپ سینٹ میں کیسے اس کو لا رہے ہیں۔

جناب محمد افضل خان۔ جناب آپ سنیں مجھے موقع دیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب افضل خان صاحب۔

جناب محمد افضل خان۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ محترم چیئرمین صاحب میں چونکہ اس علاقے کا رہنے والا ہوں اور اس علاقے کا رہنے والا اس طرف بھی ایک سینیٹر فتح محمد خان تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کے سامنے اور اپنے ان علماء کے سامنے اور اپنے بھائیوں کے سامنے جو حقائق ہیں وہ رکھتا ہوں۔ اور پھر ان سے پوچھتا ہوں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ یہ تو بحث شروع ہوگئی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں بحث نہیں کرنی۔

جناب محمد افضل خان۔ میں تو حقائق کی بات کرتا ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں اگر آپ کوئی بحث چھیڑ دیں گے تو پھر ۔۔۔۔۔۔

جناب محمد افضل خان۔ نہیں جی بحث میں نہیں کروں گا۔ اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں حقائق بیان کروں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔(مداخلت)

جناب الیاس احمد بلور۔ یہ mover ہیں یا جواب دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ بات سن لینے دیں۔ یہ جواب دے رہے ہیں۔ جی افضل خان صاحب۔

جناب محمد افضل خان۔ جناب چیئرمین سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ میرے یہ تمام بھائی بول رہے تھے میں یہاں بیٹھ کر سن رہا تھا۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ اگر ان کو خاص کر الیاس بلور اور ان لوگوں کو میرے کہنے سے کوئی اعتراض یا تکلیف ہوتی ہے تو میں ان کو تکلیف نہیں دینا چاہتا۔ میں بیٹھ جاؤں گا لیکن ۔۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ بات تو سن لیں ۔۔۔۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم ان کی تقریر سننے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر یہ بولیں گے تو پھر ہمیں بھی اجازت ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر بعد میں سنیں گے، پہلے ان کی تو سن لیں۔ اتنا حوصلہ تو رکھیں کہ بات ان کی سن لیں۔

جناب محمد افضل خان۔ جناب چیئرمین آپ کے علم میں لانے کے لئے۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ اختلافی بات نہ کریں۔ آپ دیکھیں کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے اس کا جواب آپ نے دینا ہے پہلے یہ بتائیں جس طرح اقبال حیدر صاحب نے کہا تھا کہ یہ چار مہینے پہلے ڈسکس ہو گیا ہے نیشنل اسمبلی میں۔

جناب محمد افضل خان۔ جی ہاں۔

جناب چیئرمین۔ نمبر ۲ یہ بتائیں کہ یہ پاٹا کا معاملہ ہے یا فاٹا کا ہے۔

جناب محمد افضل خان۔ یہ پاٹا کا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ نمبر ۳ وزیر داخلہ صاحب یہ کارروائی جاری ہے اور کیوں جاری ہے۔ (مداخلت) بھئی جواب تو دینے دیں آپ۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, it started with the PATA because that is where after the Supreme Court decision a vacuum was created. As far as FATA is concerned, it spilt over into Bajour because they are contiguous......

Mr. Chairman: So, the basic issue is PATA.

Maj.Gen.(Retd.) Naseerullah Khan Babar: Yes, PATA

Mr. Chairman: So, the situation of the people wanting Shariat has spilt over into that but the legal problem remains. PATA problem?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: But it will not be applied to them because they have a regulation, the FCR and Riwaj which is acceptable to them. It is a Provincially Administered Tribal Area issue where after the Supreme Court decision a vacuum came about and then to fill up that vacuum they asked for the Shariat.

جناب چیئرمین۔ تو بات صاف ہو گئی No. 1, it relates to PATA. صحیح بات ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک ۔ جناب چیئرمین صاحب کوئی دعویٰ کرے کہ ہم وہاں کے ہیں یہ اور بات ہے ہم بھی وہاں کے ہیں۔ باجوڑ فاٹا میں ہے اور سوات پاٹا میں ہے۔

جناب چیئرمین۔ صحیح بات ہے لیکن جو بنیادی مسئلہ ہے ۔ یہ جو سوال ہے کہ شریعت نافذ کی جائے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ وہ پاٹا کی ہوئی ہے۔ باقی situation بعد کی development ہے So since a matter has been discussed in the National Assembly therefore, it cannot be discussed in Senate under Rule 75(d). O.K. Now we will move on to ... جی اقبال حیدر صاحب۔

حاجی سخی جان۔ میرے کو کس نے بنایا ہے ، وہ کون تھا جو بول رہا تھا ، آپ کو انڈیا کے لئے ممبر ------میں وقار رکھتا ہوں ، میں عزت رکھتا ہوں ، مجھے قوم پسند کرتی ہے ، میں قوم کا ساتھ دیتا ہوں ، چور نہیں ہوں ۔

جناب چیئرمین۔جی نمبر 3 سید اقبال حیدر صاحب۔

ORDINANCES-----LAID

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir I lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

1. The National Fund for Cultural Heritage (Amendment) Ordinance, 1994 (LXIX of 1994).

2. The Criminal Law (Third Amendment) Ordinance, 1994 (LXXIII of 1994).

3. The Agriculture Pesticides (Amendment) Ordinance, 1994 (LXXIV of 1994).

4. The Pakistan Environment Protection (Amendment) Ordinance, 1994 (LXXV of 1994).

5 The Anti-Narcotics Task Force Ordinance, 1994 (LXXVI of 1994).

6 The Senate (Election) (Sixth Amendment) Ordinance 1994 (LXXVIII of 1994).

Mr. Chairman: Ordinance is stand layed. Mr. Blunder No. 7

سید اقبال حیدر۔ سر یہ نمبر ۷ پے agreement ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔اچھا پھر move کردیں۔

MOTION UNDER RULE 149

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, I move that the House Committe as envisaged by Rule 149 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988 be composed and elected, consisting of the following members:-

1. Mr Imdad Ali Awan.
2. Haji Noor Sher Khan.
3. Malik Muhammad Hayat, Senator.
4. Dr. Muhammad Rehan, Senator.
5. Syed Muhammad Fazal Agha, Senator.
6. Makhdoom Syed Hamid Raza Gillani, Senator.

Mr. Chairman: It has been moved by the Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the House Committee as envisaged by Rule 149 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 be composed and elected, consisting of the following members:-

1. Senator Imdad Ali Awan

2. Senator Haji Noor Sher Khan

3. Senator Malik Muhammad Hayat

4. Senator Dr. Muhammad Rehan

5. Senator Syed Muhammad Fazal Agha

6. Senator Mokhdoolm Syed Hamid Raza Gillani

(The motion was carried)

Mr. **Chairman**: The members named above are hereby declared elected to the Committee. Item No. 5 Mr. Anwar Bhinder.

MOTION UNDER SUB-RULE (1) 171

Ch. **Muhammad Anwar Bhinder**: I beg to move that under sub-rule (1)171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 1994], be condoned till today.

Mr. **Chairman**: It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that under sub-rule (1)171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, delay in the presentation of report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 1994], be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 6. Anwar Bhinder Sahib.

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE ------PRESENTED

Ch Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I beg to present the report of the Standing Committee on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 (The Limitation (Amendment) Bill, 1994).

Mr Chairman: The report stands presented.

Next is item No 7. Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: I discussed it with the Leader of the Opposition. They prefer to discuss the Karachi situation, which is listed under item No 15, but I may also make a motion as desired by the members of the MQM. There is one motion which is inconclusive (No 15). That reads the House may discuss the Law and Order situation in Sindh province with a particular reference to Karachi. I may add that the motion which I am moving now be clubbed with this motion and so both the debates be [illegible] and [illegible] discuss it for two hours. This House may discuss the prevailing law and order conditions in the Karachi Division and other parts of Sindh.

DISCUSSION ON THE LAW AND ORDER SITUATION IN KARACHI

جناب چیئرمین: تو اس میں کتنا discussion کرنا ہے؟ کس کس نے بولنا ہے؟ کوئی فیصلہ ہوا ہے اس پر؟

راجہ محمد ظفر الحق: جناب اس میں پہلے بھی تھوڑی بحث ہوئی تھی لیکن چونکہ روز بروز کراچی کے حالات خراب ہو رہے ہیں اور باقی سندھ کے بھی اس لئے یہ معاملہ جو ہے باقی ساری چیزوں پر اس کو ترجیح دینی چاہیئے۔ اس لئے میں یہ تجویز کروں گا کہ جو ممبران بولنا چاہیں گے ان کے نام ہم آج دے دیں گے زیادہ تعداد میں نہیں لیکن ہماری خواہش یہ ہوگی کہ اس کے اوپر کوئی قرارداد ہو اور اس قرارداد کے تحت اس معاملے کو صحیح طریقے سے سنجیدگی سے لیا

جائے ۔ یہ صرف ایک طرف سے یا دوسری طرف سے بحث کر کے کوئی point score کرنے والی بات نہیں ہے ۔ کراچی کے لئے کوئی تجویز ہونی چاہیئے کہ کیا کرنا چاہیئے ؛ سینٹ کا اصل کام یہی ہے ' اس نے ان کے نام جو ہیں وہ انشاء اللہ ہم دے دیں گے لیکن یہ جو آپ آئندہ دن مقرر کریں گے وہ کراچی کے اوپر ہو ۔

جناب چیئرمین ، نہیں تو آج شروع کرتے ہیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق ، آج ہی سے شروع کردیں ۔

جناب چیئرمین ، اس میں یہ بحث کر لیں ۔۔۔

سید اقبال حیدر ، یا پھر آج ایک دو بل نکال دیں ؛

راجہ محمد ظفر الحق ، بل نکل نہیں سکیں گے ۔ بل نہیں نکلیں گے ۔

سید اقبال حیدر ، راجہ صاحب ہم آپ کی ہر بات کو تحمل سے مانتے ہیں آپ ہماری ایک بات کو مان لیں

راجہ محمد ظفر الحق ، ہم آپ کو کہتے ہیں کہ آپ اپنی priority ٹھیک کریں ۔ ملک جل رہا ہے ۔ امن و امان تباہ ہوچکا ہے ۔ یہ بل آپ کس کے لئے بنائیں گے ؛ لوگ نہیں آئیں گے تو بل کس کے لئے بنائیں گے ؛

جناب چیئرمین ، بہتر یہ ہے کہ آپ آپس میں فیصلہ کر لیں بجائے اس کے یہ جھگڑے ہاؤس میں آئیں۔

سید اقبال حیدر ، اس موضوع کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ انتہائی اہم مسئلہ ہے ۔ کراچی میں امن و امان کی جو صورتحال ہے وہ انتہائی تشویشناک ہے ' اس کے اوپر کھل کر بحث ہونی چاہیئے ۔ میں نے اسی لئے خود motion move کیا ہے کہ باقی 'items چھوڑ کر ۔ لیکن اگر حزب اختلاف کی یہ خواہش ہو کہ بحث آج نہ کریں پرسوں کریں تو ۔۔۔۔

جناب چیئرمین ، اقبال حیدر صاحب ' ابھی میں اس پر بحث شروع کرا دیتا ہوں ۔ باقی ایجنڈے پر آپ ' ملک صاحب اور راجہ صاحب بیٹھ کر طے کر لیں ۔

سید اقبال حیدر، سر میں بحث شروع کر دیتا ہوں I may by permitted to move

راجہ محمد ظفر الحق ، نہیں move تو وہ کریں گے ناں۔

جناب چیئرمین ، نہیں move تو انہوں نے بھی کیا ہے۔

سید اقبال حیدر، move تو ہم نے کیا ہوا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ، کس کا؟

جناب چیئرمین ، آج انہوں نے نیا motion move کیا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق ، یہ تو move ہو چکا ہے۔ بحث جاری ہے اور کیا move کریں گے۔

جناب چیئرمین ، نہیں ہوا یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ move تو ہوا ہے لیکن MQM کے حضرات نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ نیا موشن پیش کیا جائے۔

راجہ محمد ظفر الحق ، یہ تو ہم نے لکھ کر دیا ہوا ہے۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق ، اصل میں وزیر قانون بالکل غلط بیانی کر رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر، نہیں غلط بیانی نہیں کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین ، اقبال حیدر صاحب! آپ کو بھی آخر بولنا تو ہے ناں۔ آپ بول لیں یا دوسرا بول لیں۔

سید اقبال حیدر ، نہیں مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن اگر معزز قائد حزب اختلاف نے یہ کہا کہ ماضی کے موشن پر ہی بحث ہونی ہے تو اس پر تو زیادہ تر اراکین سینٹ بول چکے ہیں۔ پھر انہی دوبارہ موقع نہیں ملے گا۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق ، جب یہ سیشن شروع ہوا تھا اس دن ہی ہماری یہ بات ہوئی تھی کہ کراچی کے معاملے کے اوپر بات ترجیح کے ساتھ کی جائے گی۔ یہ اس سیشن کے دوران

فیصلہ ہوا تھا۔

جناب چیئرمین ، نہیں راجہ صاحب ، جو پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ یہ موشن پرانا چلا آ رہا ہے ۔ اس موشن پر بہت سے حضرات بول چکے ہیں ، اب صورتحال یہ ہے کہ کیا یہ حضرات دوبارہ بولنا چاہیں گے ؛

راجہ محمد ظفر الحق ، بالکل ، کیونکہ معاملہ ہی ایسا ہے ۔

جناب چیئرمین ، نہیں معاملہ ایسا ہے تو پھر اسی موشن پر بحث ہوگی یا نئے موشن پر ؛ میں ٹیکنیکل بات کر رہا ہوں کہ ایک موشن پہ پہلے سے بات ہو چکی ہے ، اس پہ کچھ لوگ بول چکے ہیں اگر اسی موشن پر کرنا تو دوبارہ میں ان کو دوں۔

راجہ محمد ظفر الحق ، انہوں نے دوبارہ یہ کہ کر دیا ہے -----

جناب چیئرمین ، تو پھر نیا موشن ہوا نا۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق ، کئی لوگوں نے تو ابھی بات نہیں کی تھی ۔ اور اس دفعہ آپس میں یہ understanding ہوئی تھی کہ اس مسئلے کو حل کیا جائے گا ۔

جناب چیئرمین ، نئے موشن کی اہمیت یہ ہو جاتی ہے کہ چونکہ اب نیا موشن آ گیا ہے ، آپ بول سکتے ہیں ۔ تو آپ اس طرح کریں مجھے لسٹ دے دیں ۔

(مداخلت)

راجہ محمد ظفر الحق۔ یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے ۔ I will sort it out ۔

جناب چیئرمین : جی گھکی صاحب آپ کیا فرما رہے ہیں ۔

جناب منظور احمد گھکی۔ جناب والا میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ موشن جو ہے یہ ہم چار آدمیوں نے نے move کیا تھا۔ اس پہ تقریباً اس ہاؤس کی اکثریت نے تقریریں کر لی تھیں۔ ایک موشن جو پہلے move ہو چکی ہے۔ اس پہ debate ہو چکی ہے ۔ اس کو دوبارہ نئے سرے سے کرنا ، نہیں ہو سکتا ۔ under rule یہ ہے کہ اگر اس پہ discussion کرنی ہے تو پھر ایک نیا motion move کریں ۔

جناب چیئرمین۔ نیا ہو گیا ہے ناں کہ دیا ہے انہوں نے ۔ لاہنسٹر نے کر دیا ہے ۔ اچھا یہ بتائیں کہ بولنا کس کس نے ہے ۔مجھے نام دے دیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔دونوں اطراف سے نام لیں ۔

جناب چیئرمین ۔ دونوں اطراف سے نام دے دیں ۔ I would like to get names from both sides who want to speak on this matter. جو بولنا چاہ رہے ہیں حضرات وہ مجھے نام دے دیں ۔لسٹ بنا لیتے ہیں تاکہ مجھے پتہ ہو کہ کتنے حضرات بولنا چاہتے ہیں ۔ اس کے علاوہ راجہ صاحب اس پر کوئی time limit بھی fix کر لیں کہ maximum کتنا کوئی بول سکتاہے۔ کچھ تو regulate ہو جانے ناں۔ تو اس پر کتنا کر لیں۔ میرا خیال ہے کہ 10 minutes are sufficient ۔ راجہ صاحب آپ کے گرد لوگ کیوں جمع ہو گئے ہیں ۔

راجہ محمد ظفر الحق۔صلاح مشورہ کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔صلاح مشورہ کرناہے تو پھر میں adjourn کر دوں ۔۔اچھا ہو گیا ۔میرا خیال ہے اس طرح کرتے ہیں leader of the party 15 minutes باقی دس منٹ ۔OK۔ پہلے میرا خیال ہے کہ نسرین جلیل صاحبہ کدھر ہیں ۔ where is she?۔ نسرین جلیل صاحبہ آج آپ بات کرنا چاہیں گی ۔ are you ready کیونکہ آپ کو پچھلی دفعہ بھی موقع نہیں ملا تھا and you were insisting that you must be given a chance to speak on Karachi. O.K We will start with a lady speaker Nasreen Jalil جی نسرین جلیل صاحبہ۔

محترمہ نسرین جلیل ۔ جناب چیئرمین یہ موشن مئی کے مہینے میں ہاؤس میں discussion کے لئے admit ہوا تھا۔ اور آج چھ مہینے گزر جانے کے بعد بھی کراچی میں حالات بجائے بہتر ہونے کے خراب ہوتے ہیں۔ کسی کی بھی زندگی وہاں محفوظ نہیں ہے اور آپ لوگ اخبارات میں اس کی تمام تفصیلات مستقل پڑھتے رہتے ہیں ۔میں اپنے حوالے سے یہ کہوں گی کہ جب میں کراچی میں تھی تو مستقل جانے نماز پہ بیٹھ کر اپنے بچوں کے لئے خیریت سے گھر واپس آنے کی دعا کر رہی ہوتی تھی اور یہی حال کراچی کی ہر ماں کا ہے ۔ وہاں پر دہشت گرد کھلے عام اسلحہ لے کر گھوم رہے ہیں ۔جب کہ نہتے شہریوں کی تلاشی لی جاتی ہے اور تذلیل کی جاتی ہے ۔وہاں پر حالات اتنے برے ہیں کہ تھانے سر شام ہی بند ہو جاتے ہیں ۔ مہاجروں کو

دیوار سے لگانے کا عمل ساتھ ساتھ جاری ہے۔ جناب چیئرمین، کراچی میں مہاجروں اور دوسرے اہالیان شہر کو ایم کیو ایم کا ساتھ دینے کی پاداش میں بدترین سیاسی ریاستی تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، پچاس، پچیس، سو لوگ روز گرفتار ہوتے ہیں جن میں criminals شامل نہیں ہیں۔ وہ لوگ جو ڈکیتی کر رہے ہیں، جو دہشت گردی کر رہے ہیں وہ اس میں شمار نہیں ہیں extra judicial killings ہو رہی ہیں torture, raid مہاجر آبادیوں کا باقاعدہ محاصرہ recovery of arms کے نئے کیا جاتا ہے اور جو اسلحہ برآمد ہوتا ہے اس کی رسید تک نہیں دی جاتی لائسنس شدہ arms کی، تاکہ وہی اسلحہ دوبارہ استعمال کر کے یہ ظاہر کیا جائے کہ ایم کیو ایم کے لوگ یا مہاجر اس کو استعمال کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین، جھوٹے مقدمات بنا بنا کر لوگوں کو intimidate اور harass کیا جا رہا ہے، عوام کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ جناب چیئرمین کراچی تباہ ہو رہا ہے، معیشت تباہ ہو رہی ہے، پاکستان تباہ ہو رہا ہے۔ فوج کو عوام کے خلاف استعمال کیا گیا، فوج بدنام ہو رہی ہے اور میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ حکومت ان سب چیزوں کی وجہ سے خود کمزور ہو رہی ہے تو ان سب چیزوں کا مقصد کیا ہے، اس لئے کہ میں اور آپ ایک دوسرے کو نہیں مار رہے، ہم میں اور آپ میں نفرتیں نہیں ہیں۔ قتل جو لسانیت کے نام پر ہو، جو کسی پارٹی کے نام پر ہوں یا کسی فرقہ واریت کے نام پر ہوں وہ کروائے جا رہے ہیں۔ حقیقی ایم کیو ایم کو اسلحہ دے کر ایم کیو ایم کے کارکنان کو چن چن کر مروایا جا رہا ہے۔ قتل کروایا جا رہا ہے اور اب جن لوگوں نے حقیقی کو اسلحہ دیا وہ خود حقیقی کو بھی مار رہے ہیں۔ جناب چیئرمین، سینٹ کمیٹی نے فرقہ واریت کا مورد الزام agencies کو ٹھہرایا ہے اس سے پہلے بھی کراچی کو اور ملک کو destablise کرنے کی کوششیں کی جاتی رہیں ہیں۔

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Mr. Justice (Retd.) Javid Iqbal]

محترمہ نسرین جلیل : آج کراچی مقتل بنا ہوا ہے سینٹ میں ایسے ممبران بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ تمام تر قتل و غارت گری کے باوجود وہاں پر حالات normal ہیں۔ ان کا تجاہل عارفانہ حکومت کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں پر پارلیمنٹ کے تقدس کی بات ہوئی۔ سینیٹر

کمال ظفر نے تمام institutions کو آبگینوں سے تشبیہ دی اور یہ کہا کہ جناب ہمیں ان کی حفاظت کرنی چاہیئے مگر کوئی حکومت کو یہ باور کروانے میں کامیاب نہیں ہوا ہے کہ پاکستان کے ہر شہری کو باعزت زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے' ان کی جان و مال کا تحفظ حکومت کا فرض ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خدارا فوج کو اپنے ہی ملک کے عوام کے خلاف استعمال نہ کیجئے۔ ملک کو تباہی کی طرف نہ لے جائیے۔ جناب چیئرمین ایم کیو ایم سندھ کے شہری علاقوں کی نمائندہ جماعت ہے' وہ political force ہے۔ وہ مسائل کا political solution چاہتی ہے۔ ایم کیو ایم violence نہیں چاہتی۔ ایم کیو ایم نے کوئی جہاز اغوا نہیں کیا ہے' کہیں بم نہیں گرایا ہے' ہم تین سینیٹر پارلیمنٹ میں بم باندھ کر نہیں آئے ہیں۔ It is the PPP which has always been linked with terrorism and is encouraging terrorism in Sindh today.

جناب چیئرمین! ۲ مارچ کو سینٹ کے الیکشن کے موقع پر سندھ اسمبلی کے اندر پیپلزپارٹی کے منسٹر نادر مگسی اپنے armed guard کے ساتھ آئے اور سندھ اسمبلی کے premises میں انہوں نے عارف صدیقی ایم پی اے حق پرست کو بٹوں سے اتنا مارا کہ وہ زخمی ہو گئے اور ان کو ہسپتال میں داخل کروایا گیا' صحافی بھی وہاں موجود تھے اور وہ آج بھی Local Bodies کے منسٹر ہیں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو unseat کرنا چاہیئے تو انہوں نے unseat تو کجا' ان کو suspend تک نہیں کیا۔ آج بھی وہ منسٹر ہیں۔ دوسری طرف جناب چیئرمین' فیروزہ بیگم جو کہ سندھ اسمبلی کی واحد خاتون نمائندہ ہیں' پچھلے دنوں ان کے گھر پر مستقل چھاپے مارے جاتے رہے اور ان کے چار بیٹوں کو گرفتار کر کے لے جایا گیا۔ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ ان کا تعلق ایم کیو ایم سے ہے۔ جناب چیئرمین' الطاف حسین اور ایم کیو ایم کے پاس عوام کا مینڈیٹ ہے۔ مگر وزیر اعظم صاحبہ کہتی ہیں کہ ہم ایسے لوگوں سے بات نہیں کریں گے جن کے criminals records ہیں اور دوسرے لوگوں سے بات چیت ہو رہی ہے میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ایم کیو ایم کے وہ کون سے لوگ ہیں جن پر دس بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ سو سوا سو مقدمے قائم نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین خواتین پر مقدمے قائم کئے گئے ہیں جن کی تعداد کئی سو میں ہے جن کا تعلق ایم کیو ایم کی لیبر ڈویژن میڈیکل ایڈ' لیگل ایڈ اور خواتین ونگ سے ہے وہ ڈاکٹرز ہیں انجینئرز ہیں اور وکلاء ہیں الطاف حسین اور ایم کیو ایم کے نمائندوں کو جھٹلانے کا مقصد یہ ہے کہ حکومت کو حقائق سے انکار ہے ایم کیو ایم کیسی بھی

ہے الطاف حسین کیسے بھی ہیں ان کے پاس عوام کا مینڈیٹ ہے۔ حکومت سندھ کے کسی بھی مسئلے کو حل کرنے میں دیانتدار نہیں ہے اگر وہ سمجھتی ہے ایم کیو ایم اور الطاف حسین سے بات مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے حالانکہ دنیا میں نیلسن منڈیلا یاسر عرفات اور برما کی مثال بھی موجود ہے۔ جناب چیئرمین پیپلز پارٹی والے کہتے ہیں کہ ہم نے کوڑے کھائے ہم نے بہت جدو جہد کی ہم نے بہت لمبیقید کاٹی ہم نے جمہوریت کے لئے کوشش کی۔ اپنے آپ کو جمہوریت کا چمپئین کہتے ہیں لیکن آج وہ بد ترین آمریت کی مثال پیش کر رہے ہیں مالاکنڈ کے حالات خراب ہو رہے تھے لیکن اسکے بارے میں کچھ نہ کیا گیا اور وہاں پر گھروں کو بلڈوز کیا جا رہا ہے سیاسی victimization جو ہوئی جس طرح سے پارلیمنٹ کے واقعات آپ کے سامنے ہیں میاں شریف کا چوہدری شجاعت حسین کا۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ لیکن debate should be on the particular motion اگر ہمارے دوست اور محترمہ اس کو widen کرنا چاہتی ہیں تو ہم اس کا خیرمقدم کرتے ہیں۔

Mrs. Nasreen Jalil: Mr.Chairman, I was giving an example

میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ کراچی میں بد ترین۔۔۔

Sheikh Rafiq Ahmed: I have said what is true and now it is up to the Chairman or the members. They can take a decision.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ۱۵ منٹ تک۔۔۔

Sheikh Rafiq Ahmed: Alright then we will also speak

جس کو ہم نے اسی طرح گالی دینی ہو گی اس کو دے دیں گے پھر آپ ہمیں روکیں گے نہیں۔

محترمہ نسرین جلیل، جناب چیئرمین ایم کیو ایم کے خلاف حقوق انسانی کی بدترین خلاف ورزیاں کی جارہی ہیں ہمارے جینے کے حقوق چھین لئے گئے ہیں کراچی میں ایم کیو ایم کے قتل کئے ہوئے ہیں حکومت کی سرپرستی دہشت گردوں کو حاصل ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شیخ صاحب آپ کا نام بھی مقررین میں ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا میں وضو کر کے واپس آرہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ٹھیک ہے جی۔

محترمہ نسرین جلیل جناب چیئرمین ایک ایک کارکن ایم کیو ایم کا جو ہے اس کو persecute کیا جا رہا ہے اور صرف اس وجہ سے مہاجروں کو نشانہ بنایا جارہا ہےکیونکہ ان کا کسی نہ کسی طرح سے تعلق ایم کیو ایم سے ہے گھر گھر تلاشی کے دوران خواتین کی بے حرمتی کی گئی ہے بچوں بوڑھوں اور جوانوں کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر نامعلوم جگہوں پر رکھا جاتا ہے۔ مہاجر بستیو ں کا محاصرہ کر کے مردوں کو دن بھر میدان میں بٹھایا جاتا ہے۔ شہر کو دہشت گردوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین یہ سب کچھ حکومت کررہی ہے میں سمجھتی ہوں کہ جب تک فوج کو عوام کے خلاف استعمال کیا جاتا رہے گا حالات بہتر نہیں ہوں گے جب تک حقیقی دہشت گردوں کی سرپرستی حکومت کرتی رہے گی حالات بہتر نہیں ہوں گے جب تک میز پر بیٹھ کر اس مسئلے کا حل تلاش نہیں کیا جائے گا اور جب تک پیپلز پارٹی یہ سمجھتی رہے گی کہ وہ by force لوگوں کو دبا سکتی ہے crush کر سکتی ہے، ختم کر سکتی ہے اس وقت تک مسئلے کا حل نہیں ہو سکتا جناب چیئرمین، سندھ حکومت جو ہے وہ ایک سندھی حکومت بن گئی ہے۔ وہ سندھ کی حکومت نہیں ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ۔

the Prime Minister should rise above her feudal and ethinic background and deal judiciously with the people of Pakistan and specially with Karachi or else she should resign.

آپ کے سامنے آئرلینڈ کے وزیر اعظم کی مثال ہے کہ مسٹر آرنلڈ نے controversial appointment کسی سینئیر جج کی تو اپوزیشن نے کہا کہ جی ہم آپ کے خلاف vote of no confidence لا رہے ہیں انہوں نے صرف ملک کی اور stability of peace کی خاطر یہ کہا کہ میں اور میری کیبنٹ resign کرتے ہیں۔ یہاں پر judiciary کو controversial بنایا گیا۔ پارلیمنٹ کی پوزیشن کو controversial بنایا گیا۔ روایات کو ختم کیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود کسی کے کان پر جو ں تک نہیں رینگی۔ جب تک ہارس ٹریڈنگ جاری رہے گی اور کیبنٹ میں جگہ موجود رہے گی۔ میں سمجھتی ہوں کہ کوئی بھی بہتری کی امید نہیں رکھی جا سکتی۔

جناب چیئر مین ! there is a crises in Pakistan w[illegible] is in an alarming proportion not

I just in Karachi اگر جناب میرے پاس وقت ہے تو میں ایک بات اور کہنا چاہتی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی کریں۔

محترمہ نسرین جلیل۔ میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ آج یہ خاتون اس ملک کی وزیراعظم ہیں لیکن کراچی میں مہاجر، بہنوں، بیٹیوں اور ماؤں پر جو ظلم کیا گیا ہے ایسا لگتا ہے جیسے وہ مفتوحہ علاقے کی خواتین کے ساتھ کیا گیا ہو۔ نہ صرف ان کو اپنے جوان بیٹوں کی لاشیں اٹھانی پڑیں ہیں، ان کے گھروں کو لوٹا گیا ہے اور انہیں اپنے گھر چھوڑ کر دوسری محفوظ جگہوں پر جانا پڑا ہے، بلکہ عبدالوحید جیسے نوجوان جس کی نوکری سٹیل مل میں تھی، اس کو مہاجر ہونے کی وجہ سے نکال دیا گیا۔ وہ وہاں جاتا رہا اور سٹیل مل والوں نے کہا کہ اگر آپ پیپلز پارٹی کی سفارش لے آئیں تو ہم آپ کو رکھ لیں گے۔ وہ بچہ مایوس ہو گیا اور اس نے خودکشی کر لی۔ جناب چیئرمین! جب حالات یہاں تک پہنچ جائیں تو آپ سوچیں کہ کیا ہو گا پھر میں آپ کو بلدیہ ٹاؤن کے بارے بتانا چاہتی ہوں۔ یہ ابھی کی بات ہے کہ بلدیہ ٹاؤن کا محاصرہ کیا گیا۔ ایک کیمپین اور دو گروپوں کے درمیان فائرنگ ہوئی۔ جب محاصرہ کیا گیا تو خواتین کو ان کے گھروں سے بالوں سے پکڑ کر، اور بالوں کو نوچ کر نکالا گیا۔ وہ پوری لہو لہان تھیں اور تین دن تک یہ محاصرہ جاری رہا۔ وہاں پر بچوں کو کھانے پینے کے لئے اور دوسری اشیاء تک نہیں پہنچ رہی تھیں تو ہم لوگ تیسرے دن وہاں گئے اور وہاں خواتین نے مجھے خود بتایا۔ اس دوران بلدیہ ٹاؤن جب محاصرے میں تھا تو وہاں ایک میٹرنٹی ہسپتال ہے۔ وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ وہاں پر ایک خاتون

she was about to deliver a baby, she was bleeding, but the Law enforcing agencies would not lead the medical staff look after her and the baby died as a result of that

تو اس سے زیادہ اور کیا ظلم ہو سکتا ہے؟ جناب چیئرمین! میں تو یہی سمجھتی ہوں کہ اگر یہ ظلم و ستم جان بوجھ کر، جس طرح سے ہم سمجھتے ہیں کہ جاری رکھا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ ایم۔ کیو۔ ایم اور مہاجروں کی آواز نہ نکل سکے۔ وہ کسی بات پر کچھ نہ کہہ سکیں اور تشدد سے ان کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس پر میں کیا کہوں صرف یہ کہ خدا کے لئے

اتنا ظلم نہ کیاجائے کہ عرش بھی کانپ جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ اس وقت پونے آٹھ ہونے ہیں اور سوا آٹھ بجے تک یہ اجلاس چلانے کا خیال ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں آٹھ بجے تک جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ تو پھر اس کا مطلب ہے کہ پندرہ منٹ اور ہیں۔ (مداخلت) اگر آپ دو منٹ میں بات کرلیں تو پھر میں اقبال حیدر سے کہوں گا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ آپ کو پہلے وقت دوں گا لیکن اب میرا خیال ہے کو چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ (مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بات یہ ہے کہ جناب چیئر مین! تقریریں اس جانب سے بھی ہوئی ہیں اور اس جانب سے بھی۔ جو معاملہ سامنے ہے وہ یہ ہے کہ کراچی کے مسئلے کو حل کرنا ہے۔ ماسوائے کہ یہ الزامات ہم پر لگائیں اور ہم الزامات ان پر لگائیں۔ اس سے مسئلے کا حل نہیں ہو گا۔ (مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں دو منٹ میں بات کرکے ختم کر دینا چاہتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آفتاب صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ اصل مسئلہ جو ہے وہ مسئلے کو سلجھانا ہے اور ایک دوسرے پر الزامات لگانے کا ----- (مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب والا' میرا کہنا یہ ہے کہ کراچی کے مسئلے کو حل کرنا ہے۔ ہم ان پر الزامات لگائیں' یہ ہم پر الزامات لگائیں' اس سے مسئلہ حل نہیں ہو گا--

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آفتاب صاحب نے صرف اتنا کہا ہے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ مسئلے کو سلجھانا ہے۔

(مداخلت)

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میرا کہنا یہ ہے کہ حکومت کی یہ commitment

ہونی چاہیے اور اس سائیڈ کی بھی یہ commitment ہونی چاہیئے کہ ہمیں کوئی ایسی صورتحال تجویز کرنی چاہیئے کہ جس سے کراچی کا مسئلہ حل ہو۔

(مداخلت)

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آج یہاں سینیٹ کے ممبران کے طور پر صوبوں کی اسمبلیوں اور قومی اسمبلی کے ممبران اور فاٹا اور Federal Area کے نمائندوں کے طور پر نمائندگی کر رہے ہیں تو ہمیں بجائے ایک دوسرے پر الزامات لگانے کے کوئی مثبت بات کرنی چاہیئے۔ میں کبھی ہاؤس میں بیٹھ کر ایک آدھ فقرہ کہہ دیتا ہوں تو ہمارے کراچی کے ایم کیو ایم کے رہنما، یہ ہمارے سینیٹرز کھڑے ہو جاتے ہیں اور شور، واویلا، رونا دھونا شروع کر دیتے ہیں وہ یہ حقیقت بھول جاتے ہیں کہ فوجی آپریشن تو نواز شریف صاحب کے عہد میں ہوا۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے خلاف اکثر و بیشتر مقدمات اس دوران تیار کئے گئے۔

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: This is no way. There was no interruption from our side when allegations were levelled against the Prime Minister.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ اب یہ طے ہو گیا ہے کہ ایک دوسرے پر الزامات نہیں لگائیں گے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا، میں کوئی allegation نہیں لگا رہا، میں تاریخ کا واقعہ بیان کر رہا ہوں، میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ کلاشنکوفیں چلاتے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ کراچی کی بدامنی کے ذمہ دار ہیں۔ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

(مداخلت)

Mian Raza Rabbani: Sir, nobody will be able to speak from that side also. We are making this very clear. When they were making a speech we heard them with the utmost respect and silence.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Please, don't make cross talk.

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا میں عرض کر رہا تھا کہ وہ کس طرح واقعات کو بیان کرتے ہیں ۔ میں تو الزامات لگا ہی نہیں رہا تھا۔ ان کا واقعات کو پیش کرنا اور اس کے نتیجے میں پاکستان پیپلز پارٹی کو گالیاں دینا محترمہ بینظیر بھٹو کو گالیاں دینا ۔ پاکستان میں crisis کی بات کرنا مجھے تو سمجھ نہیں لگتی ۔۔۔

Mr. Presiding Officer: we have decided that we are not going to level allegations on one another and we shall try to resolve this problem. This is a national problem which requires a solution.

جناب رفیق احمد شیخ۔ میں تو عرض کر رہا ہوں کہ یہ سب کچھ اتنی بار کہا گیا ہے یہاں بھی ' اخبارات میں بھی ' دوسری طرح بھی ۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے کیا کیا ۔ کتنے لوگ قتل کئے اور پاکستان پیپلز پارٹی نے کتنے لوگوں کو جیلوں میں ڈالا ۔ پولیس کیا کرتی ہے ۔ فوج نے کیا کیا ہے ۔ میں اس الجھن میں پڑ ہی نہیں رہا ۔ میں تو ان کو ایک چھوٹی سی بات عرض کر رہا تھا کہ وہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کو گالی دیتے ہیں ۔ جب وہ محترمہ بینظیر پر الزامات لگاتے ہیں تو اس حقیقت کو وہ کیوں بھول جاتے ہیں اور آرمی کا جو اپریشن شروع ہوا وہ ہم نے نہیں کیا ۔ آرمی کا اپریشن اس وقت شروع ہوا جب وہ صوبے میں جام صادق کی حکومت کا حصہ تھے ۔ جب وہ مظفر شاہ کی حکومت کا حصہ تھے they were very much the government when all this started اور ہماری تو reservation تھی آرمی کے action پر ہم نے کہا تھا کہ اس ایکشن کو سپورٹ کریں گے provided it is impartial, it is honest, it is fair, we are on record for that اور اکثر و بیشتر جتنے مقدمات بنے ہیں ایم کیو ایم پر

I can assure Mr. Chairman, and the House, almost all of them have been registered during the period when Mr. Muhammad Nawaz Sharif was the Prime Minister of Pakistan and Jam Sadiq and Muzaffar Shah Sahib were the Chief Minister of Sindh.

تو اب وہی آرمی کا اپریشن ۔۔ ہم نے تو یہ فیصلہ کر لیا ہے ۔ دوستوں نے بھی پڑھا ہو گا ۔ آپ نے بھی پڑھا ہو گا کہ Army operation is going to cease quite soon ہم تو آرمی کو ملوث

نہیں کرنا چاہتے ۔ ہم آرمی کو بچانا چاہتے ہیں ۔ باقی یہ crisis کی بات کہ ملک میں crisis ہے یہ کوئی ہم آج سے وہی نہیں سن رہے ۔ جب پچھلی بار بے نظیر صاحبہ کی حکومت آئی اور جب سے اب آئی ہے ہمارے مخالفوں کے بیانات جن کا میڈیا میں بہت زیادہ اثر ہے اگر ان کے سٹیٹمنٹ اور resolutions ہی اس crisis کی بنیاد ہیں I assure the people of Pakistan that there is no political cirisis in Pakistan اور اب کراچی مسئلہ کا حل یہ ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں۔ this is for the people of Karachi to sit together کراچی کے لوگ آپس میں مل بیٹھیں کراچی میں سیاسی رہنما ہیں اکٹھے ہوں جو representatives ہیں صوبائی اسمبلی میں ، قومی اسمبلی میں، سینٹ میں وہ مل بیٹھیں اور آپس میں بیٹھ کر جیسے کہ یہاں اتنا جھگڑا ہوتا ہے ، الجھنیں ہوتی ہیں ، مسائل نظر آتے ہیں بیٹھ کر حل کر لیتے ہیں اور میرا یقین یہ ہے کہ اگر یہ کریں اس میں میں وہاں جو پیپلز پارٹی کے لوگ ہیں ان کو بھی کہتا ہوں ۔ اپنے ایم۔ کیو۔ایم کے بھائیوں کو بھی یہی کہتا ہوں۔ پھر یہ جیسے کبھی ہمیں ضد کا الزام دیتے ہیں خود بھی یہ ضد نہ کریں we the MQM are the sole representatives جب پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ۲۲ سے پاکستان کی نمائندگی کا تذکرہ کرتے ہیں تو انھیں بھی یہ ضد نہیں کرنی چاہئیے اور یہ [illegible] کرنا چاہئیے کہ فلاں آدمی کے پاس کراچی کا مینڈیٹ ہے ۔ یہ ۱۹۸۸ میں اور اب اس کا reverse ہوا ہے ۔ لاہور میں ۹ قومی اسمبلی کی سیٹوں میں سے چھ پاکستان پیپلز پارٹی نے جیتی تھیں۔ ۱۶ صوبائی میں سے ۱۲ پاکستان پیپلز پارٹی نے جیتی تھیں لیکن کبھی پاکستان پیپلز پارٹی نے claim نہیں کیا کہ لاہور کی ایڈمنسٹریشن ہماری ہونی چاہئیے۔ لاہور کے ہر فیصلے میں ہماری بات سنی جانی چاہئیے ۔ They are only a part of the Province تو اس لئے انہیں بھی یہ ضد چھوڑ دینی چاہئیے ۔ کہ

The Government is responsible. Yes, It would like to hear these members. It would like to consult them, It would like to do all that.

ان کی یہ بات کہ،

we have the arbitrary power, we have the arbitrary authority, we are the final authority.

کسی شہر کا، کسی ضلعے کا mandate بلکہ کسی صوبے کا فیڈریشن پہ یہ حاوی نہیں ہو سکتا اور کسی

ضلع کا صوبے پر حاوی نہیں ہو سکتا This should be made very clear. this is the constitutional position ورنہ تو ہم لاہور والے نواز شریف صاحب کو اڑھائی سال حکومت ہی نہ کرنے دیتے ۔ ہر وقت ہم سڑکوں پر ہوتے کہ لاہور میں ہماری اکثریت ہے۔ We represent more than three fourth of Lahore. نہیں یہ نہیں ہے ۔ پہلی بات تو میری یہ ہے کہ اپنا یہ claim واپس لیں اور کراچی میں مل بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

میں اپنی طرف سے اپنی پارٹی کی طرف سے انہیں assure کرتا ہوں کہ We have no prejudice against any ethnic group. کراچی میرا شہر ہے ' My parents are burried there. my brothers are burried there. my sisters are burried there. اور وہی کلاشنکوف ' پستول اور گولی کی بات تو اس سارے ہاؤس میں مجھ جیسا زخم خوردہ کوئی نہیں ہے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ درست ہے۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ زندگی میں ایسی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک طرف سے ہے کہ ایک ڈی ایس پی جا رہا تھا اس کی گاڑی پر ایک ہزار سے زیادہ گولیاں چلائی گئیں تو یہ چیزیں اب ختم ہونی چاہئیں ۔ دونوں طرف سے ایسا معلوم ہوتا ہے کبھی پولیس بھی لازماً زیادتی کرتی ہو گی جب پولیس کو اختیار دیا جاتا ہے' میرا تجربہ ہے میں اپنے بیٹے کے سلسلے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ' A DSP came to my wife. اور اس کو کہا جی کہ قاتل تو نہیں مل رہے اب ایک طریقہ ہے آپ کے شوہر تو بڑے حساس ہیں اس لئے میں آپ سے اجازت لینے آیا ہوں کہ ہم فلاں شخص جس پر ہمیں شک ہے اور آپ کے گواہ بھی کہتے ہیں کہ تصویریں اس سے ملتی ہیں اس کی ماں اور دونوں بہنوں کو تھانے میں بلاتے ہیں چوبیس گھنٹے میں حاضر ہو جائے گا۔ میری بیوی نے کہا I will sit outside your Police Station and will keep a fast till you release them. میں یہ نہیں کہتا کہ پولیس والے فرشتے ہیں ان کا اپنا ایک طریقہ ہے لیکن آرمی کو میں سمجھتا ہوں کہ وہ generally ذرا زیادہ honourably کام کرتے ہیں مگر اس کے باوجود ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ We have to ask them to withdraw, to request them to withdraw. تو اب یہی میری عرض ہے کہ ہم ایک campaign کریں' تین چار باتوں کا ملک میں' فرقہ واریت کے خلاف اپنے

مسلک پر قائم رہتے ہوئے بھی اس ملک میں ایک اتحاد اور پیار کی فضا پیدا کر سکتے ہیں ۔ اپنی اپنی communities اپنے اپنے علاقوں کے لوگوں کی نمائندگی کرتے ہوئے بھی ہم ملک میں امن کی فضا پیدا کر سکتے ہیں اور تعصبات کے بارے میں یہ بڑے فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ کم لوگوں کو محترمہ بینظیر بھٹو سے ملنے کا اتفاق ہوا ہو گا پاس بیٹھنے کا مشورہ کرنے کا۔ جتنی وہ تعصبات سے بالا ہیں ، جتنا وہ ethnicity سے بالا ہیں لسانی تعصبات سے بالا ہیں علاقائی تعصبات سے بالا ہیں چند ہی لوگ اس ملک میں ان تعصبات اور نفرتوں سے اتنے بالا ہوں گے۔

اس طرح سے کام نہیں چلے گا۔ اگر تو مقصد بینظیر کو گالی دینا ہے ، اگر تو مقصد پاکستان پیپلز پارٹی کو گالی دینا ہے تو پھر کراچی کا مسئلہ اس طرح حل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر کراچی کا مسئلہ حل کرنا ہے تو there need to be a goodwill on every side اس سے پہلے یہ مطالبہ کہ جناب جو سنگین مقدمات میں ملوث لوگ ہیں ان کو رہا کر دیا جائے تو پھر وہ نواز شریف صاحب نے اور جام صاحب نے آرمی آپریشن کیوں کیا تھا مقدمات تو سارے اسی دور کے بنے ہوئے ہیں ۔

Mr. Presiding Officer: Thank you.

کیوں جی اب اقبال حیدر صاحب آپ بولنا چاہیں گے کیونکہ اب آٹھ بج چکے ہیں۔ آپ پانچ منٹ بول لیں۔

سید اقبال حیدر ۔ نہیں پانچ منٹ میں تو نہیں، میں تو خود کراچی کا رہنے والا ہوں ۔ تو پھر پرسوں صبح میں شروع کروں گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جو پرسوں ہو گا وہ ادھر سے ہو گا۔

سید اقبال حیدر ۔ ویسے آج شروع تو میں نے کرنی تھی۔ میں نے تو صرف ممبران کی خواہشات کے احترام میں انہیں موقع دیا تھا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اچھا جی اب پرسوں دس بجے صبح سیشن شروع ہو گا۔ تو ادھر سے ہی پہلے شروع کر دیتے ہیں اور اس کے بعد ، you would be the second speaker ۔ ٹھیک ہے۔

The House is adjourned to meet on Thrusday at 10.00 a.m.

(The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, 1st December, 1994.)

PCPPI—4494(97) Senate—31-10-97—180.